﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد25 | جمعۃ المبارک 06/اپریل 2018ء | 19رجب 1439ہجری قمری ❁ 06/شہادت 1397ہجری شمسی | شمارہ14

بارانِ رحمت کے لئے دعا

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے یہ دعا کی: اے اللہ ہمیں برسنے والی بارش کا پانی پلا جو فائدہ مند ہو، نقصان دہ نہ ہو اور دیر کی بجائے جلدی آنے والی ہو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب رفع الیدین)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

نزول کا لفظ عربی لفظ ہے جو کسی کی عزت اور تعظیم کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہم نے حدیث کی کتابوں میں ایسی کوئی مرفُوع متّصل حدیث نہیں دیکھی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ عیسیٰ آسمان سے اترے گا اور نہ ہم نے سَمَاء کا لفظ کسی حدیث صحیح قوی میں پایا۔

کیا تمہاری محبت روا رکھتی ہے کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہو اور ہمارے نبی چودہ سو برس سے وفات یافتہ ہوں؟

کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ تمہارے نبی مدینہ میں زمین کے نیچے مدفون ہوں لیکن عیسیٰ اس وقت تک زندہ ہو؟

’’اب ان لوگوں سے جنہوں نے عیسیٰ کے ایک دشمن کو سولی دیا پوچھو کہ وہ مصلوب اتنے دنوں کیونکر چپ رہا۔ کیا عقلمند اسے قبول کرتے ہیں۔ کیا اس کے لئے اس کی ماں اور بیوی اور بھائی اور ہمسائے اور دوست گواہ نہ بنے۔ اور کیا انہوں نے بھی گواہی نہ دی جو اس کے رازدار اور اس کے پہچاننے والے تھے۔ اس گمان پر جو تم کرتے ہو افسوس ہے۔ حق میں اور ان افتراؤں میں بڑا فرق ہے۔ کیا ذرہ سی عقل بھی تمہارے سر میں باقی نہیں رہی جس سے بات کی تہہ کو پہنچ جاؤ۔ یہ سب بیہودہ قصے ہیں ان کی کچھ اصلیت نہیں اور فطرت صحیحہ ان کو قبول نہیں کرتی اور ان کے بارہ میں کوئی پوشیدہ اور کھلا اشارہ قرآن شریف میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں پایا نہیں جاتا۔ پس جو لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں وہ دراصل جھوٹ کی پیروی کرتے ہیں اور پڑے بھٹکتے پھرتے ہیں۔ لیکن عیسیٰ کے نزول کی نسبت پس جان تو کہ نزول کا لفظ عربی لفظ ہے جو کسی کی عزت اور تعظیم کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور نزیل کے معنے عالم جانتے ہیں۔ اور ہم نے حدیث کی کتابوں میں ایسی کوئی مرفُوع متصل حدیث نہیں دیکھی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ عیسیٰ آسمان سے اترے گا اور نہ ہم نے سَمَاء کا لفظ کسی حدیث صحیح قوی میں پایا۔ اور یہ بات حدیث کے عالم خوب جانتے ہیں اور اس بات کا انکار سوائے اس کے کوئی نہیں کرتا جو جاہل ہو یا اپنے آپ کو جاہل ظاہر کرے۔ یا جو اندھا ہو۔ اور اس کے سوا یہ بات قرآن کے خلاف اور اس کی ضد پڑی ہوئی ہے۔ پس قرآن کے سوا کون سی حدیث ہے جس پر ایمان لاتے ہو۔ اور خدا فرماتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رسول ہیں اور ان سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ [اہل زبان کا لفظ خَلَا کے بارہ میں یہی رائج طریق ہے کہ مثلاً جب وہ یہ کہیں کہ خَلَا زَیۡدٌ مِنۡ ھٰذِہِ الدَّارِ یا خَلَا زَیۡدٌ مِنۡ ھٰذِہِ الدُّنۡیَا تو ان کی اس قول سے یہی غرض ہوتی ہے کہ اب وہ کبھی بھی اس (گھر یا دنیا) میں واپس نہیں آئے گا۔ اور یہ امر مخفی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس لفظ (خَلَا) کو صرف اس محاورہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اختیار فرمایا ہے۔] یہ آیت بتلاتی ہے کہ سارے اگلے نبی فوت ہو چکے ہیں۔ اسی آیت کو حضرت ابوبکر صدیق نے تمام صحابہ کو سنایا جب انہوں نے اختلاف کیا۔ یعنی جب بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت میں اختلاف کیا اور حضرت عمر نے کہا کہ آنحضرتؐ اسی طرح واپس آئیں گے جیسا کہ عیسیٰ واپس آئے گا اور اسی طرح اور بعض خطا کاروں نے بھی کہا تو اس وقت حضرت ابوبکر نے ان کا کلام سنا اور ان کے گمان پر آگاہ ہوئے تب منبر پر کھڑے ہوئے اور صحابہ ان کے گرد جمع ہوئے پھر آیت مذکورہ پڑھی اور فرمایا سنو! اور سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت پر جمع تھے۔ جب یہ آیت سنی تو عجیب تاثیر اپنے دلوں میں پائی اور سمجھے کہ گویا یہ آیت آج ہی اتری ہے۔ اس کو سن کر انہوں نے رونا شروع کیا اور تصدیق کی۔ اس دن ایسا کوئی شخص نہ رہا جو اس پر ایمان نہ لایا ہو کہ سارے نبی فوت ہو چکے ہیں۔ اب ان کو اپنے رسول کی موت پر کوئی رنج اور غم اور اپنے پیارے کے لئے کوئی حسرت اور افسوس کی جگہ نہ رہی اور اس کی موت پر خبردار اور آگاہ ہو گئے اور آنسوؤں کے دریا آنکھوں سے بہائے اور اِنَّا لِلّٰہِ کہا اور اس آیت کو گلی کوچوں میں اور گھروں میں پڑھتے تھے اور روتے تھے۔ چنانچہ حسّان بن ثابت نے حضرت ابوبکر کے خطبہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں کہا۔ تو میری آنکھ کی پتلی تھی اب تیرے جاتے رہنے سے میں اندھا ہو گیا۔ تیرے مرنے کے بعد جو چاہے مرے مجھے تو تیرے ہی مرنے کا ڈر تھا۔ یعنی مجھے تو سارا یہی ڈر تھا کہ کہیں تُو نہ مر جائے لیکن اب جبکہ تُو ہی مر گیا تو اب مجھے کچھ پروا نہیں کہ موسیٰ مرے یا عیسیٰ مرے۔ اب غور کرو کہ وہ اپنے نبی کو کس قدر دوست رکھتے تھے اور کس طرح محبت کے آداب اور نشان اُن سے ظاہر ہوتے تھے۔ اور یہ بھی غور کرو کہ ان کی غیرت نے ہرگز نہ چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد کسی نبی کی حیات پر راضی ہو جائیں۔ پس خدا نے ان کو اسی طرح سے حق کی راہ دکھلائی جس طرح سے عاشقوں کو دکھلاتا ہے۔ اور ان کے دلوں نے قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ کی آیت کے مفہوم پر اتفاق کر لیا۔ اور اس پر ایمان لائے اور اس پر خوش ہوئے۔ پھر صحابہ کے بعد تمہاری باری آئی۔ تم نے اپنے نبی کی وہ قدر نہیں کی جو قدر کرنے کا حق تھا۔ اور کہتے ہو جو کچھ کہتے ہو۔ کیا تمہاری محبت روا رکھتی ہے کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہو اور ہمارے نبی چودہ سو برس سے وفات یافتہ ہوں۔ کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ تمہارے نبی مدینہ میں زمین کے نیچے مدفون ہوں لیکن عیسیٰ اس وقت تک زندہ ہو۔ اے بیباکو! خدا سے ڈرو۔ اور یہ پہلا اجماع تھا جو تمام صحابہ کے اتفاق سے اسلام میں منعقد ہوا اور کوئی فرد بھی اس اجماع سے باہر نہ رہا۔ اور یہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا تمام مسلمانوں کی گردن پر احسان ہے کہ انہوں نے تمام انبیاء کی موت اور عیسیٰ کی موت کو قرآن سے ثابت کیا۔ کیا تم مشکور ہو؟‘‘

....(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 141 تا 146۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم مئی 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ فاطمہ حانیہ احمد بنت مکرم چوہدری سرفراز احمد کا ہے۔ ان کا نکاح عزیزم ناصر احمد جاوید واقف نو ابن مکرم نعیم احمد جاوید صاحب جرمنی کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ رعنا عودہ احمد بنت مکرم محمد شریف عودہ صاحب کا ہے جو عزیزم احمد نور الدین جہانگیر خان ابن مکرم عبد الغنی جہانگیر خان صاحب کے ساتھ چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ امتہ الحیٰ عودہ بنت مکرم محمد شریف عودہ صاحب کا ہے جو عزیزم محمود باش ابن مکرم زکی باش کبابیر کے ساتھ دس ہزار پانچ سو پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین کے مابین اس نکاح کا ایجاب وقبول انگریزی میں کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ نادیہ سمرین بنت مکرم رشید احمد خان صاحب آف شب قدر حال ہالینڈ کا ہے جو عزیزم انیب احمد بھٹی ابن مکرم منظور احمد صاحب ہالینڈ کے ساتھ چھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ زیبا مختار بھٹہ بنت مکرم مختار احمد صاحب بھٹہ مرحوم جرمنی کا ہے جو عزیزم طیب احمد طاہر ابن مکرم عبد القدوس قمر جاوید صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں یا تمام نکاح جو طے پائے ہیں ان کے فریقین کو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ نسلوں کی بھی نیک تربیت کرنے والے ہوں اور جماعت اور خلافت سے جوڑے رکھنے والے ہوں۔ دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 22/فروری 2018ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ سائرہ رفعت زاہد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب (ناربری۔یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ سائرہ رفعت زاہد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب (ناربری۔یوکے)

17 فروری 2018ء کو 32 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جماعتی کاموں میں بہت فعال تھیں اور گزشتہ چھ سال سے لجنہ اماء اللہ ناربری کی جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی تھیں۔ نمازوں کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ اور ضرورت مندوں کی ہر ممکن مدد کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کرتی تھیں۔ خلافت سے گہرا اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ مکرم رشید احمد صاحب زاہد (ناظم دار القضاء یُوکے) کی بیٹی تھیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔مکرمہ جمیلہ شمس ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک نسیم احمد صاحب ایڈووکیٹ (کینیڈا)

18 جنوری 2018ء کو ٹورانٹو میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب خالد احمدیت کی بیٹی تھیں۔ آپ چند ماہ کی تھیں کہ حضرت مولانا شمس صاحب کو حضرت مصلح موعودؓ نے انگلستان بھجوادیا تھا اور اس طرح لمبا عرصہ آپ کو اپنے والد کی جدائی برداشت کرنی پڑی۔ آپ بچپن سے ہی نیک طبع تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی بچیوں کے ساتھ دوستی رکھتی تھیں۔ بڑی ملنسار تھیں اور عجز کا پہلو بہت نمایاں تھا۔ تہجد اور پنجگانہ نمازوں کا پابندی کے ساتھ التزام کرتی تھیں۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتیں۔ تلاوت کے علاوہ دعائیں باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ حصہ لیا کرتی تھیں۔ چند ماہ قبل آپ کو لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی جانب سے Business Woman of the Year کا ایوارڈ بھی دیا گیا۔ آخری دنوں میں بیماری کی وجہ سے بہت تکلیف میں تھیں لیکن کبھی شکوہ نہیں کیا بلکہ بڑے حوصلہ اور صبر سے بیماری کو برداشت کیا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن و MD ایم ٹی اے کی ہمشیرہ تھیں۔

2۔مکرم محمد شفیع خالد صاحب (سابق کارکن و مراقب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

31 دسمبر 2017ء کو امریکہ میں ایک ٹریفک حادثے میں 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو پاکستان میں مجلس خدام الاحمدیہ کے مراقب کے طور پر تقریباً 47 سال خدمت کا موقع ملا۔ اس عرصہ کے دوران پاکستان کے تقریباً تمام اضلاع اور مجالس کا دورہ کیا۔ مالی تحریکات کو پیش کرنا اور پھر احباب کو ایک مناسب وعدہ پر آمادہ کرنے کا خاصا ملکہ حاصل تھا۔ جہاں بھی وعدہ جات کی وصولی میں کوئی مسئلہ ہوتا وہاں خدام الاحمدیہ کی طرف سے آپ کو بھجوایا جاتا تھا۔ جولائی 2017 میں ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے بیٹے کے پاس امریکہ چلے گئے تھے۔ بہت دیندار، اطاعت گزار، ہمدرد اور شریف النفس انسان تھے۔ اپنا کام بڑی ذمہ داری سے کیا کرتے تھے۔ دفتری کام کے علاوہ لوگوں کے ساتھ ایک ذاتی تعلق بھی تھا۔ اسی طرح خدمت خلق کے کاموں میں بھی مصروف رہتے تھے۔ اس وجہ سے اپنے دفتر اور میدان عمل میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عمران نبیل صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ مال میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

3۔مکرمہ مبارکہ طیبہ صاحبہ بنت مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب درویش مرحوم (قادیان)

14 جنوری 2018ء کو 54 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب درویش مرحوم کی چھوٹی بیٹی تھی جو کہ پارٹیشن کے بعد قادیان میں مدرسہ احمدیہ کے پہلے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ صوم وصلوٰۃ کی بہت پابند تھیں۔ خلافت سے بھی بڑا عشق تھا۔ حضور انور کا خطبہ اور جلسوں کے پروگرام بڑے شوق سے ایم ٹی اے پر سنتی تھیں۔ تعلیم تو زیادہ نہیں تھی لیکن اس کے باوجود دینی امور میں ہمیشہ آگے رہیں۔ پردے کا بھی خاص خیال رکھنے والی تھیں۔ اجلاسات اور جلسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوتی رہیں اور بچوں کو بھی دینی کاموں میں بچپن سے شامل کروایا۔ اسی طرح مالی قربانی میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے ایک مکرم شمیم احمد غوری صاحب بطور انچارج شعبہ وقف نو بھارت و معاون ناظر امور خارجہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اور دوسرے مکرم شکیل احمد غوری صاحب لدھیانہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ مرحومہ کی بڑی بہن مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ مکرم محمّد انعام غوری صاحب کی اہلیہ ہیں۔

4۔مکرمہ مبارکہ طیبہ صاحبہ ملک اہلیہ ملک مبارک احمد مرحوم۔اسیر راہ مولیٰ (نواب شاہ)

26 جنوری 2018 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حکیم عبد العزیز خان صاحب مرحوم (ایمن آبادی) کی بھتیجی تھیں۔ آپ کو نواب شاہ میں نائب صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، بہت مخلص، باوفا اور نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے خاص عشق کا تعلق تھا۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مبرور احمد ایڈووکیٹ صدر جماعت نواب شہر کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے کہ انہیں شہید کر دیا گیا۔ آپ کے ایک بیٹے ملک سعادت احمد صاحب مرحوم کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی ملی۔ اس وقت آپ کے تین بیٹے اور چار پوتے نواب شاہ اور سانگھڑ میں مختلف رنگ میں جماعتی خدمات بجالا رہے ہیں۔

5۔مکرم چوہدری منیر احمد صاحب (پنشنر دفتر الفضل ربوہ)

18 جنوری 2018ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ تقریباً 37 سال روزنامہ الفضل کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ یہ کام اتنی لگن سے کرتے تھے کہ بعض دفعہ رات 12 بجے تک اس میں مصروف رہتے۔ ہر ایک کے ساتھ انتہائی پیار اور شفقت کے ساتھ پیش آتے۔ پانچ وقت کے نمازی تھے۔ بیماری میں بھی کم از کم ایک نماز مسجد میں جا کر ادا کیا کرتے تھے۔ چندہ دینے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

6۔مکرم محمد صدیق صاحب ابن مکرم سید محمد صاحب (صدر جماعت چک نمبر 646 گ۔ب ٹھٹھہ کالو کا تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

9 جنوری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے قائد مجلس اور صدر جماعت کے علاوہ امیر حلقہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 1974 کے خراب حالات میں آپ جڑانوالہ کی جماعت کو راشن وغیرہ دینے جایا کرتے تھے۔ موصوف ایک دن اپنے گاؤں سے راشن وغیرہ لے کر وہاں پہنچے تو دیکھتے ہی دیکھتے مخالفین کا ہجوم اکٹھا ہو گیا اور موصوف کو زندہ جلانے کے لئے ان کے اوپر تیل پھینکا مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کی حفاظت کی اور مخالفوں کے شر سے بچالیا۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، بہت غیرت مند، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ ہمیشہ اپنی اولاد کو تلقین کیا کرتے تھے کہ جماعت کے ساتھ ہمیشہ وفا کرنا، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور جماعتی خدمات کو ایک فضلِ الٰہی سمجھنا۔ جب کوئی مہمان آتا تو ان کے چہرے پر خاص رونق آجاتی۔ ان کی خدمت کے لئے اپنی نگرانی میں کھانا تیار کرواتے اور مہمان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم امتیاز احمد صاحب مربی سلسلہ کے نانا تھے۔

7۔مکرمہ حبیبہ صادق صاحبہ اہلیہ مکرم صادق احمد صاحب (ربوہ)

23 اکتوبر 2017 کو 53 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ لجنہ کی بہت فعال رکن تھیں اور اپنے حلقہ دار البرکات ربوہ کی گروپ لیڈر تھیں۔ عرصہ دس سال بڑی محنت اور شوق سے کام کیا۔ حسب استطاعت مالی قربانی میں بھی پیش پیش رہتی تھیں۔

8۔مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب (صدر جماعت احمدیہ مانگا حلقہ چونڈہ)

24 نومبر 2017ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتی تھیں۔ نمازوں کے علاوہ تہجد کی بھی پابند تھیں۔ تنظیمی پروگراموں میں معاونت کے علاوہ مالی امداد بھی کیا کرتی تھیں۔

9۔مکرم لطیف احمد شاد صاحب ابن مکرم میاں محمد مغل صاحب عرف مغلا (آف چنیوٹ)

23 دسمبر 2017ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان کے والد کے سچ بولنے کی مثال اپنے کئی خطابات میں دی ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بھی ایک خطبہ جمعہ اور اردو کلاس میں ان کی سچائی کا واقعہ بیان فرمایا۔ آپ کو ربوہ کے

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ گھانا کے 86 ویں جلسہ سالانہ 2018ء کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

"باغ احمد" تین دن تک نعرہ ہائے تکبیر، کلمہ طیّبہ کے ورد اور حضرت محمد مصطفی ﷺ پر درود سے معطر رہا

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی محبت بھری قیمتی نصائح سے پُر پیغام کے ساتھ مولانا محمد بن صالح صاحب امیر جماعت احمدیہ گھانا نے 86 ویں جلسہ سالانہ گھانا کا افتتاح کیا۔

نائب صدر مملکت گھانا، وفاقی وزراء اور دیگر حکومتی اعلیٰ افسران، ٹریڈیشنل چیفس اور علاقائی معززین کی شمولیت۔
34,700 سے زائد جانثاران خلافت کی شمولیت۔

جناب وکیل المال ثانی ربوہ، امیر جماعت ماریشس، نائب امیر کینیا کے علاوہ پاکستان، زمبابوے، یُوکے، یُوایس اے اور مغربی افریقہ کے دیگر ممالک سے مہمانوں اور وفود کی آمد۔ تین روز تک نماز تہجد دروس، علمی تقاریر اور مجالس کا سلسلہ جاری رہا۔

جلسہ سالانہ گھانا 2018ء کا مرکزی خیال "ایک نظم وضبط والے معاشرہ کے قیام میں مذہب کا کردار"

(رپورٹ مرتبہ: نعیم احمد محمود چیمہ، مبلغ سلسلہ گھانا)

مغربی افریقہ کے پُرامن اور رواداری کی فضا والے ملک گھانا کا پورا نام جمہوریہ گھانا ہے۔ مملکت کا ماٹو " freedom and Justice " ہے جس کی جھلک حقیقی طور پر بھی مملکت کے معاملات میں واضح طور پر نظر آتی ہے۔ مذہبی رواداری اور برداشت کے ایسے مناظر دنیا میں کم نظر آتے ہیں جو یہاں کی روایات کا حصہ ہیں۔ ملک میں عیسائیوں اور مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے جبکہ ایک حصہ قبائلی مذاہب کی بھی پیروی کرتا ہے۔ احمدیت اس علاقے میں 1921ء میں آئی جب اکرافو کے ایک بزرگ دوست چیف مہدی آپاہ کی درخواست اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر پہلے احمدی مبلغ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر سالٹ پانڈ تشریف لائے۔ آپ ایک سال یہاں ٹھہرے اور اس دوران بہت سے افراد نے احمدیت قبول کرلی۔ بہت سی جماعتیں قائم ہوئیں۔

ملک کے وسطی ریجن میں واقع مشہور ومعروف شہر Winneba کی آبادی لگ بھگ ساٹھ ہزار نفوس پر مشتمل ہے لیکن سال میں تین دنوں کے لئے اس شہر کے قریب ایک اور شہر "باغ احمد" میں آباد ہو جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ گھانا میں شمولیت کے لئے ملک کے مختلف حصوں سے لوگ جوق در جوق یہاں آتے ہیں اور دن رات اس شہر کی فضاء میں نعرہ ہائے تکبیر اور آنحضرت ﷺ پر بھیجا جانے والا درود گونجتا رہتا ہے۔ نماز تہجد سے آغاز ہونے والے پروگرام رات دیر گئے تک وقفہ وقفہ سے جاری رہتے ہیں اور شاملین پورے شوق سے ان تمام پروگراموں کو سنتے اور استفادہ کرتے ہیں۔

"باغ احمد" 460 ایکڑ پر مشتمل ایک خوبصورت قطعہء اراضی ہے جہاں جماعت احمدیہ گھانا کا سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ جلسہ گاہ میں آموں کا ایک خوبصورت باغ بھی لگایا گیا ہے جبکہ پھلوں اور پھولوں کے وسیع قطعات بھی موجود ہیں۔ جلسہ گاہ کی ایک جانب پولٹری فارمز ہیں جہاں دوران سال مرغیاں پالی اور فروخت کی جاتی ہیں۔ یوں قریباً تمام سال ہی یہ جگہ آباد رہتی ہے لیکن یقیناً یہاں کا اصل حسن اور رونق وہ روحانی طیور ہیں جو سال میں ایک مرتبہ چند دن کے لئے یہاں اکٹھے ہو کر حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی غلامی میں آنحضرت ﷺ سے محبت اور عشق کا پیغام دنیا تک پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کی تکمیل کا اعلان کرتے ہیں کہ

"I shall give you a
large party of Islam"

جماعت احمدیہ گھانا کا یہ 86 واں جلسہ سالانہ تھا جو 4 تا 6 جنوری 2018ء باغ احمد میں منعقد ہوا جس میں ملک بھر سے 34,500 سے زائد احمدی احباب وخواتین نے اس میں شرکت کی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

4 جنوری 2018ء بروز جمعرات

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ مبشر احمد صاحب انچارج مدرسۃ الحفظ گھانا نے پڑھائی جس کے بعد مکرم مولوی شمس الدین Boateng زونل مبلغ سلسلہ ٹاکوراڈی Takoradi زون گھانا نے "سیرت النبی ﷺ قبل از ہجرت" پر درس دیا جس میں انہوں نے آنحضور ﷺ کے بچپن سے لے کر دعویٰ نبوت اور دعویٰ نبوت سے لے کر ہجرت تک کے چنیدہ واقعات بطور اخلاق حسنہ پیش کئے۔ آپ نے آنحضور ﷺ کے بچپن، جوانی، دعوی نبوت سے قبل کی زندگی اور عرب کے حالات کا اجمالی ذکر کیا۔ اسی طرح دعویٰ نبوت کے بعد کے حالات سے مختلف واقعات جس سے رسول کریم ﷺ کی سچائی، محبت الٰہی، ہمدردی بنی نوع انسان اور توحید باری تعالیٰ کے قیام کے لئے کی گئی تبلیغ کی انتہائی کوششوں اور اس راہ میں آنے والے مصائب اور ان پر کمال صبر واستقامت کا ذکر کرتے ہوئے اسوہ رسول پاک ﷺ کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصّہ بنانے کی تلقین کی۔

نماز فجر کے بعد مکرم ومحترم مولانا محمد بن صالح صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا نے حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے احباب کا شکریہ ادا کیا کہ وہ دور دراز علاقوں سے سفر کر کے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہیں جس کی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رکھی تھی۔ مکرم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے حوالے سے بعض اہم نصائح فرمائیں۔ آپ نے احباب جماعت کو نماز تہجد، پنجوقتہ نمازوں، جلسہ کے تمام پروگراموں میں اور خاص طور پر افتتاحی اجلاس، جس میں مہمانان کرام شامل ہوتے ہیں، وقت پر شامل ہونے کی تلقین فرمائی۔

آپ نے احباب جماعت کو آپس میں باہمی تعارف حاصل کرنے اور تعلقات بنانے کے لئے کہا لیکن ساتھ ہی خاص طور پر نصیحت فرمائی کہ مردوں اور عورتوں کا آپس میں میل جول نہ ہو۔ تمام شاملین جلسہ کو ڈیوٹی والوں سے مکمل تعاون کرنے کی ہدایت کی۔ مکرم امیر صاحب نے سیکیورٹی پر خاص توجہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ دعا، ذکر الٰہی میں وقت گزارنے اور درود شریف کا ورد کرنے کی تلقین فرمائی۔

• • • • • • • • • • • • • • • • • • •

افتتاحی اجلاس

4 جنوری بروز جمعرات صبح دس بجے

4 جنوری 2018ء بروز جمعرات جلسہ کا پہلا دن تھا۔ احمدی احباب وخواتین، بچے، بچیاں اپنے مقامی لباس میں ملبوس جوق در جوق جلسے میں شمولیت کے لئے دور دراز علاقوں سے تشریف لا رہے تھے۔

احباب وخواتین کی کثیر تعداد ایک روز قبل ہی جلسہ گاہ پہنچ چکی تھی اور اپنے دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد اور نماز فجر سے کر چکے تھے۔

صبح سوا دس بجے گھانا کے نائب صدر مملکت جناب محمود Bawumia تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب گھانا چند ممبران مجلس عاملہ اور بزرگان جماعت کے ہمراہ جلسہ گاہ کے داخلی گیٹ پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے نائب صدر مملکت اور ان کے ہمراہ تشریف لانے والے وفد کا استقبال کیا۔ جناب نائب صدر مملکت کی تشریف آوری پر ممبران مجلس خدام الاحمدیہ نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ گارڈ آف آنر کے بعد لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت اور جناب نائب صدر مملکت نے گھانا کا جھنڈا لہرایا۔

جناب نائب صدر مملکت گھانا کے علاوہ بڑی تعداد میں اہم شخصیات جس میں حکومتی، مذہبی، سماجی اور رفاحی تنظیموں کے نمائندگان شامل تھے نے بھی شرکت کی اور ان سب کے استقبال کے لئے اللہ کے فضل سے ممبران جماعت کی ایک بڑی تعداد اس اجلاس کے آغاز سے قبل جلسہ گاہ میں پہنچ چکی تھی۔

مکرم امیر صاحب جناب نائب صدر مملکت کے ہمراہ جیسے ہی جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو جلسہ گاہ انتہائی والہانہ نعرہ ہائے تکبیر، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اسلام احمدیت اور گھانا زندہ باد کے نعروں سے مسلسل گونجتی رہی یہاں تک کہ مکرم امیر صاحب اور نائب صدر مملکت حاضرین جلسہ سالانہ، مہمانان خاص اور مجلس عاملہ کے لئے بنائی گئی مخصوص مارکیوں کے سامنے سے ہوتے ہوئے اسٹیج پر پہنچ گئے۔ جیسے ہی وہ اسٹیج پر تشریف لائے باغ احمد کی تمام فضا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے دلنشین اور پرسوز ورد سے معطر ہوگئی۔

جلسہ کا پہلا باقاعدہ اجلاس صبح ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جس کی سعادت مکرم حافظ سعید Andam صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے پائی۔ آپ نے سورۃ لقمان کی آیات 18 تا 23 کی تلاوت مع ترجمہ پیش کی۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اردو پاکیزہ کلام "ہے شکر ربِّ عزّوجل خارج از بیان" مکرم طاہر رمضان Marunda طالبعلم جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے انتہائی پرسوز اور مترنم آواز میں مع انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اردو کلام کے بعد سنٹرل ویسٹ زون کے ممبران نے لوکل زبان میں حمدیہ نغمات پڑھے اور حاضرین جلسہ سالانہ نے بھی ان نغمات کو ان کے ساتھ دہرایا۔

• • • • • • • • • • • • • • • • • • •

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ کے موقع پر خصوصی پیغام

افتتاحی اجلاس ایک خاص اہمیت کا حامل تھا کیونکہ اس میں سب سے اوّل سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ گھانا کے نام محبت بھرا بابرکت اور نصائح سے پُر پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انگریزی پیغام کا اردو خلاصہ درج ذیل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ اپنا 86 واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 4 تا 6 جنوری 2018ء منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے آپ کے جلسہ کے انعقاد کو کامیاب و بابرکت فرمائے، شاملین جلسہ اس منفرد مذہبی اجتماع سے بے انتہا روحانی فوائد حاصل کرنے والے ہوں اور احباب جماعت گھانا مسلسل نیکیوں، پاکدامنی اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جائیں۔

آپ کو ہمیشہ یہ امر ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ کوئی عام دنیوی تقریب یا میلہ نہیں بلکہ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ احباب جماعت قرب الٰہی حاصل کریں، مذہبی علم اور معرفت میں ترقی کریں، اپنے اندر پاکیزہ تبدیلی لائیں جو ہماری روز مرہ زندگی کے معاملات کا حصّہ بن جائے تا اپنے آپ کو اس دنیا کی آلائشوں سے بچانے والے بنیں، اپنوں اور دوسروں کے لئے بھی ہمدردی، باہمی محبت اور بھائی چارہ میں ترقی کریں تا کہ اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کرنے والے بنیں اور وعدہ کریں کہ اسلام کے پُرامن پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے والے ہوں گے۔

تمام سکالرز کی تقاریر کو توجہ سے سنیں اور ان تقاریر میں جو نیکی اور روحانی نکات ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں۔ مقررین بہت محنت کے ساتھ اپنی تقاریر تیار کرتے ہیں اس لئے ہمیں انہیں پوری توجہ سے سننا چاہئے اور چاہئے کہ پورے اخلاص اور توجہ سے جلسہ میں شامل ہوں اور جو سیکھیں اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ ہمارے

علماء قرآن کریم کی تعلیمات، احادیث اور سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے استفادہ کرتے اور ہم تک اس علم کو پہنچاتے ہیں۔ جو ہم سیکھتے ہیں اگر اس پر پوری طرح عمل پیرا ہوں تو ایک بڑی روحانی تبدیلی ہمارے اندر پیدا ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام حاضرین کو جلسہ کے مقاصد پورا کرنے والا بنائے۔

مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ تمام شرائط بیعت پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کریں اور خلافت احمدیہ کے الٰہی سلسلہ کے استحکام کے لئے کوشاں رہیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جماعت کی ترقی، اسلام کے پھیلاؤ اور امن عالم کا قیام بنیادی طور پر نظام خلافت سے وابستہ ہے۔ اس لئے میں آپ تمام احباب جماعت احمدیہ گھانا کو تلقین کرتا ہوں کہ ہمیشہ خلافت سے پوری طرح اخلاص و وفا کا تعلق رکھیں۔

احمدی مسلم اور مسیح موعودؑ کی جماعت کا فرد ہونے کی حیثیت سے آپ پر لازم ہے کہ اپنے قول و فعل میں مثالی بنیں۔ خاص طور پر دوسروں کا خیال رکھنے اور نرمی کا برتاؤ کرنے والے بنیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ ملک کی محبت کے اظہار میں ایک مثالی شہری کا نمونہ پیش کریں کیونکہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ وطن کی محبت ہمارے ایمان کا لازمی حصّہ ہے۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ اپنے خطبات جمعہ و خطابات براہ راست سننے اور ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرامز کو باقاعدہ دیکھنے کی نصیحت فرمائی اور اسی طرح دیگر اہم تقریبات پر کی جانے والی تقاریر بھی سننے کی تلقین فرمائی۔ نیز فرمایا کہ آپ کو اب ایم ٹی اے افریقہ جو افریقہ میں قائم کیا گیا ہے کی نعمت میسّر ہے اس لئے ایم ٹی اے دیکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اس کی طرف خصوصی توجہ دلانی چاہئے تاکہ ایم ٹی اے پر دکھائے جانے والے معیاری پروگراموں کو دیکھ کر اسلام کی خوبصورت تعلیم اور جماعت احمدیہ کی سچائی سے فائدہ اٹھاسکیں۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تبلیغ میں فعّال ہونے اور اسلام احمدیت کا پیغام نہ صرف گھانا یا برّاعظم افریقہ بلکہ تمام دنیا تک پہنچانے کے لئے خصوصی مساعی کرنے کا ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبت بھرے پیغام کے آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور شاملین کو تقویٰ اور روحانیت میں بڑھائے اور اپنی حقیقی اصلاح کرتے ہوئے اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنی قوم اور انسانیت کی خدمت کے لئے قابل تحسین کام کرنے کی توفیق ملے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

••••••••••••••••••••••

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت ہی بابرکت پیغام کے بعد مولانا نور محمد بن صالح صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ مکرم امیر صاحب نے نائب صدر مملکت کا جلسہ میں بطور مہمان خصوصی اور اسی طرح دیگر تمام اہم شخصیات کے تشریف لانے پر احباب جماعت کی طرف سے دلی شکریہ ادا کیا۔

مکرم امیر صاحب نے نائب صدر مملکت کی گزشتہ ایک سال کی قومی خدمات اور خاص طور پر مسلمانوں کے لئے کی گئی خدمات کو سراہتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور مسلمان علماء میں باہمی تعاون اور مستقل رابطہ کے لئے نمایاں کوششیں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جناب نائب صدر مملکت کو اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے انہیں قوم و ملّت اور خصوصاً مسلمانوں کی ترقی و بہبود کے لئے خدمات کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

مکرم امیر صاحب گھانا نے سال نَو کے حوالے سے کہا کہ ہمیں گزشتہ سال کی اپنی کمزوریاں سامنے رکھتے ہوئے آئندہ کا لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا اور بجائے مایوسی کے مستقبل میں ترقی کے لئے مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا۔

الحاج عبد الرحمن Ennin صاحب جنہیں مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب کے زمانے سے لے کر اب تک ایک لمبا عرصہ بطور افسر جلسہ سالانہ گھانا، سیکرٹری امور عامہ اور قبل ازیں متعدد جماعتی عہدوں پر ایک مجاہد کی طرح کام کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم امیر صاحب نے ان کی خدمات دینیہ کو خراج تحسین پیش کیا اور ان کی صحت والی فعّال بابرکت زندگی اور خدمات کی قبولیت کے لئے دعا کی تحریک کی۔

اسی طرح الحاج محمد Agbeve صاحب سیکرٹری وصیّت گھانا جو کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں کی مکمل صحت یابی اور خدمات کی قبولیت کے لئے دعا کی تحریک کی۔

مکرم امیر صاحب گھانا نے جلسہ سالانہ گھانا 2018ء کے Theme (مرکزی خیال) **"ایک نظم و ضبط والے معاشرہ کے قیام میں مذہب کا کردار"** کے بارے میں قرآن کریم، احادیث، سنت رسول مقبول ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے حوالے سے خطاب کیا۔

آپ نے کہا کہ معاشرہ میں نظم و ضبط میں انحطاط کی ایک بڑی وجہ لالچ، حرص اور خودغرضی میں اضافہ ہے۔ خواہ وہ بدانتظامی یا بداخلاقی ہو، معاشی یا سیاسی ہو۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ گھانا جس نے بعض نہایت قابل اور اخلاقی طور پر اعلیٰ افراد کو جنم دیا کیوں انتظامی طور پر انحطاط کا شکار ہورہا ہے۔ مجھے اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ گھانا کی قوم ایک ترقی یافتہ قوم بن سکتی ہے کیونکہ اس کے پاس بہترین اور قابل افراد ہیں، پرامن اور باہمی رواداری والا مذہبی معاشرہ ہے، ہمیں صرف معاشرہ میں پھیلتے ہوئے لالچ اور خودغرضی کو روکنا ہوگا اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنا ہوگی۔

اسلامی تعلیم میں نظم و ضبط کو خاص اہمیت حاصل ہے اور یہ اسلامی معاشرہ کا لازمی جزو ہے۔ اسلامی عبادت یعنی پانچ وقت کی نماز کی ادائیگی سے یہ نظم و ضبط پوری طرح ظاہر ہوتا ہے۔ باجماعت نماز کے لئے ایک امام کا ہونا اور تمام مقتدیوں کا اس کے پیچھے نہایت منظم طریق سے کندھے سے کندھا ملا کر پوری طرح اس کی اطاعت میں اکٹھے رکوع و سجود کرنا یہ سب اسلامی معاشرہ میں نظم و ضبط پیدا کرنے کی تربیت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتایا ہے کہ جب قوموں میں ان کی اپنی بداعمالیوں کے نتیجہ میں فساد پیدا ہوجاتا ہے تو وہ جب تک اپنی حالت سے رجوع نہیں کرتے اپنی دردناک حالت سے باہر نہیں آسکتے۔

آج ہم سب کو سنجیدگی سے اپنی قومی بدانتظامی کو دیکھنا ہوگا تاکہ اسکی اصلاح ہوسکے۔ تمام مذاہب کو مل کر اس کے لئے کام کرنا ہوگا تاکہ مِن حیثُ القوم ہم تباہی سے بچ سکیں۔ ہمارے بزرگوں نے آزادی کے حصول کے لئے جو قربانیاں دیں انہیں اپنی کمزوریوں سے ہمیں ضائع نہیں کرنا بلکہ ملک میں نظم و ضبط پیدا کر کے اسے ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔ ایک دوسرے سے حسد و بغض سے بچنا ہے۔ حضرت آدمؑ کے بیٹوں کی مثال نے ہمیں بتادیا کہ جو عاجزی سے قربانی پیش کرتا ہے وہ مقبول ہوتا ہے۔ معاشرہ میں درندگی اور بدلہ کے رجحان کو روکنا ہوگا۔

اسلامی معاشرہ میں نظم و ضبط کے لئے اطاعت الٰہی، اطاعت رسول اور اطاعت اولی الامر کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اسلئے آج ہمیں اس اہم وصف کو اپنے نیک نمونہ سے پوری قوم کو دکھانا ہوگا۔

مکرم امیر صاحب نے کہا کہ آج افراد جماعت ہیں جنہوں نے پوری قوم کو اسلامی تعلیمات کا نمونہ بن کے دکھانا ہے۔ ہمیں یہ نہیں سوچنا کہ ہم تھوڑے ہیں بلکہ ہمیں اپنے اخلاق سے دوسروں پر اثر ڈالنا ہے۔

اگر ہم میں سے ہر احمدی خواہ وہ سرکاری ملازم ہو، ہیلتھ ورکر ہو، استاد ہو، سیاسی رہنما ہو یا کسی بھی میدان عمل میں ہو نظم و ضبط کا ایک نمونہ بن جائے گا تو دوسروں کے لئے وہ مشعل راہ بننے والا ہوگا۔ ہر ایک مبلغ احباب جماعت کے لئے منظم زندگی گزارنے کا ایک عملی نمونہ بن جائے تاکہ اس ملک میں جماعت احمدیہ روحانی انقلاب کی بنیاد ڈالنے والی جماعت بن جائے۔

آخر پر ایک مرتبہ پھر آپ نے نائب صدر مملکت گھانا اور تمام معزز مہمانوں کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور ملک کے دُور دراز حصوں سے آنے والے تمام احباب جماعت کو بھی اس جلسہ میں خوش آمدید کہا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو سلامتی اور دائمی امن کا گہوارہ بنادے۔ آمین۔

جناب نائب صدر مملکت کی تقریر سے قبل مکرم امیر صاحب نے الحاج عبد الرحمن Ennin کو اور اسی طرح جماعت کی طرف سے جماعت احمدیہ گھانا کے دیرینہ دوست آرچ بشپ جناب چارلس Palmer-Buckle ممبر آف پیس کونسل کو جنہیں مولانا عبدالوہاب بن آدم کے ساتھ ملک میں قیام امن کے لئے ایک لمبا عرصہ کام کرنے کا موقعہ ملا اسناد خوشنودی دی گئیں۔

جناب آرچ بشپ چارلس Palmer-Buckle نے اعزاز دیئے جانے پر جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مولانا عبدالوہاب بن آدم سابق امیر جماعت احمدیہ گھانا کا بہت محبت کے ساتھ ذکر کیا اور کہا کہ پیس کونسل میں لمبا عرصہ کام کرنے کے نتیجہ میں دلی دوستی اور محبت کا تعلق قائم ہوا۔ میں آپ کو کیتھولک چرچ کی جانب سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ جو مرکزی خیال آپ نے اپنے جلسہ کے لئے چنا ہے وہ برمحل ہے کیونکہ گھانا جمہوریت کے 25 سال منانے جارہی ہے۔ افراد جماعت احمدیہ نہایت مہذب اور نظم و ضبط والے لوگ ہیں۔ اس وقت بھی ہزاروں کی تعداد میں آپ موجود ہیں لیکن نہایت خاموشی اور وقار کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کو سن رہے ہیں۔ یہ صرف آپ ہی کی انفرادیت ہے اور آپ اسے ہمیشہ جاری رکھیں۔

جناب آرچ بشپ چارلس Palmer-Buckle کے بعد ایسٹرن ریجن کے چیف امام، برطانیہ کے ہائی کمشنر جناب Iain Walker اور یُو ایس اے کے سیاسی و مذہبی امور کے ایلچی نے بھی خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کو جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دی۔

برطانیہ کے ہائی کمشنر جناب Iain Walker نے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ مجھے آپ کے انتہائی نظم و ضبط نے حیران کردیا ہے۔ ہزاروں لوگ نہایت خاموشی اور توجہ سے تمام کارروائی سن رہے ہیں۔

یُو ایس اے ایمبیسی کے نمائندہ نے کہا کہ آپ کی جماعت بعض ممالک میں اور خاص طور پر پاکستان میں انتہائی مخالفت کا مقابلہ کررہی ہے اور گزشتہ سال بعض اہم بین الاقوامی فورمز پر آپ کے انسانی و مذہبی حقوق کے لئے آواز اٹھائی ہے اور آئندہ بھی کوششیں جاری رہیں گی۔ گھانا میں مذہبی رواداری ہے جس کے سبب آپ کو پوری آزادی کے ساتھ تبلیغ کرنے کا حق دیا گیا اور جس سے آپ پوری طرح فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

محترمہ جوزفین Hughes جو حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کمیشن آف انکوائری کی ممبر ہیں نے جلسہ کی مبارک باد دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کی ملکی خدمات کو سراہتے ہوئے بتایا کہ آپ کے امیر محترم مولوی محمد بن صالح بھی اس کمیشن کے ممبر ہیں اور بوجہ ان کے مذہبی علم، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ سوچ کے ان کی کمیشن میں موجودگی نہایت مفید ہے۔

منکسم سنٹرل ریجن کی کوئین مدر Queen Mother محترمہ Nana Ama Amissah III نے جلسہ سالانہ کی مبارک باد دیتے ہوئے جماعت کی طبی و علمی میدان میں خدمات کو سراہا۔

امام ایسٹرن ریجن اور اسی طرح شیعہ مسلک کے رہنما نے بھی جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کی مبارک باد دی۔ شیعہ رہنما نے کہا کہ جماعت احمدیہ صفت بشیر کی عکس ہے۔ جماعت احمدیہ اپنے قیام سے لے کر آج تک بغیر رنگ و نسل کی تفریق کے تمام لوگوں کے لئے صحت و تعلیم کے میدان میں غیر معمولی خدمات انجام دے رہی ہے جس کی توفیق ابھی تک کسی اور مسلمان فرقہ کو اس ملک میں نہیں ملی۔ انہوں نے اپنے بچپن کا واقعہ بتایا کہ انہیں سکول میں مضمون دیا گیا کہ گھانا میں مسلمانوں کی نمایاں خدمات بیان کی جائیں۔ انہوں نے بہت سوچا کہ کوئی ایسی خدمت ہو جس کا وہ ذکر کرسکیں جب انہیں کسی دوسرے فرقہ کی نمایاں خدمت نظر نہ آئی تو آخر مجبور ہوکر انہیں جماعت کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کماسی کو بطور مثال لکھنا پڑا۔

مکرم مولانا محمد بن صالح صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا کے افتتاحی خطاب و دعا کے بعد اور بعض دوسرے معززین کے اظہار خیال کے بعد نائب صدر مملکت گھانا جناب محمود Bawumia نے حاضرین جلسہ سالانہ سے خطاب کیا۔

••••••••••••••••••••••

نائب صدر مملکت گھانا کا ایڈریس

جناب نائب صدر مملکت گھانا جناب محمود Bawumia نے جماعت احمدیہ گھانا کے 86ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی مبارک اور اس جلسہ کے موقعہ پر انتہائی اہم Theme (مرکزی خیال) **"ایک نظم و ضبط والے معاشرہ کے قیام میں مذہب کا کردار"** پر جماعت احمدیہ کو مبارک دی اور کہا کہ آپ کی جماعت ہی وہ جماعت ہے جو اس بات میں بھی دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔

نائب صدر مملکت گھانا جناب محمود Bawumia نے موجودہ حکومت کی ملک کو اقتصادی طور پر منظم کرنے کی کوششوں کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اسی طرح انہوں

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ جو صحابہ کرام کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا۔ صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے کہ وہ اس کے لئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت اٹھانے کو ہر وقت تیار تھے۔

یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا وہ مقام ہے جو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ جب ہم صحابہ کی سیرت کے بارے میں پڑھتے ہیں اور ان کے عملی نمونوں کے بارے میں علم حاصل کرتے ہیں تب ہی ان کا اہم مقام ابھر کر سامنے آتا ہے اور یہ جو مقام ہے یہ ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ ان کی سیرت، ان کا اُسوہ، ان کے کام، ان کی اطاعت، ان کی عبادت کے معیار ہمارے لئے نمونہ ہیں اور ہم ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ حضرت ابودجانہ انصاری، حضرت محمد بن مسلمہ، حضرت ابوایوب انصاری، حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت معاذ اور حضرت معوذ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خصائل حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ۔

مکرم الحاج اسماعیل بی کے آڈو صاحب آف گھانا (جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اردو کلاس میں 'بڑا بچہ' کے نام سے معروف تھے) کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 ؍مارچ 2018ء بمطابق 16 ؍امان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک موقع پر صحابہ رضوان اللہ علیہم کا مقام بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ اب کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے تو وہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے۔ پس وہی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا ہے''۔

فرمایا کہ ''جو صحابہ کرام کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا۔ وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے اگر کہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور پھر صحابہ سے دشمنی''۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 278۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا کہ ''صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا۔''

فرماتے ہیں کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے کہ وہ اس کے لئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت اٹھانے کو ہر وقت تیار تھے۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 277۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا وہ مقام ہے جو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ جب ہم صحابہ کی سیرت کے بارے میں پڑھتے ہیں اور ان کے عملی نمونوں کے بارے میں علم حاصل کرتے ہیں تب ہی ان کا اہم مقام ابھر کر سامنے آتا ہے اور یہ جو مقام ہے یہ ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ ان کی سیرت، ان کا اُسوہ، ان کے کام، ان کی اطاعت، ان کی عبادت کے معیار ہمارے لئے نمونہ ہیں اور ہم ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ اس وقت میں بعض صحابہ کے کچھ واقعات بیان کروں گا۔

ایک صحابی ابودجانہ انصاریؓ تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ ہجرت سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ مدینہ کے رہنے والے تھے۔ ان کو بھی یہ اعزاز حاصل تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں شامل ہوئے اور انتہائی بہادری کے جوہر دکھائے۔ اسی طرح اُحد کی جنگ میں بھی شمولیت کی انہیں توفیق ملی اور جنگ کا رخ پلٹنے کے بعد، یعنی جب مسلمان پہلے جیت رہے تھے تو پھر رخ پلٹا اور ایک جگہ چھوڑنے کی وجہ سے کافروں نے دوبارہ حملہ کیا اور جنگ کا پانسہ مسلمانوں کے خلاف ہو گیا تو جو صحابہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہ گئے تھے ان میں حضرت ابودجانہ بھی شامل تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں یہ انتہائی زخمی بھی ہو گئے تھے لیکن ان زخموں کے باوجود یہ پیچھے نہیں ہٹے۔ (سیر الصحابہ جلد 3 صفحہ 207 حضرت ابودجانہ انصاریؓ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 2004ء)

(الاستیعاب جلد 4 صفحہ 1644 ابودجانہؓ مطبوعہ دارالجیل بیروت 1992ء)

یہ واقعہ بھی آپ کے متعلق روایت میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار بلند کر کے ایک موقع پر فرمایا کہ کون ہے جو آج اس تلوار کا حق ادا کرے گا تو حضرت ابودجانہ انصاری ہی آگے بڑھے تھے اور کہا تھا کہ مَیں اس بات کا عہد کرتا ہوں کہ اس تلوار کا حق ادا کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا یہ جذبہ دیکھ کر ان کو تلوار دے دی۔ پھر انہوں نے دوبارہ جرأت کر کے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس تلوار کا حق ادا کس طرح ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تلوار کسی مسلمان کا خون نہیں بہائے گی۔ دوسرے اس سے کوئی دشمن کافر بچ کر نہیں جائے گا۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضل ابودجانہؓ ... الخ حدیث 6353)

(کنز العمال جلد 4 صفحہ 339 حدیث 10792 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

دشمن کافر، وہ کافر جو دشمنی کرنے والے ہیں، جو اسلام کے خلاف جنگ کرنے والے ہیں یہ ان کے خلاف استعمال کرنی ہے۔ آپ یہ تلوار لے کر بڑے فخر سے اور اکڑ کر میدان جہاد میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عام حالات میں تو اللہ تعالیٰ کو بڑائی کا اس قسم کا اظہار جو ہے پسند نہیں ہے۔ لیکن آج میدان جنگ میں ابودجانہ کی اکڑ کر چلنے کی جو ادا ہے یہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آئی ہے۔

(اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 93 ابودجانہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذّاب کے خلاف جنگ کرتے ہوئے آپ نے شہادت پائی۔ انہوں نے بڑی بہادری سے قلعہ کا دروازہ کھولنے کے لئے (وہ قلعہ کے اندر بند ہو گیا تھا اور دروازہ بند کر لیا تھا) ایک تدبیر کی اور اپنے ساتھیوں کو کہا کہ مجھے دیوار سے اندر پھینک دو۔ بڑی اونچی فصیل تھی۔ اس طرح جب ان کو پھینکا گیا تو گرنے سے ان کی ٹانگ بھی ٹوٹ گئی لیکن اس کے باوجود بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے قلعہ کا دروازہ کھول دیا اور مسلمان اندر داخل ہو گئے۔ حیرت انگیز جرأت اور مردانگی کا اظہار تھا جو انہوں نے کیا۔ لیکن بہرحال اس حالت میں لڑتے ہوئے وہ شہید ہوئے۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 551 سماک بن خرشہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

ایک دفعہ بیماری میں اپنے ساتھی کو کہنے لگے کہ شاید میرے دو عمل اللہ تعالیٰ قبول کر لے۔ ایک یہ کہ میں کوئی لغو بات نہیں کرتا۔ غیبت نہیں کرتا۔ لوگوں کے پیچھے ان کی باتیں نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ کسی مسلمان کے لئے میرے دل میں کینہ اور بغض نہیں ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 420 باب ابودجانہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت محمد بن مَسْلَمَہ کا ذکر ملتا ہے جو ابتدائی انصاری مسلمانوں میں سے تھے۔ بڑے بہادر اور نڈر انسان تھے۔ اُحد کی جنگ میں محمد بن مسلمہ بھی تھے جو بڑی ثابت قدمی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ڈٹے رہے۔ ایک خصوصیت جو ان کو حاصل تھی وہ یہ ہے کہ ان کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ان کو اپنی تلوار عطا فرماتے ہوئے فرمایا کہ جب تک مشرکین کے ساتھ تمہاری جنگ ہو اس تلوار کے ساتھ ان سے جنگ کرتے رہنا۔ اور جب ایسا زمانہ آئے کہ مسلمان آپس میں لڑنے لگ جائیں تو یہ تلوار توڑ دینا اور اپنے گھر بیٹھ جانا یہانتک کہ کوئی تم پر حملہ آور ہو یا تمہاری موت آ جائے۔

انہوں نے اس نصیحت پر عمل کیا اور یہ عمل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کیا کہ عملاً اس تلوار کو توڑ دیا اور لکڑی کی ایک تلوار بنائی جو میان میں لٹکاتے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ اس کا کیا فائدہ ہے؟ فرمانے لگے کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ رعب قائم رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل بھی میں نے کر لی ہے کہ اب لوہے کی تلوار نہیں رکھنی اور لکڑی کی تلوار کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بعض صحابہ کہتے تھے کہ اگر کسی پر فتنہ کا اثر نہیں ہوا یعنی وہ فتنہ جب حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانوں میں شروع ہوا تو اس کا اگر کسی پہ اثر نہیں ہوا تو وہ محمد بن مسلمہ تھے۔ انہوں نے فتنوں سے بچنے کے لئے ویرانے میں ڈیرہ ڈال لیا اور فرماتے تھے کہ جب تک فتنے ٹل نہیں جاتے میرا یہی ارادہ ہے کہ میں ویرانوں میں زندگی گزاروں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 338 تا 340 باب محمد بن مسلمہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پس یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے جب جنگ کی تو اس لئے کہ مذہب پر حملہ ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مشرکین جو دین کو ختم کرنے کے لئے حملہ کر رہے ہیں ان سے لڑو۔ جب تک مسلمان اس بات پر قائم رہے ان کی طاقت بھی ایسی رہی کہ وہ غالب آتے رہے۔ اور جب آپس میں لڑائیاں شروع ہوئیں، جب منافقین کی باتوں میں آ کر آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگے تو بیشک حکومتیں تو چلتی رہیں لیکن وحدت نہیں رہی اور آہستہ آہستہ حکومت بھی کمزور ہوتی گئی۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے آپس میں جو اختلافات ہیں ان کی انتہا ہوئی ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو ایک دوسری پیشگوئی تھی وہ بھی پوری ہو چکی ہے کہ اندھیرے زمانے کے بعد جب روشنی کا زمانہ آئے، مسیح موعود کا زمانہ آئے تو مسیح موعود کو مان لینا اور جماعت کے ساتھ منسلک ہو جانا کہ اسی میں برکت ہے۔ لیکن اس آنے والے کو نہ مان کر اب ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان اپنے ہی ملکوں میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں اور اسی کا نتیجہ یہ ہے کہ آج غیر مسلم دنیا عملاً مسلمانوں پر حکومت کر رہی ہے۔

حضرت محمد بن مسلمہ کے انتہائی صائب الرائے ہونے اور اطاعت گزار ہونے کے بھی واقعات ملتے ہیں اور اس وجہ سے خلفاء ان پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ خاص طور پر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے انہیں بعض بہت اہم کام دیئے۔ بعض مہمّات سپرد کیں۔ تو بعض دفعہ عُمّال کی جو شکایات آتی تھیں، نظام کی طرف سے جو مختلف کام کرنے والے مقرر تھے، ان کے خلاف جب دوسرے ملکوں سے، دوسری جگہوں سے شکایات آتی تھیں تو حضرت عمرؓ ان کی تحقیق کے لئے محمد بن مسلمہ کو بھیجا کرتے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 47 باب ذکر المصر یین وحصر عثمانؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 107 محمد بن مسلمہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

ایک ابتدائی صحابی حضرت ابو ایوب انصاریؓ تھے۔ یہ وہ خوش قسمت تھے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ کے وقت ابتدائی زمانے میں مدینہ میں میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ ہر شخص کی خواہش تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر قیام فرمائیں اور اُس وقت ہر ایک اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار کر رہا تھا۔ آپ کی خدمت میں درخواست دے رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کو کھلا چھوڑ دو جہاں اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو گی یہ ٹھہر جائے گی۔ ابو ایوب انصاری کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اونٹنی ان کے گھر کے سامنے رکی۔ لیکن لوگوں کی تسلی پھر بھی نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے گھر بھی قریب ہیں۔ ہمارے ہاں ٹھہریں۔ اس پر آپ نے قرعہ اندازی کی اور پھر قرعہ اندازی میں بھی حضرت ابو ایوب انصاری کا نام ہی نکلا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 1 صفحہ 183 ذکر خروج رسول اللہ ﷺ... الخ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

(سیر الصحابہ جلد 3 صفحہ 110 ابو ایوب انصاریؓ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 2004ء)

ان کے گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا۔ ان کا جو گھر تھا دو منزلہ تھا۔ اوپر کی منزل میں ابو ایوب انصاری رہتے تھے۔ نچلا حصہ سارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ وہاں قیام کا واقعہ ہے کہ ایک رات اوپر کی منزل میں یہ تھے تو پانی کا ایک بڑا گھڑا یا جو برتن تھا وہ ٹوٹ گیا۔ مٹی کے برتن ہوتے تھے، پکی مٹی کے اس میں پانی رکھا جاتا تھا۔ اب بھی تیسری دنیا میں ہمارے غریب ملکوں میں پاکستان میں افریقہ میں ایسے برتنوں میں پانی رکھا جاتا ہے۔ بہر حال وہ ٹوٹ گیا۔ ابو ایوب انصاری اور ان کی بیوی ساری رات اپنے لحاف سے اس کو خشک کرتے رہے۔ اگلے دن انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات کا واقعہ سنایا اور عرض کی کہ حضور آپ اوپر کی منزل میں رہائش رکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست قبول کر لی اور تقریباً چھ سات مہینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں مقیم رہے۔ مہمان نوازی کا بھی انہوں نے خوب حق ادا کرنے کی کوشش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہوئے کھانے سے یہ کھانا کھاتے تھے۔ روایت میں لکھا ہے کہ جو کھانا بچ کے آتا تھا تو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نشان ہوتے تھے وہاں سے یہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ ایک روز دیکھا کہ کھانے پر آپ کے نشان نہیں ہیں اور کھانا کھایا ہوا نہیں لگ رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور آپ نے آج کھانا نہیں کھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں کھانا کھانے لگا تو میں نے دیکھا کہ اس میں پیاز اور لہسن ڈالا ہوا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں اس لئے نہیں کھایا۔ حضرت ابو ایوب انصاری نے عرض کی کہ جسے حضور پسند نہیں کرتے اسے مَیں بھی ناپسند کرتا ہوں اور آئندہ یہ دونوں چیزیں نہیں کھاؤں گا۔ عجیب عشق و محبت کے قصے ہیں یہ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 781 حدیث 23966 مسند ابو ایوب انصاریؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

(صحیح مسلم الاشربہ باب اباحۃ اکل الثوم... الخ حدیث 5356) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 1 صفحہ 183 ذکر خروج رسول اللہ ﷺ... الخ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت ابو ایوب انصاری تمام غزوات میں شامل ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 369 باب ابو ایوب انصاریؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

خیبر کی جنگ میں یہودی سردار جو جنگ میں مارا گیا تھا اس کی بیٹی صفیہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں تو رخصتانے کے اگلے دن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح نماز پڑھانے کے لئے باہر آئے تو دیکھا کہ ابو ایوب انصاری باہر پہرہ پر کھڑے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ تم پہرے پر کھڑے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ حضرت صفیہ کے عزیز رشتہ داروں کو ہمارے ہاتھوں نقصان پہنچا ہے۔ کچھ مارے بھی گئے ہیں۔ اس لئے مجھے خیال پیدا ہوا کہ کوئی شرارت نہ کرے۔ کوئی آ کے اپنا بدلہ لینے کی کوشش نہ کرے۔ اس لئے مَیں پہرے کے لئے آ گیا تھا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں یوں دعا کی کہ اے اللہ! ابو ایوب کو ہمیشہ اپنی حفاظت اور امان میں رکھنا جس طرح رات بھر یہ میری حفاظت کے لئے مستعد رہا ہے۔

حضرت ابو ایوب جنگ روم میں بھی شامل ہوئے۔ باوجود اس کے کہ آپ بوڑھے ہو چکے تھے لیکن صرف اس لئے شامل ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسطنطنیہ کے بارے میں جو پیش خبری تھی اس کو آپ دیکھ سکیں۔ بہر حال اس دوران میں آپ بیمار بھی ہو گئے۔ جب آپ سے آپ کی آخری خواہش کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ تمام مسلمانوں کو میرا اسلام کہنا اور میری قبر دشمن کے علاقے میں جہاں تک جا سکتے ہو وہاں جا کر بنانا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد رات کے وقت آپ کا جنازہ دشمن کی سرزمین میں جہاں تک لے جایا جا سکتا تھا لے جایا گیا اور وہاں آپ کی تدفین ہوئی۔ ان کی قبر آج بھی ترکی میں ہے اور دیکھنے والے بتاتے ہیں، بعض روایتیں ایسی بھی ہیں کہ لوگوں نے بعض بدعات والی روایتیں بھی بنا لی ہیں کہ ان سے مانگتے ہیں۔ ان سے تو بہر حال نہیں مانگتے لیکن دعا جو اُن کی قبر پہ کی جائے وہ قبول بھی ہوتی ہے۔ (السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 65 غزوہ خیبر مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء) (اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 123 خالد بن زید بن کلیبؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

تو بہر حال بعد میں یہ بعض کہانیاں بھی بن جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی حفاظت اور امان کی جو دعا کی تھی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ نے بہت سی جنگوں میں شمولیت کی اور ہر جگہ غازی بن کر آئے اور بڑی لمبی عمر پائی۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبد اللہؓ بن رواحہ تھے جو عرب کے مشہور شاعر بھی تھے اور شاعرِ رسول کے لقب سے بھی جانے جاتے تھے۔

(سیرۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 409 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 2004ء)

غزوۂ بدر کے ختم ہونے کے بعد فتح کی خبر مدینہ پہنچانے والے بھی آپ ہی تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 398 باب عبد اللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت، محبت اور غیرت کے اظہار کے بھی واقعات ہیں جن کا ایک جگہ یوں ذکر ملتا ہے۔ عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھا۔ اس کے نیچے فدک کے علاقے کی چادر تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے اُسامہ کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت

کے لئے بنوحارث بن خزرج قبیلہ میں تشریف لے گئے۔ یہ بدر کے واقعہ سے پہلے کی بات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور مشرکین اور یہود ملے جلے بیٹھے تھے۔ ان میں عبداللہ بن اُبیّ بھی تھا اور اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب مجلس کے قریب پہنچے تو وہاں سواری کی وجہ سے تھوڑی سی گرد اڑی۔ عبداللہ بن اُبیّ نے اپنی ناک اپنی چادر سے ڈھانپ لی۔ پھر کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ ڈالو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں السلام علیکم کہا۔ پھر ٹھہرے اور سواری سے اترے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور ان پر قرآن پڑھا۔ عبداللہ بن اُبیّ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنے لگا کہ اے شخص یہ اچھی بات نہیں۔ جو تم کہتے ہو اگر سچ ہے تو پھر بھی ہماری مجالس میں ہمیں تکلیف نہ دو اور اپنے ڈیرے کی طرف لوٹ جاؤ اور جو تمہارے پاس آئے اس کے پاس بیان کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلس میں تشریف لایا کریں۔ ہم یہ پسند کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب فی دعا النبی ﷺ وصبرہ... الخ حدیث 4659)

انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی کہ یہ جو اُن کا سردار ہے وہ کیا کہہ رہا ہے۔ تو یہ آپ کا غیرت اور محبت کا بے اختیار اظہار تھا جو عبداللہ بن رواحہ نے کیا اور ان سرداروں اور دنیاداروں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی۔

حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم میں اصحاب کو بھیجا جن میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی شامل تھے۔ جمعہ کا دن تھا۔ مہم میں شامل باقی اصحاب تو صبح کو روانہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں پیچھے رہ کر جمعہ کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کر کے پھر ان سے جاملوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو دیکھا کہ مسجد میں موجود ہیں تو نماز جمعہ کے بعد ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تجھے کس چیز نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہونے سے روک رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بے حد خواہش اور تمنا تھی کہ میں نماز جمعہ میں حضور کے ساتھ شریک ہو کر حضور کا خطبہ سن لوں اور پھر پیچھے سے جا کر اس دستے سے جاملوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین میں جو کچھ ہے اگر وہ سب بھی تم خرچ کر ڈالو تو جو لوگ حسب ہدایت علی الصبح مہم پر روانہ ہو کر سبقت لے گئے وہ اجر اور ثواب تم ہرگز نہیں پا سکتے۔ (سنن الترمذی ابواب الجمعہ باب ما جاء فی سفر یوم الجمعۃ حدیث 527)۔ تو یہاں ضروری ہے کہ جو اطاعت ہے وہ فرض ہے۔

اس کے بعد روایات میں آتا ہے کہ جب کسی غزوے پر یا مہم پر جانا ہوتا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ سب سے پہلے اس دستہ میں شامل ہوتے اور سب سے آخر میں مدینہ واپس لوٹا کرتے تھے۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 236 عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

ایک روایت میں آتا ہے اور یہ حضرت عُروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کو سردار لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر بن ابی طالب امیر لشکر ہوں گے اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ قیادت سنبھالیں گے۔ اگر عبداللہ بھی شہید ہوں تو مسلمان جس کو پسند کریں اس کو اپنا سردار بنا لیں۔ اس لشکر کی روانگی اور الوداع کا وقت آیا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رونے لگے۔ لوگوں نے کہا کہ عبداللہ روتے کیوں ہو؟ کہنے لگے کہ خدا کی قسم مجھے دنیا سے ہرگز کوئی محبت نہیں ہے۔ اس کا کوئی شوق نہیں۔ لیکن میں نے اس آیت کہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا (مریم: 72) کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر ایک شخص کو ایک دفعہ ضرور آگ کا سامنا کرنا ہے۔ پس میں نہیں جانتا کہ پل صراط پر چڑھنے کے بعد پار اترنے پر میرا کیا حال ہوگا۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 237 باب عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

لیکن ان اللہ کا خوف رکھنے والوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین انجام کی جو خبر دی اس کا بھی ذکر ملتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ کے امرائے لشکر کے بارے میں فرمایا کہ میں نے ان کو جنت میں سونے کے تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 238 باب عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

پس یہ لوگ اپنی مراد کو پانے والے تھے۔ ان کا جذبہ شہادت ان کے ایک شعر سے یوں ظاہر ہوتا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ایسے تیر اور نیزے مجھے لگیں جو میری آنتوں سے گزر کر جگر کے پار ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے ہاں میری شہادت قبول ہو جائے۔ اور جب لوگ میری قبر سے گزریں تو یہ کہیں کہ خدا اس کا بھلا کرے کیسا عظیم غازی تھا۔ جنگ موتہ جس میں یہ شہید ہوئے تھے اس کی کچھ تفصیل اس طرح ہے کہ موتہ کے مقام پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ غسّانیوں نے مسلمانوں کے خلاف ہرقل شاہ روم سے مدد طلب کی ہے اور اس نے دو لاکھ کا لشکر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے بھجوایا ہے۔ اس موقع پر مسلمان امرائے لشکر نے باہم مشورہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھیجنا چاہئے کہ دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے کمک بھجوائی جائے یا پھر جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہو اس پر عمل کیا جائے۔

اس موقع پر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے مسلمانوں کے بہت حوصلے بڑھائے اور ان کی رزمیہ شاعری بھی خوب کام آئی۔ مسلمانوں کا تین ہزار کا لشکر دو لاکھ کے لشکر کے مقابلے میں اکیلے آگے بڑھا۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 237 باب عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

حضرت عبداللہ بن رواحہ کی تمنائے شہادت کا ذکر حضرت زید بن ارقم یوں بیان کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ مجھے اپنی اونٹنی کے پیچھے سوار کر کے غزوہ موتہ میں ہمراہ لے گئے۔ زید بن ارقم کو حضرت عبداللہ بن رواحہ نے ایک یتیم بچے کے طور پر لے کر پالا اور ان کی تربیت کی تھی۔ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا جس میں اپنے اہل خانہ کی یاد کے ساتھ یہ ذکر تھا کہ اب میں کبھی لَوٹ کر واپس گھر نہیں جاؤں گا۔ بڑے مزے سے وہ شعر گنگنا رہے تھے جن میں حضرت عبداللہ اپنی اہلیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے تھے کہ جمعرات کی وہ شام جب تم نے میرے اونٹ کے پالان کو سفر جہاد کے لئے درست کیا تھا اور آخری دفعہ میرے قریب ہوئی تھی تیری وہ حالت کیا خوب اور مبارک تھی۔ تجھ میں کوئی عیب یا خرابی تو نہیں مگر اب مَیں اس میدان جنگ میں آ چکا ہوں اور اس سے لَوٹ کر میں تمہاری طرف کبھی واپس نہیں آؤں گا۔ گویا اپنے اہل خانہ کو یہ ان کا غائبانہ الوداع تھا۔ کم سن زید نے یہ سنا تو افسردہ ہو کر رو دیئے۔ حضرت عبداللہ نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ اے ناسمجھ! اگر اللہ تعالیٰ مجھے شہادت عطا فرمائے تو تیرا کیا نقصان بلکہ تم تو میری سواری لے کر اکیلے آرام سے اس پر بیٹھ کر واپس لوٹو گے۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 236–237 باب عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

میدان جہاد میں حضرت عبداللہ بن رواحہ نے بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔ حضرت نعمانؓ بن بشیر بیان کرتے تھے کہ حضرت جعفر کی شہادت ہوئی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ لشکر کے ایک جانب تھے لوگوں نے ان کو بلایا۔ وہ اپنے آپ کو مخاطب کر کے یہ رجزیہ شعر پڑھتے ہوئے آگے بڑھے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے نفس! کیا تم اس طرح لڑائی نہیں لڑو گے کہ جان دے دو۔ موت کے تالاب میں تم داخل ہو چکے ہو۔ شہادت کی جو خواہش تم نے کی تھی اسے پورا کرنے کا وقت آ چکا ہے۔ اب اگر جان کا نذرانہ پیش کرو تو شاید نیک انجام پا جاؤ۔

مصعب بن شیبہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت زید اور حضرت جعفر بھی شہید ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ میدان میں آگے تشریف لائے۔ جب انہیں نیزہ لگا تو خون کی ایک دھار جسم سے نکلی۔ آپ نے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے اور ان میں خون لے کر اپنے منہ کے اوپر مل لیا۔ پھر وہ دشمن اور مسلمانوں کی صفوں کے درمیان گر گئے مگر آخری سانس تک سردار لشکر کے طور پر مسلمانوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے اور نہایت مؤثر جذباتی رنگ میں مسلمانوں کو انگیخت کرتے ہوئے اپنی مدد کے لئے بلاتے رہے کہ دیکھو اے مسلمانو! یہ تمہارے بھائی کا لاشہ دشمنوں کے سامنے پڑا ہوا ہے۔ آگے بڑھو اور دشمنوں کو اپنے اس بھائی کے راستے سے دور کرو اور ہٹاؤ۔ چنانچہ مسلمانوں نے اس موقع پر بڑے زور کے ساتھ کفار پر حملہ کیا اور پے در پے حملے کرتے رہے یہاں تک کہ اس دوران حضرت عبداللہ کی شہادت بھی ہو گئی۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 237–238 باب عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

ان کی ایک خصوصیت کے بارے میں ان کی بیوہ نے ان کی شہادت کے بعد بتایا۔ ان کی بیوہ کی شادی ہوئی تو اس شوہر نے کہا کہ عبداللہ بن رواحہ کی پاکیزہ سیرت کے بارے میں مجھے کچھ بتاؤ۔ تو اس خاتون نے کیا ہی خوبصورت گواہی دی۔ کہنے لگیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کبھی گھر سے باہر نہیں جاتے تھے جب تک کہ دو رکعت نفل نماز ادا نہ کر لیں۔ اسی طرح جب گھر میں داخل ہوتے تھے تو آپ کا پہلا کام یہ ہوتا تھا کہ وضو کر کے دو رکعت نفل نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابہ جلد 4 صفحہ 74 عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

یہ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں اور ہر وقت یاد رکھنے والے تھے۔

ان کی اطاعت کے معیار کا روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابو لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس دوران آپ نے فرمایا کہ لوگو! بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ مسجد سے باہر خطبہ سننے کے لئے حاضر ہو رہے تھے۔ وہ وہیں پر بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا عَلٰى طَوَاعِيَةِ اللّٰهِ

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

وَطَوَاعِيَةِ رَسُوْلِه۔ کہ اے عبداللہ بن رواحہ! اللہ اور رسول کی اطاعت کا تمہارا یہ جذبہ اللہ تعالیٰ اور بڑھائے۔

دینی باتیں کرنے، دینی مجالس لگانے، بامقصد گفتگو کرنے، ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کے لئے ان لوگوں کے کیا معیار تھے۔ اس بارہ میں حضرت ابودرداء بیان کرتے تھے کہ میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میرے اوپر کوئی ایک ایسا دن آئے جب میں حضرت عبداللہ بن رواحہ کو یاد نہ کروں۔ ہر روز میں ان کو یاد کرتا ہوں اور اس کی وجہ ان کی، حضرت عبداللہ بن رواحہ کی، یہ خوبی ہے کہ جب بھی میرے سے ملاقات ہوئی اگر وہ پیچھے سے آ رہے ہوتے تو اپنا ہاتھ میرے کندھوں پر رکھ دیتے اور سامنے سے آ رہے ہوتے تو سینے پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے کہ اے ابودرداء! آؤ ذرا مل بیٹھیں اور ایمان تازہ کریں۔ کچھ ایمان کی باتیں کریں۔ پھر وہ میرے ساتھ بیٹھتے اور جب تک ہمیں موقع ملتا ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے۔ پھر فرماتے کہ اے ابودرداء! یہ ایمان کی مجالس ہیں۔''

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 236 باب عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

پس ان ایمان کی مجالس لگانے والوں نے وہ نمونے قائم کئے ہیں جو ہمارے لئے اُسوہ ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی باتوں اور مجلسوں کو کس طرح سند عطا فرمائی۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کو عادت تھی کہ جب اپنے کسی صحابی سے ملتے تو ان کو یہ تحریک کرتے تھے کہ تَعَالَ نُؤْمِنْ بِرَبِّنَا سَاعَةً۔ آؤ تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان لے آئیں۔ ایک دن انہوں نے یہی بات ایک آدمی سے کہی تو وہ غصہ میں آ گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! ابنِ رواحہ کو تو دیکھئے۔ یہ لوگوں کو آپ پر ایمان لانے سے موڑ کر تھوڑی دیر کے لئے ایمان کی دعوت دے رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ رَوَاحَةَ۔ کہ اللہ عبداللہ بن رواحہ پر رحم کرے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ان مجلسوں کو پسند کرتے ہیں جن پر فرشتے بھی فخر کرتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 676 حدیث 13832 مسند انس بن مالکؓ مطبوعہ عالم الکتب العلمیہ بیروت 1998ء)

آپ ایک بلند پایہ شاعر تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کے شعراء میں حضرت کعب بن مالک اور حضرت حسّان بن ثابت کے علاوہ یہ تیسرے بلند پایہ شاعر تھے۔ ان کی شاعری رزمیہ تھی۔ معجم الشعراء کے مصنف لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ زمانہ جاہلیت کی شاعری میں بھی بہت قدر و منزلت رکھتے تھے اور زمانہ اسلام میں بھی ان کو بہت بلند مقام اور مرتبہ حاصل تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک شعر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے ایسا کہا کہ اسے آپ کا بہترین شعر کہا جا سکتا ہے۔ وہ شعر آپ کی دلی کیفیت کو خوب بیان کرتا ہے جس میں حضرت عبداللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

لَوْلَمْ تَكُنْ فِيْهِ آيَاتٌ مُّبَيِّنَةٌ　　　كَانَتْ بَدِيْهَتُهُ تُنْبِيْكَ بِالْخَبَرِ

(الاصابۃ فی تمیز الصحابہ جلد 4 صفحہ 75 عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر سچائی اور صداقت کا اظہار کرنے کے لئے وہ تمام کھلے کھلے اور روشن نشانات نہ بھی ہوتے جو آپ کے ساتھ تھے تو بھی محض آپ کا چہرہ ہی آپ کی صداقت کے لئے کافی تھا جو خود آپ کی سچائی کا اعلان کر رہا تھا۔ یہ لوگ تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھ کر ہی حق کو پہچانا۔

پھر تاریخ میں ہمیں دو چھوٹی عمر کے بھائیوں کا بھی ذکر ملتا ہے جن کی جرأت حیرت انگیز تھی۔ حضرت مُعاذ بن حارث بن رفاعة اور حضرت مُعَوَّذ بن حارث بن رفاعة۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوجہل کے قتل میں بھی انہوں نے حصہ لیا۔ بدر کا جو میدان تھا اس میں شدید جنگ ہو رہی تھی اور مسلمانوں کے سامنے ان سے تین گنا زیادہ جماعت تھی جو ہر قسم کے سامان حرب سے آراستہ تھی اور اس عزم کے ساتھ میدان میں نکلی تھی کہ ہم نے اسلام کا نام و نشان مٹا دینا ہے۔ مسلمان بیچارے تعداد میں تھوڑے تھے۔ اس سارے واقعہ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی اپنی کتاب سیرۃ خاتم النبیین میں لکھا ہے۔ اور مسلمانوں کی غربت اور بے وطنی کی حالت تھی۔ ظاہری اسباب کے لحاظ سے اہل مکہ کے سامنے جو مسلمان لوگ تھے یہ چند منٹوں کا شکار تھے مگر توحید اور رسالت کی محبت نے انہیں ایسا بنا دیا تھا۔ وہ ایسے اس جذبہ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ جس سے زیادہ اس وقت طاقتور دنیا میں اور کوئی چیز نہیں تھی اور یہ ایمان تھا۔ ان کا زندہ ایمان جس نے ایک غیر معمولی طاقت ان کے اندر بھر دی تھی۔ اس وقت میدان جنگ میں وہ خدمت دین کا ایک ایسا نمونہ دکھا رہے تھے جس کی مثال نہیں ملتی۔ ہر ایک شخص دوسرے سے بڑھ کر خدا کی راہ میں جان دینے کے لئے بیقرار نظر آتا تھا۔ انصار کے جوش کا، اخلاص کا یہ عالم تھا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب عام جنگ شروع ہوئی تو میں نے اپنے دائیں بائیں نظر کی۔ مگر کیا دیکھتا ہوں کہ انصار کے دو نوجوان لڑکے میرے پہلو میں کھڑے ہیں۔ انہیں دیکھ کر میرا دل کچھ بیٹھ سا گیا کہ ایسی جنگوں میں دائیں بائیں کے ساتھیوں پر انحصار ہوتا ہے اور وہی شخص اچھی طرح لڑ سکتا ہے جس کے پہلو محفوظ ہوں۔ مگر عبدالرحمن کہتے ہیں کہ مَیں اس خیال میں ہی تھا کہ یہ بچے میری کیا حفاظت کریں گے کہ ان لڑکوں میں سے ایک نے مجھے آہستہ سے پوچھا جیسے دوسرے سے اپنی بات چھپانا چاہتا ہو کہ چچا! وہ ابوجہل کہاں ہے جو مکّہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتا تھا۔ لڑکا کہنے لگا میں نے خدا سے عہد کیا ہے کہ میں اسے قتل کروں گا یا قتل کرنے کی کوشش میں مارا جاؤں گا۔ کہتے ہیں میں نے ابھی اس کا جواب نہیں دیا تھا کہ دوسری طرف سے دوسرے نے بھی اسی طرح آہستہ سے یہی سوال کیا تو مَیں ان کی جرأت دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کیونکہ ابوجہل گویا سردارِ لشکر تھا اور اس کے چاروں طرف آزمودہ کار سپاہی موجود تھے۔ بڑے تجربہ کار سپاہی تھے۔ میں نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ وہ ابوجہل ہے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میرا اشارہ کرنا تھا کہ دونوں بچے باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفیں کاٹتے ہوئے آن کی آن میں وہاں پہنچ گئے اور اس تیزی سے وار کیا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی دیکھتے رہ گئے اور ابوجہل کو نیچے گرا لیا۔ عکرمہ بن ابوجہل بھی اپنے باپ کے ساتھ تھا۔ وہ اپنے باپ کو تو نہیں بچا سکا مگر اس نے پیچھے سے معاذ پر ایسا وار کیا کہ ان کا دایاں بازو کٹ گیا اور لٹکنے لگا۔ معاذ نے عکرمہ کا پیچھا کیا مگر وہ بچ گئے۔ چونکہ کٹا ہوا بازو لڑنے میں روک پیدا کر رہا تھا تو معاذ نے اسے زور کے ساتھ کھینچ کر اپنے جسم سے علیحدہ کر دیا اور پھر لڑنے لگ گئے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 362)

تو ان لڑکوں میں غیرت ایمانی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق تھا جس نے انہیں نڈر بنا دیا کہ وہ شخص جو اسلام کو ختم کرنا چاہتا تھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی سال تک تکلیفیں دیتا رہا اس کا انجام ہمارے ہاتھوں سے ہو۔ یہ آجکل کے نام نہاد جہادیوں کی طرح نہیں تھے جو نوجوانوں کو، بچوں کو ریڈیکلائز (radicalize) کر لیتے ہیں کہ آؤ اور اسلام کے لئے جنگ کرو بلکہ ان کا ایک مقصد تھا کہ دشمن اگر ہمیں اب امن نہیں دیتا باوجود اس کے کہ ہم علیحدہ ہو گئے ہیں تو پھر اس کے لئے ہمیں ہر قربانی دینی چاہئے تا کہ امن کا قیام ہو۔ نہ کہ فتنہ پیدا ہو۔ آجکل تو حکومتوں پہ قبضہ کرنے کے لئے نوجوانوں کو زبردستی اغوا کیا جاتا ہے۔ پھر ریڈیکلائز (radicalize) کیا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں یہ خبر تھی کہ سیریا میں چودہ سال کا ایک لڑکا ان سے بچ کے نکل کے آیا تو کہنے لگا کہ میں سکول سے آ رہا تھا مجھے اغوا کر لیا اور اغوا کر کے پھر زبردستی مجھے ٹریننگ دی۔ پہلے میں نہیں مانا تو مجھ پر سختی کی گئی۔ آخر مجھ سے جنگ کروائی جاتی تھی اور بڑی مشکل سے پھر میں وہاں سے بچ کے آیا ہوں۔ تو مسلمان اسلام کے نام پر اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں جو سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اسلام نے اگر جنگ کی، اسلام نے اگر جانیں دیں اور ان لوگوں میں قربانی دینے کا جذبہ تھا تو اس لئے کہ دین کو بچانا ہے اور دنیا میں امن قائم کرنا ہے۔ پس آجکل کے جہادیوں میں اور ان جہاد کرنے والوں میں بڑا فرق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''مَیں یہی نمونہ صحابہ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدم کر لیں اور کوئی امر ان کی راہ میں روک نہ ہو۔ وہ اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگوں کے کارڈ آتے ہیں۔ کسی تجارت یا اور کام میں نقصان ہوا یا اور کسی قسم کا ابتلا آیا تو جھٹ شبہات میں پڑ گئے''۔ (کہ پتا نہیں ہم نے مسیح موعود کو مان کے غلطی تو نہیں کر لی۔ تو اس قسم کے شبہات دین کے بارے میں، خدا تعالیٰ کی ذات کے بارہ میں، حضرت مسیح موعود کے بارہ میں آتے ہیں۔) آپؑ فرماتے ہیں کہ ''ایسی حالت میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اصل مطلب اور مقصد سے وہ کس قدر دُور ہیں۔ غور کرو کیا فرق ہے صحابہ میں اور ان لوگوں میں۔ صحابہ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چِلّاتا تھا''۔ (یعنی صحابہ میں سے وہ سمجھتے تھے کہ مشکلات میں پڑنا اللہ تعالیٰ کا قرب دلائے گا۔ وہ یہ سمجھ چکے تھے) فرماتے ہیں کہ ''وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے''۔ آپ نے ایک فارسی کا شعر یہاں بیان فرمایا کہ

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است　　　زیر آں گنج کرم بنہادہ است''

کہ جو بھی آزمائش خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قوم پر آئے اس کے نیچے خدا کے کرم کا ایک خزانہ چھپا ہوتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''قرآن شریف ان کی تعریف سے بھرا ہوا ہے۔ اسے کھول کر دیکھو۔ صحابہ کی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عملی ثبوت تھا۔ صحابہ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف نے اس طرح پر بیان فرمایا ہے۔ مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ (الاحزاب:24) یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہ دنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''میں جب صحابہ کے اس نمونے کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کمالِ فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپ نے

ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رُو بخدا کر دیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

آپ فرماتے ہیں کہ ’’خلاصہ یہ کہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویا اور طالب رہیں اور اسی کو اپنا اصل مقصود قرار دیں۔ ہماری ساری کوشش اور تگ و دَو اللہ تعالیٰ کے رضا کے حاصل کرنے میں ہونی چاہئے خواہ وہ شدائد اور مصائب ہی سے حاصل ہو۔ یہ رضائے الٰہی دنیا اور اس کی تمام لذات سے افضل اور بالاتر ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 82-83۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم الحاج اسماعیل بی۔ کے آڈو صاحب کا ہے۔ غانا کے احمدی تھے۔ 84 سال کی عمر میں 8؍مارچ کو ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ پیدائشی احمدی تھے اور ان کے والد کا نام اسماعیل Kwabena آڈو اور والدہ کا نام جنت آڈو تھا۔ ان کے والد پہلے عیسائی تھے۔ 1928ء میں انہوں نے بیعت کی اور جماعت میں شامل ہوئے۔ اسماعیل آڈو صاحب کی والدہ کا انتقال چھوٹی عمر میں ہی ہو گیا تھا۔ انہوں نے ٹی آئی احمدیہ سکول کماسی سے سیکنڈری سکول کی تعلیم حاصل کی۔ پھر 1964ء میں انگریزی میں بی اے کیا۔ بعد میں ٹیچر ٹریننگ کالج گھانا سے اپنی پیشہ وارانہ تعلیم مکمل کی اور پھر مختلف جگہوں پر ٹیچر مقرر ہوئے اور 1980ء تک اسسٹنٹ ہیڈ ٹیچر رہے۔ سالٹ پانڈ سینٹرل ریجن کے ایک سکول میں منتقل ہو گئے اور وہاں انگلش کے سکول ٹیچر رہے۔ جس سکول میں ہوتے تھے وہاں مسلمان طلباء کے لئے ان کی سہولتوں کا انتظام کرتے تھے۔ انہوں نے وہاں مسلمان طلباء کے لئے مسجد بھی بنوائی۔ پھر Nkrumah یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی جو تھی اس میں یہ انگریزی کے استاد لگے۔ پھر مختلف کالجوں میں ان کو پڑھانے کا موقع ملا۔ پھر انہوں نے انگریزی پڑھانے کے بارے میں ایک کتاب بھی لکھی جو غانا اور نائیجیریا میں بڑی مشہور ہوئی جو پڑھائی جاتی ہے۔ محکمہ سے اس سلسلہ میں ان کو سکالرشپ ملا اور یُوکے کی یونیورسٹی آف بینگور (Bangor) ویلز میں انہیں بھجوایا گیا اور یہاں یُوکے میں آ کے انہوں نے انگریزی زبان میں ڈپلومہ حاصل کیا۔ پھر ان کی جماعتی خدمات یہ ہیں کہ غانا میں متعدد جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ 1980ء میں غانا کی حکومت نے آپ کو Addis Ababa ایتھوپیا کے لئے بطور سفیر منتخب کیا اور اسی عہدہ پر تھے کہ UN نے آپ کو بحیثیت چیئرمین او۔اے۔یُو (OAU) لبریشن کمیٹی مقرر کیا جس کی وجہ سے آپ نے موزمبیق اور انگولا کی ریاستوں کو آزادی دلوانے کے لئے نمایاں کردار ادا کیا۔ کچھ عرصہ آپ لیبیا میں بھی بطور سفیر مقرر ہوئے۔ ان کی خصوصیت تھی، جہاں بھی گئے ان کا اپنا ایک ہمیشہ خاص وصف تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اور اپنی یہ پہچان ہمیشہ قائم رکھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد، آپ کے یُوکے آنے کے بعد انہوں نے اپنے سیاسی کیریئر کو بھی الوداع کہا اور پھر یہیں آ گئے تا کہ اپنے بچوں کے ساتھ خلافت کے قریب رہ سکیں اور یہاں آ کے پھر آپ سکول میں بطور ٹیچر کام کرتے رہے۔ ان کو خلافت سے، ہر خلافت سے ایک خاص عشق تھا۔ انہوں نے بڑے پیار اور محبت کا سلوک اور اطاعت کا نمونہ دکھایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے سلمان رشدی کے خلاف کتاب لکھنے والی جو ایک کمیٹی بنائی تھی اس کا ان کو بھی ممبر بنایا تھا۔ تبلیغ کے میدان میں بھی ان کا بڑا نمایاں کردار تھا۔ مختلف جگہوں پر تبلیغی سٹال لگاتے تھے۔ ریڈیو پر تبلیغی پروگرام کرتے تھے۔ مختلف جماعتی مجالس میں سوال و جواب کی مجلس بھی لگاتے تھے اور اسی طرح 1986ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن قائم کی تو ان کو پہلا صدر مقرر کیا۔ یہاں پیکم (Peckham) جماعت کے پہلے صدر بھی مقرر ہوئے تھے۔ 1994ء میں ایم۔ٹی۔اے کے اجراء کے بعد اردو کلاس کے یہ خاص شاگردوں میں سے تھے اور اس وقت اردو سیکھنے کے لئے بڑی محنت کرتے تھے۔ جو بھی جتنی بھی کوشش کر سکتے تھے کرتے تھے۔ اور اردو کلاس میں یہ ’بڑے بچے‘ کے نام سے مشہور تھے۔ لوگ ان کو جانتے ہیں۔ گھانین تھے اور ان کی دو بیویاں تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے موقع پر جو مجلس انتخاب خلافت تھی اس کے بھی یہ رکن تھے۔ جامعہ کا جب اجراء ہوا ہے تو یہاں یُوکے میں کچھ عرصہ انہوں نے جامعہ میں بھی انگریزی پڑھائی ہے۔ ان کو وہاں مقرر کیا تھا۔ تقویٰ پر چلنے والے، بڑے عبادت گزار، صابر اور شاکر، رحم دل اور نہایت مشفق انسان تھے۔ عبادت کا بھی جوش تھا۔ ان کے گھر والوں نے یہ بتایا ہے کہ تہجد کی نماز ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ اگر بیمار ہوتے تب بھی ناغہ نہیں کرتے تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت نہایت خوش الحانی سے اور درد کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم کی بہت ساری آیات ان کو یاد تھیں اور ان کا ترجمہ اور پھر تفسیر بھی یاد کیا کرتے تھے تا کہ آگے تبلیغ میں کام آئیں یا تربیت میں کام آئے بلکہ بعض گھانین کہتے ہیں کہ ان کے گھروں میں قرآن کریم کے ایسے نسخے موجود ہیں جن میں آڈو صاحب کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے نوٹس بھی ہیں۔ 2005ء میں ان کو اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ حج کرنے کی سعادت ملی۔ بڑے ہنس مُکھ اور سادہ انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے دس بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ تیئس پوتے پوتیاں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسل کو بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم رکھے اور جماعت سے وابستہ رکھے۔ ابھی نمازوں کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ گھانا 2018ء

..........................از صفحہ نمبر 4

نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے ملک وقوم کی تعلیم اور صحت کے میدان اور قیام امن کے لئے جو خدمات کی ہیں وہ قابل تحسین وتقلید ہیں۔ نائب صدر مملکت نے کہا کہ اس جلسہ کا موضوع اس امر کو پوری طرح ظاہر کرتا ہے کہ آپ کی جماعت ملک کی کتنی خیر خواہ ہے اور اس کی ترقی اور قیام امن کے لئے کس قدر سنجیدہ کوشش کر رہی ہے، اس کے لئے آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

جناب نائب صدر مملکت نے کہا کہ قوموں میں تنظیم کی کمی کے باعث اخلاقی کمزوریاں ظاہر ہوتی ہیں۔ اپنے وسائل کے اندر زندگی گزارنے کی بہت ضرورت ہے۔ معاشرہ میں رشوت خوری کی عادت کا سبب وسائل سے زیادہ اخراجات کا ہونا ہے۔ تمام مذہبی تنظیموں کو اخلاقی اقدار کے قیام کے لئے بہت کوشش کرنی ہوگی اور جماعت احمدیہ اپنے نظم وضبط اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کے قیام میں دوسروں کے لئے مثال بن سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ کی صحت وتعلیم کے میدان میں بے لوث خدمات کے لئے حکومت گھانا ہمیشہ شکر گزار رہی ہے اور امید کرتی ہے کہ جماعت ان خدمات کے تسلسل کو قائم رکھے گی۔

جناب نائب صدر مملکت کو اپنی مصروفیت کے سبب جانا تھا اس لئے دعا کے بعد مکرم امیر صاحب اور ممبران عاملہ نے پورے عزت و احترام کے ساتھ نائب صدر مملکت کو جلسہ گاہ سے الوداع کہا۔ اس دوران تمام فضا ایک بار پھر نعروں اور کلمہ طیّبہ کے مبارک ورد سے گونجتی رہی یہاں تک کہ وہ جلسہ گاہ سے باہر تشریف لے گئے۔

نائب صدر مملکت کے جلسہ سے تشریف لے جانے کے بعد بھی افتتاحی اجلاس جاری رہا جس میں بعض خصوصی مہمانان کرام نے جلسہ سالانہ کے انعقاد اور کامیابی پر مبارک باد دی۔

....

اللہ کے فضل وکرم سے جلسہ کا افتتاحی اجلاس انتہائی کامیاب رہا۔ اس میں حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی اہم اور بابرکت پیغام پڑھ کر سنایا گیا اور نائب صدر مملکت گھانا کی شمولیت کے علاوہ ایک بڑی تعداد معزز مہمانان کرام کی تھی جس میں 2 وزراء مملکت، 3 ممبران پارلیمنٹ، برٹش ہائی کمشنر، یو ایس اے ایمبیسی کے سیاسی و مذہبی امور کے ایلچی، 10 ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹوز، سنٹرل اور نارتھ ایسٹ ریجن کے 24 ٹریڈیشنل چیفس نیز ایسٹرن اور سنٹرل ریجن سے ٹریڈیشنل چیفس اور مختلف مذہبی، سیاسی اور رفاحی تنظیموں کے نمائندگان، دس سے زائد ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے نمائندگان شامل ہوئے۔ اللہ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی نہایت خوش اسلوبی اور جماعتی روایات کے مطابق انجام پذیر ہوئی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

....

اجلاس دوم۔ بروز جمعرات 4 جنوری

دوپہر کے اجلاس میں مکرم سعید Assandi طالبعلم جامعۃ المبشرین گھانا نے سورۃ الحدید کی آیات 17 تا 26 کی تلاوت مع انگریزی ترجمہ پیش کی۔

مکرم حافظ ابراہیم اور ان کے ساتھی طلباء جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے اردو کلام ترنم سے پڑھا جس کے بعد اپر ویسٹ (Upper West) کے بعض احباب جماعت نے لوکل زبان میں نعتیہ ترانے پڑھے۔

اس اجلاس میں صرف ایک تقریر تھی جو مکرم عبدالحی مومن صاحب جو اس وقت GTV یعنی نیشنل ٹی وی گھانا میں بطو صحافی اور حالات حاضرہ پر روزانہ ہونے والے پرگرام کے میزبان ہیں نے ’’فرد واحد کی اصلاح کا قومی ترقی پر اثر‘‘ کے موضوع پر کی۔ مکرم عبدالحیٔ مومن صاحب نے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں اصلاح نفس کی اہمیت اور اس کے حصول کے لئے ذرائع بیان کئے۔ عمومی طور پر ان برائیوں کا ذکر کیا جو معاشرہ کے افراد کو اعلیٰ اخلاق سے اخلاق رذیلہ کی طرف لے جانے والے ہیں اور ان برائیوں کے نتیجہ میں قوم اقتصادی بدحالی کا شکار ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیم کے مطابق تقویٰ کی راہ پر قدم اٹھانے کی تلقین کی۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق انفرادی اصلاح کے لئے علم کا حصول بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ آج ہر احمدی مسیح پاک علیہ السلام کا نمائندہ ہے اور اس دور میں اسلام کی اصل تصویر پیش کرنے کی ذمّہ داری ہمیں دی گئی ہے جس کے لئے ہمیں اصلاح نفس کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے جہاں ایک طرف ہمیں بدیوں سے بچنا ہے وہاں نیکیوں کو اختیار کر کے دوسروں کے لئے مشعل راہ بننا ہے۔ ہمارے لئے حضرت رسول کریم ﷺ کی ذات میں کامل اسوہ حسنہ ہے اس لئے ہماری اصلاح کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہم آنحضور ﷺ کی پاک زندگی کو جاننے اور آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

....

شبینہ اجلاس بروز جمعرات

رات کے اجلاس میں مکرم ممتاز بیدو صاحب مربی سلسلہ گھانا نے ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسروں سے شفقت اور رواداری‘‘ کے موضوع پر درس دیا جس میں آپ نے دعویٰ مہدویت سے قبل اپنوں اور غیروں کے ساتھ انسانی ہمدردی وشفقت کے واقعات بیان کئے۔ اسی طرح اہل خانہ، دوستوں اور ملازموں کے ساتھ رحمت و شفقت کی مثالیں بیان کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں خدائے رحیم و کریم کی صفات روزمرہ کی زندگی میں پوری شان کے ساتھ نظر آتی تھیں اور آپ مجسم رحمت للعالمین ﷺ کی کامل تصویر تھے۔

....

5 جنوری 2018ء بروز جمعہ المبارک

5 جنوری بروز جمعہ جلسہ کا دوسرا دن تھا۔ آج جمعہ کے روز باہمی اخوت اور اظہار یکجہتی کے طور پر بیشتر احباب و خواتین نے سفید رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے جو ایک خوبصورت روحانی منظر پیش کر رہے تھے۔ دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد اور نماز فجر سے کیا گیا۔ نماز تہجد مکرم حافظ ناصر احمد صاحب زونل مبلغ سینٹرل ایسٹ ریجن نے پڑھائی اور اس کے بعد مکرم ابراہیم Awuni مربی سلسلہ نے ’’اسلام میں عورتوں کے عائلی حقوق‘‘ پر درس دیا۔ مکرم ابراہیم صاحب نے قرآن کریم، احادیث نبویہ اور

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں عورتوں کے عائلی حقوق خصوصاً طلاق ہوجانے کی صورت میں شرعی حقوق بیان کئے۔ آپ نے بائبل اور اسلامی تعلیم میں عورتوں کے عائلی حقوق کا اجمالی موازنہ بھی پیش کیا۔

تیسرا اجلاس۔ بروز جمعۃ المبارک

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی صبح کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو جامعۃ المبشرین گھانا کے طالبعلم مکرم نوح صادق صاحب نے مع ترجمہ پیش کی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ''نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے'' مکرم عمر Gyasi نے بعض دوسرے طلباء جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا کے ساتھ مل کر ترنّم سے پڑھی۔ جس کے بعد ایسٹرن زون کے ممبران نے مقامی زبان میں ترانے پڑھے۔

دوسرے دن کے تیسرے اجلاس میں مکرم مصطفی عثمان صاحب نے ''نماز کی افادیت'' کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے موجودہ زمانہ کی مادیت پسندی مصروف زندگی کے پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعودؑ و خلفاء احمدیت کی روشنی میں نمازوں کے قیام اور اس کی روحانی و دنیاوی افادیت بیان کی۔ قیام نماز کے لئے صبر اور مستقل مزاجی کی ضرورت پر زور دیا۔ تقریر کے بعد برونگ آہافو (Brongahafo) زون کے ممبران نے لوکل زبان میں حمدیہ کلام پیش کیا۔

مہمانان کے ایڈریسز

مقامی زبان میں نغمات کے بعد بعض معزز مہمانان کرام نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ سب سے پہلے ریٹائرڈ آرمی کمانڈر جناب ایڈمرل ایم ایم طاہر نے خطاب کیا انہوں نے حاضرین کو جلسہ کی مبارک باد پیش کی اور کہا کہ وہ صبح سے یہاں بیٹھے ہیں اور بحیثیت ایک آرمی آفیسر اس جم غفیر کی اطاعت، خاموشی اور نظم و ضبط کو دیکھ کر حیران ہوں۔ انہوں نے کہا کہ سال کے آغاز میں فلاح و کامیابی کے پیغامات دیئے جاتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس جلسہ کے پیغامات ہمارے اس سال کا بہترین آغاز ہے۔

چیئرمین مسلم کونسل جناب شیخ عثمان محمد جو چیف امام کے نمائندہ کے طور پر جلسہ میں تشریف لائے تھے نے بتایا کہ وہ گزشتہ رات باغ احمد پہنچے اور جس وقت وہ باغ احمد میں داخل ہوئے نماز مغرب و عشاء ادا کی جارہی تھی اور اس منظر کو دیکھ کر انہیں ایسا لگا کہ وہ منٰی کے میدان میں داخل ہوگئے ہیں۔ آپ بہت خوش قسمت ہیں کیونکہ آپ کے پاس وہ کچھ ہے جس سے دوسری تنظیمیں محروم ہیں یعنی آپ کے پاس لیڈر ہیں جن کی آپ اطاعت کرتے ہیں، آپ نظم و ضبط اور امن کے ساتھ رہنے والی جماعت ہیں۔ میں نے احمدیہ سکول سالاگا سے تعلیم حاصل کی ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں ایک احمدی ہوں کیونکہ میں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ احمدیت کی تقلید کی ہے۔

ایک معزز مہمان نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس جلسہ میں نماز کی افادیت کے موضوع پر تقریر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی جماعت عبادت کے قیام کو کس قدر اہمیت دیتی ہے۔ آپ کے جلسہ میں صرف مسلمان ہی موجود نہیں بلکہ ایک بڑی تعداد میں غیر مسلم معززین بھی شامل ہوئے جو امن اور مذاہب کے باہم رواداری کے تعلقات کے لئے بہت اہم ہے۔

جمعۃ المبارک کی ادائیگی اور خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تیسرے اجلاس کے اختتام کے معاً بعد جلسہ گاہ کی دائیں جانب واقع میدان جس میں نمازوں کا اہتمام کیا جاتا ہے میں جمعہ کی ادائیگی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ براہ راست دیکھنے اور سننے کے لئے تیاری شروع کردی گئی۔

دن کے ساڑھے بارہ بجے مکرم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ دیا۔ آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں سورۃ آل عمران کی آیات 103 تا 105 کی روشنی میں اتحاد امت مسلمہ کی اہمیت اور اس کے لئے آخری دور میں قیام خلافت کی عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس وقت افراد جماعت احمدیہ ہی وہ خوش نصیب ہیں جنہیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کی برکت سے خلافت حقّہ اسلامیہ کی پیروی کی توفیق مل رہی ہے اس لئے ہماری یہ ذمّہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کی شکر گزاری میں تقویٰ کی زندگی گزاریں اور خلافت کے ہر حکم کی غیر مشروط کامل اطاعت کریں۔

آپ نے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق اور اپنی روزمرہ زندگی میں اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا تا کہ خدائے واحد و یگانہ پر زندہ ایمان کو دوبارہ قائم فرمائیں اور اس کے لئے آپ کے ماننے والوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اور وہ یہ ہے کہ اس زندہ خدا سے تعلق پیدا کریں اور اس تعلق کے نتیجہ میں دنیا کو اپنے عمل سے سچے عبد کے اوصاف کی جھلک دکھائیں۔ ہر احمدی مرد وزن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دے تا کہ بعثت مسیح پاک کی صداقت کا ثبوت بن سکے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے معاً بعد تمام حاضرین جلسہ سالانہ نے ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ براہ راست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنا اور دیکھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں مالی قربانی کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے احباب جماعت کی قربانی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ گھانا کو وقف جدید کی مالی قربانی میں دنیا بھر کی جماعتوں میں دسویں نمبر پر آنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ۔

....

شبینہ اجلاس بروز جمعۃ المبارک

شبینہ اجلاس میں مکرم مولوی شاہد محمود احمد صاحب زونل مبلغ بیدوم (BEDUM) جو کچھ عرصہ قبل ہی پاکستان سے بوجہ جماعتی مقدمات گھانا تشریف لائے ہیں نے پاکستان میں مخالفین کی طرف سے حکومت پاکستان کے غیر منصفانہ قوانین کے سبب جماعت پر کئے جانے والے ظلم و ستم اور اس کے بالمقابل احباب جماعت کے عظیم الشان صبر و حوصلہ و استقامت کی روداد سنائی جسے سن کر شدت جذبات سے حاضرین میں کئی احباب آبدیدہ ہوگئے اور فضا نعرہ ہائے تکبیر اور جماعت احمدیہ پاکستان، اسیران راہ مولیٰ اور شہدائے احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

....

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی بیعت

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تین زیر تبلیغ افراد نے بیعت کی درخواست کی تھی۔ مکرم امیر صاحب نے انہیں اسٹیج پر بلایا۔ بیعت کرنے والوں کو شرائط بیعت و طریقہ بیعت مقامی زبان میں سمجھایا اور اس کے بعد انہوں نے بیعت کے الفاظ دہرائے۔ بیعت کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور نومبایعین سے مصافحہ و معانقہ کیا اور انہیں قبول احمدیت پر مبارک باد دی۔

....

6 جنوری 2018ء بروز ہفتہ

دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب آف یُو ایس اے جو جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے نے نماز تہجد پڑھائی۔ بعد از نماز تہجد مکرم ابراہیم Inkoom صاحب مربی سلسلہ نے آنحضور ﷺ کی شادیوں کے بارے میں درس دیا۔ جس میں انہوں نے آنحضور ﷺ کی ایک سے زائد شادیوں کے بارے میں کئے گئے اعتراضات بتاتے ہوئے سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور تاریخی حقائق سے ان کا رد کیا اور ایک سے زائد شادیاں کئے جانے کی وجوہات بیان کیں۔ مکرم ابراہیم Inkoom صاحب نے آنحضور ﷺ کے ازواج مطہرات کے ساتھ فقید المثال حُسنِ سلوک کے واقعات بھی بیان کئے۔

چوتھا اجلاس بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کے چوتھے اجلاس کا آغاز دن دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ عبدالتواب صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے کی۔ آپ نے سورۃ الحشر کی آیات 19 تا 25 کی تلاوت مع انگریزی ترجمہ پیش کی جس کے بعد مکرم صادق Amoah اور طلباء جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے عربی قصیدہ مع ترجمہ پڑھا جس کے بعد وولٹا (Volta) ریجن کے ممبران نے مقامی زبان میں نغمات پیش کئے۔

مہمانوں کے ایڈریسز

چوتھے اجلاس میں وزیر مملکت برائے انفارمیشن جناب مصطفی حمید صاحب مہمان خصوصی تھے۔ وزیر مملکت جناب مصطفی حمید صاحب کے خطاب سے قبل تجانیہ فرقہ کے امام اور جماعت احمدیہ زمبابوے کے نمائندگان نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔

تجانیہ فرقہ کے امام نے 86ویں جلسہ سالانہ کی مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ آپ کی جماعت بنی نوع انسان کی بغیر رنگ و نسل کی تفریق کے خدمت کر رہی ہے۔

کوئی مومن کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا خیال نہیں رکھتا اور اس لحاظ سے آپ کی جماعت مبارک باد کی مستحق ہے کیونکہ آپکی خدمات گھانا میں مسلمانوں کے لئے بہت اہم ہیں۔

زمبابوے کے نمائندہ مکرم مصطفی Anubi صاحب نے مکرم امیر صاحب گھانا کا جلسہ کی دعوت دینے اور اس دعوت پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ازراہ شفقت اجازت دیئے جانے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے زمبابوے میں جماعت کے قیام کا مختصر ذکر کرتے ہوئے مستقبل میں جماعت کی ترقی اور ملک میں امن و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد مکرم شیخ سمیر احمد صاحب نائب امیر کینیا نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ مکرم شیخ سمیر صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز نعروں سے کیا اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ افریقہ کی سرزمین پر اس قدر بڑا جلسہ سالانہ دیکھ کر اور گھانا جماعت کے اخلاص اور نظم و ضبط کو دیکھ کر ان کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ بھی نعروں کے ذریعہ اس کا اظہار کریں۔ انہوں نے کہا کہ افتتاحی اجلاس سے لے کر اب تک مسلسل حاضرین جلسہ کی تعداد بجائے کم ہونے کے بڑھ رہی ہے۔ مکرم شیخ سمیر صاحب نے سرزمین افریقہ اور خصوصی طور سرزمین گھانا میں جماعت کی ترقیات کا ذکر کیا۔ خاص طور پر انہیں انٹرنیشنل اسٹینڈرڈ کے ایم ٹی اے اسٹوڈیو کو دیکھ کر دلی خوشی ہوئی۔ مکرم شیخ صاحب نے کہا کہ وہ مکرم نعیم احمد محمود چیمہ سابق امیر جماعت کینیا کے دلی شکر گزار ہیں کیونکہ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے ان کے اصرار پر آیا ہوں۔ انہوں نے اپنے خطاب کے آخر پر ''میرا نام پوچھو کہ میں احمدی ہوں''، نظم کے اشعار پڑھے اور دلی تمنا کا اظہار کیا کہ ہم سب ان تمام اوصاف کے مالک بن جائیں جن کا اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گھانا جماعت کی خلافت احمدیہ سے محبت، نظم و ضبط، اخلاص اور آپس میں بھائی چارہ مثالی ہے۔

معزز مہمانان کرام کی تقاریر کے بعد مکرم مولوی حمید طاہر صاحب زونل مبلغ کماسی نے ''مالی قربانی کی برکات اور اس کے ایمان افروز اثرات'' پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ، اقتباسات حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت کے ارشادات سے مالی قربانی کی برکات بیان کرتے ہوئے احباب جماعت گھانا کے اخلاص اور قربانی کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

مکرم مولوی حمید طاہر صاحب کی تقریر کے بعد نارتھ ایسٹ اور نارتھ ویسٹ کے احباب نے مقامی زبانوں میں حمدیہ اور نعتیہ نغمات پیش کئے اور ان نغمات کے بعد مکرم مولوی ابو بشیر Donkor صاحب نے ''وقار اور تواضع، منظم معاشرہ کے اوصاف'' کے عنوان پر تقریر کی۔

اس اجلاس کے آخر پر وزیر اطلاعات گھانا جناب مصطفی حمید صاحب نے خطاب کیا اور ان کے خطاب سے قبل مقامی زبان میں حمدیہ نغمات پیش کئے گئے۔

وزیر اطلاعات جناب مصطفی حمید صاحب نے جلسہ میں شمولیت اور خطاب کرنے کی دعوت پر جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ان کا جماعت کے اکثر پروگراموں میں شامل ہونے اور بعض مذہبی خیالات کے سبب عامۃ الناس انہیں احمدی مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔

جناب مصطفی حمید صاحب نے کہا کہ آج کے مرکزی خیال کو سمجھنے کے لئے ہمارے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کا آغاز گھانا میں کیسے ہوا اور کس طرح تدریجاً یہ جماعت بوجہ اپنے اتفاق و اتحاد، نظم و ضبط اور قابل لیڈروں کے سبب ایک قابل تقلید جماعت بن گئی۔ کوئی جماعت یا تنظیم ترقی نہیں کرسکتی جب تک کہ ان کے پاس ایک قابل لیڈرشپ نہ ہو، وہ اس لیڈر پر پورا اعتماد نہ کرتے ہوں اور اس کی کامل اطاعت نہ کرتے ہوں اور باہم مل کر کام کرنے والے ہوں اور جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ یہ تمام اوصاف اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔

اگر بحیثیت قوم ہمیں ترقی کرنی ہے تو سنجیدگی سے علم کے حصول کی طرف توجہ کرنا ہوگی اور نظم و ضبط پیدا کرنا ہوگا اور اسلام ان دونوں باتوں کی بہت تاکید کرتا ہے۔ ہماری پنجوقتہ نماز اس کی عکاسی کرتی ہے۔ اسلام نے حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامنے اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہونے کی تعلیم دی ہے۔

ہر وہ شخص مسلمان ہے جو کلمہ گو ہے اور ارکان اسلام کو قائم کرنے والا ہے اور مجھے یا کسی کو یہ حق حاصل نہیں

کہ اس شخص کے بارے میں کہے کہ وہ مسلمان نہیں۔ اللہ کی ذات جانتی ہے کہ کون ہدایت پر ہے اور کون گمراہ ہے۔ اکثریت کی بنیاد پر اپنے آپ کو حق پر سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے۔ آج اسلام کے نام پر لوگوں کو ذبح کیا جارہا ہے عورتوں اور بچوں کے حقوق پامال کئے جارہے ہیں۔

اگلی نسل کو غلطی پر پیار سے سمجھائیں، اگر ہم معاشرہ میں اعلیٰ اخلاق قائم کریں گے اور آپس میں محبت اور بھائی چارہ سے رہیں گے تو ضرور ترقی کریں گے۔ اسلام کی تعلیم پر قائم رہیں۔ جماعت احمدیہ اس ملک کے لئے اپنی خدمات جاری رکھے۔

جناب وزیر اطلاعات نے اپنے خطاب کے آخر پر مکرم امیر صاحب کی دو کتب کا باقاعدہ طور پر ترسیل و فروخت کا اعلان کیا۔ جناب مصطفی حمید صاحب نے کتب کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ ایک کتاب وفات مسیح پر ہے جس کے وہ خود بھی قائل ہیں اور دوسری کتاب آنحضور ﷺ کے خاتم النبیین کے مقام کے بارے میں ہے جسے وہ پڑھیں گے اور دیکھیں گے کہ مکرم امیر صاحب نے اس میں اپنے عقیدہ کی بابت کیا دلائل دیئے ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی دونوں کتب جناب وزیر مملکت کو تحفتاً پیش کیں۔

امام ابوبکر چیف امام سنیانی Sunyani نے بھی حاضرین جلسہ سے مختصر خطاب کیا جس میں انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ قرآنی تعلیم یعنی نیکی کی تعلیم دو اور بدی سے روکو پر عمل کر رہی ہے۔

اجلاس کے اختتام پر وزیر اطلاعات مکرم امیر صاحب اور دوسرے تمام معزز مہمانان کرام کے ہمراہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تیار کی گئی نمائش دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس نمائش میں جماعت احمدیہ عالمگیر خصوصاً جماعت احمدیہ گھانا کی تاریخی تصاویر، خلفاء کرام کے دورہ جات کی تصاویر، قرآن کریم کے مختلف تراجم، جماعتی لٹریچر، ریویو آف ریلیجنز کے بارے میں معلوماتی سلائیڈز، ایم ٹی اے افریقہ کے بارے میں ڈاکومنٹری شامل تھی۔

....

اختتامی اجلاس

جلسہ کی اختتامی تقریب شام ساڑھے چار بجے شروع ہوئی۔ اختتامی اجلاس میں مکرم حافظ عثمان Yeboah صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل نے سورہ المومن کی آیات 1 تا 12 کی تلاوت مع انگریزی ترجمہ پیش کی۔ بعد ازاں مکرم سعید فضل اللہ Froko صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ "یا عین فیض اللہ و العرفان" نہایت پُرسوز آواز میں مع انگریزی ترجمہ پیش کیا جس کے بعد اکرا Accra زون کے ممبران نے مقامی زبان میں ترانے پیش کئے۔

مکرم جمیل بیدو سیکرٹری وقف نو گھانا نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ "اہلخانہ سے حسن سلوک" کے موضوع پر نہایت ہی پر اثر تقریر کی۔ آپ نے سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کا اپنے اہلخانہ سے حسن سلوک ومحبت، رحمت و شفقت، درگزر وحوصلہ افزائی کے بعض واقعات بیان کئے۔

اس تقریر کے بعد مکرم یوسف Quainoo سیکرٹری امور خارجہ گھانا نے جلسہ سالانہ سے چند روز قبل ہی مرکز سلسلہ سے تشریف لانے والے مبلغین کرام یعنی استاذی المکرم مولوی عبد السمیع خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا، مکرم مولوی شاہد محمود احمد صاحب زونل مبلغ بیدوم BEDUM، مکرم مولوی احسان اللہ صاحب زونل مبلغ TARKWA، مکرم مولوی راشد محمود منہاس صاحب زونل مبلغ SEFWI، مکرم مولوی عامر فہیم صاحب زونل مبلغ SUNYANI کو باری باری اسٹیج پر دعوت دی اور مبلغین نے اپنا تعارف کروایا۔

ان مبلغین کرام کے بعد مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ ان مبلغین کرام کو بھی بلایا جائے جنہوں نے امسال جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل پاس کیا ہے۔ مکرم مولوی عبدالجبار آدم زونل مبلغ نارتھ ایسٹ، مکرم شریف بن جعفر استاد جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا، مکرم شمس الدین بوٹینگ BOATENG زونل مبلغ ٹاکوراڈی Takoradi، مکرم محمد کویئو Quaye زونل مبلغ اپر ایسٹ Upper East، مکرم عبدالحکیم آڈرو۔۔۔ زونل مبلغ وولٹا Volta، مکرم عبدالرؤف۔۔ استاد جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا، مکرم مصطفی عثمان زونل مبلغ نارتھ ویسٹ، مکرم ابوبشیر Donkor انچارج ایم AIMS سسٹم گھانا نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

اس کے بعد مختلف ممالک سے تشریف لانے والے احباب کو اسٹیج پر دعوت دی گئی۔ ان ممالک میں یوکے، یوایس اے، اٹلی، ہالینڈ، کینیڈا، کینیا، زمبابوے، نائیجیریا اور پاکستان شامل ہیں۔ تشریف لانے والے تمام مہمانان نے گھانا جماعت کو کامیاب جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی۔ مکرم امیر صاحب نے ناردرن ریجن سے تشریف لانے والے روایتی چیفس کو جماعت احمدیہ گھانا کا نئے سال کا کیلنڈر پیش کیا۔ الحاج عبدالرحمن ابوبکر صاحب چیف امام سنیانی نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی نیکی کی تعلیم کے پھیلاؤ اور مسلم اتحاد کے لئے کوششوں کو سراہا۔

الحاج عبدالمؤمن چیف امام ٹیچی مان Techiman نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو ہمارے لئے کامل رہبر بنا کر بھیجا ہے جیسے بنی اسرائیل کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا۔ جماعت احمدیہ اسلام کی تعلیم کی عملی تصویر پیش کر رہی ہے۔ آپ عبادت کے قیام کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کی بھی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ نے اطاعت رسول مقبول ﷺ کر کے اپنے اوپر جنت واجب کرلی ہے۔

....

تعلیمی اسناد کی تقسیم

امسال کالجز اور یونیورسٹیز میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے 15 طلباء وطالبات کو مکرم امیر صاحب نے تعلیمی اسناد دیں۔

تقسیم اسناد کے بعد اپر ایسٹ کے گروپ نے لوکل زبان میں نغمات پیش کئے۔ ان نغمات کے بعد مکرم عباس بن ولسن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گھانا نے جماعت احمدیہ گھانا کی مختصر سالانہ رپورٹ پیش کی۔ مکرم امیر صاحب نے بعض ممبران مجلس عاملہ کے ہمراہ پورے ملک میں جماعتوں کی تعلیم وتربیت کا جائزہ لینے کا دورہ کیا۔ اس دورہ کے بعد 11 ریجنز 23 زونز میں تقسیم کئے گئے تا کہ زیادہ بہتر طور پر اصلاح وارشاد کے کام کئے جاسکیں۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے دو نائب امراء کا تقرر ہوا۔

مکرم جنرل سیکرٹری صاحب نے عرصہ دوران رپورٹ میں جماعت احمدیہ گھانا کے مختلف شعبہ جات یعنی تحریک جدید، وقف جدید، وصیّت، رشتہ ناطہ اور تبلیغ کی مساعی کی رپورٹ اختصار کے ساتھ پیش کی۔ تعمیر مساجد برائے نومبایعین، باغ احمد کے ترقیاتی منصوبہ پر ہونے والے کام اور آئندہ کے منصوبہ جات کے بارے میں بتایا گیا۔

نصرت جہاں سکیم کے تحت خدمات بجالانے والے سکولوں اور ہسپتالوں کے بارہ میں رپورٹ پیش کی گئی۔

دوران سال احمدیہ ہسپتالوں کو دو صد سے زائد سرکاری سٹاف مہیّا کیا گیا۔ جن میں دو ڈاکٹر شامل ہیں۔

احمدیہ ہسپتال سویڈرو میں میٹرنٹی وارڈ کو وسعت دی جارہی ہے۔ جس پر ساڑھے تین لاکھ گھانا سیڈی خرچ آئے گا اور یہ تمام خرچ ڈاکٹر صاحبزادہ رفیع خان صاحب اور ان کی والدہ محترمہ نے کیا ہے۔ اسی طرح احمدیہ ہسپتال ڈبواسی 40 ہزار ڈالرز مالیت کی ڈیجیٹل ایکسرے مشین جرمن ایمبیسی گھانا کے تعاون سے لگائی گئی ہے۔ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کی شفقت سے احمدیہ ہسپتال ڈبواسی میں Upper Gastrointestinal Endoscopy یونٹ قائم کیا گیا ہے۔

جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا میں اللہ کے فضل سے اس وقت 23 ممالک کے 165 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ طلباء ایم ٹی اے افریقہ کے لئے نا صرف پروگرامز ریکارڈ کرواتے ہیں بلکہ دوسرے افریقن ممالک سے ریکارڈ ہوکر آنے والے پروگرامز کو چیک بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا دو زبانوں یعنی Twi اور Yoruba زبان میں ترجمہ بھی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی بڑی تعداد میں احمدی مرد وخواتین کو حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی لیکن یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت گھانا کی طرف سے جماعت احمدیہ کے 15 رکنی وفد کو امسال حکومتی اخراجات پر حج پر لے جایا گیا۔ بڑی تعداد میں احباب جماعت کو جلسہ سالانہ یُوکے 2017ء میں بھی شرکت کی توفیق ملی اور جلسہ سالانہ کی نشریات ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ گھانا ٹی وی اور CINEPLUS پر دکھائی گئیں۔

آخر پر عرصہ دوران رپورٹ میں وفات پاجانے والوں کا ذکر کیا گیا اور ان کے لئے اور اسی طرح ملک میں امن وامان کی صورتحال کے لئے دعا کی تحریک کی۔ مکرم جنرل سیکرٹری صاحب نے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالاتے رہنا ہوگا تا کہ اس کے فضل ہمیشہ ہمارے شامل حال رہیں۔

امسال جلسہ سالانہ میں مکرم رفیق مبارک میر صاحب وکیل المال ثانی ربوہ اور مکرم موسیٰ TAUJOO صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس بھی تشریف لائے تھے۔ اختتامی خطاب سے قبل ان دونوں معزز مہمانوں نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔

مکرم امیر صاحب ماریشس نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ گھانا کو جلسہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ مجھے آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر دلی خوشی ہوئی ہے۔ مجھے اسناد کی تقسیم دیکھ کر خوشی ہوئی کہ آپ کی نسلیں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور خلافت کی برکت سے آپ کا قدم ترقی کی طرف گامزن ہے۔ آپ کے جلسہ کو دیکھ کر میری زبان پر بے اختیار حضرت مسیح موعودؑ کا شعر آرہا ہے کہ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

مکرم امیر صاحب ماریشس نے کہا کہ آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ کو امام الزماں کو قبول کرنے کی توفیق ملی ہے اور اس دور میں اس کے خلیفہ وقت کی بیعت کی برکت سے خدمت اسلام کی توفیق پارہے ہیں۔

مکرم وکیل المال ثانی صاحب ربوہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے بھی وہی جذبات ہیں جن کا اظہار مکرم امیر صاحب ماریشس نے کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں مغربی افریقہ کے ممالک کا دورہ کررہا ہوں، دعا کریں کہ یہ دورہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ جماعت احمدیہ گھانا کا خلافت سے والہانہ وفا کا تعلق دیکھ کر میری روح پر گہرا اثر ہوا ہے۔ جلسہ سالانہ میں بعض ایسے مناظر دیکھے جو پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ ان میں سے سب سے زیادہ متاثر کرنے والا تہجد کا منظر ہے جب ہزاروں کی تعداد میں مرد وزن اور بچے نماز تہجد میں پورے جذبہ اور اخلاص کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ دوسرا منظر حاضرین جلسہ کا پوری توجہ، خاموشی اور نظم و ضبط کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سننا ہے اور کھلے میدان میں سخت دھوپ میں نماز جمعہ ادا کرنا اور اس کے بعد حضور انور ایدّہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سننا ہے۔ تیسری چیز جس نے متاثر کیا وہ لجنہ اماء اللہ کا نعروں میں جوش وخروش ہے۔ مکرم امیر صاحب اور تمام نائبین، افسر جلسہ سالانہ اور ان کی ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے کہ انہوں نے کامیاب جلسہ کا انعقاد کیا اور تمام مہمانوں کا پورا خیال رکھا۔ مکرم وکیل المال ثانی صاحب ربوہ نے اپنے دورہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی اور اپنا خطاب ان الفاظ پر ختم کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حاضرین جلسہ کے لئے کی گئی دعائیں ہم سب کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مکرم وکیل المال ثانی صاحب ربوہ کے خطاب کے بعد حمدیہ نغمات پیش کئے گئے جس سے پورے ماحول میں جوش وولولہ کی کیفیت پیدا ہوگئی اور جب مکرم مولانا محمد بن صالح صاحب امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ گھانا اختتامی خطاب کے لئے اسٹیج پر تشریف لائے تو پوری جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی۔

مکرم امیر صاحب نے سورہ فاتحہ و سورۃ کوثر کی تلاوت کے بعد مرکزی مہمانان اور چونتیس ہزار سے زائد حاضرین جلسہ کو تین دن تک بہت توجہ کے ساتھ جلسہ کے پروگرامز میں شامل ہونے پر مبارکباد دی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ نصر میں فرمایا ہے کہ جب فتح اسلام کا وقت آئے گا تو جو اس وقت تم میں سے زندہ ہوں گے وہ جوق درجوق لوگوں کو اسلام میں داخل ہوتے دیکھیں گے تو اللہ کا شکر ادا کریں اور اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگیں اور یقین رکھیں کہ آپ بھی اس فتح میں شامل ہیں۔

گزشتہ تین دن سے تمام مہمانان سے خواہ وہ مسلمان تھے یا عیسائی بشمول نائب صدر مملکت گھانا کے ہم سن رہے ہیں کہ احمدیت اچھی ہے، احمدیت نے بہت کام کیا ہے۔ احمدیت سب سے بہتر ہے، احمدیت یعنی حقیقی اسلام

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

سچا مذہب ہے اور ایک مہمان نے ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ کہا کہ اگر انہیں جنت کے داخلہ کا اختیار دیا جائے تو وہ جنت کے دروازے کھول کر کہیں گے کہ تمام احمدی جنت میں داخل ہو جائیں۔

مکرم امیر صاحب نے کہا کہ ہم احمدی مسلمان ہیں اور ہم نے سب سے سنا کہ وہ ہم سے سیکھ رہے ہیں۔ گھانا کے نہایت قابل احترام کیتھولک چرچ کے آرچ بشپ نے کہا کہ احمدیت دوسرے تمام مذاہب کو اپنے نظم و ضبط سے راستہ دکھا رہی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے لئے یہ بات کیا معنی رکھتی ہے لیکن میرے لئے ان کا یہ کہنا بہت اہم ہے کیونکہ وہ بھی گھانین ہیں ہم بھی گھانین ہیں۔ ہمارا اور ان کا رہن سہن، معاشرت ایک جیسا ہے۔ لیکن وہ ہمیں اپنے آپ سے کیوں مختلف دیکھتے ہیں؟ اس کی صرف ایک وجہ ہے اور وہ ہے ''خلافت''۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی حبل اللہ سے چمٹ گئے ہیں اور اس کی برکت سے سب فیض پا رہے ہیں۔ حبل اللہ کیا ہے؟ اللہ کی کتاب قرآن کریم، اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے بعد ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً علیٰ منهاج النبوۃ پر قائم ہونے والی خلافت احمدیت ہے۔ اگر خدانخواستہ ہم نے کبھی اپنی انفرادی اور جماعتی زندگی میں خلافت سے گریز کیا تو ہم اسفل السافلین ہو جائیں گے (اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔)

آج جماعت احمدیہ کو گھانا میں جو وقار حاصل ہے وہ ہمارے بزرگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے اور اب جو ہم قربانیاں کریں گے اس کا اجر آئندہ آنے والی نسلیں دیکھیں گی۔ گزشتہ دنوں جب میں ویسٹرن ریجن کی ایک حکومتی تقریب میں شامل تھا تو اس علاقہ کی ایک چیف جو عورت تھیں انہوں نے پوچھا کہ معلوم ہوا ہے کہ آج کی تقریب میں احمدیت کا مولوی وہاب آدم ثانی آیا ہے وہ کون ہے؟ میرا اس واقعہ کا ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کیا ہم اپنے بزرگوں کا نام لینے کے صحیح حقدار ہیں۔ مجھے پورا شعور ہے کہ جو عزت آج مجھے دی جا رہی ہے یہ ان خدمات کی برکت ہے جو ہم سے پہلے بزرگوں نے کیں۔ انشاء اللہ وہ وقت جلد آنے والا ہے جب بڑی تعداد میں لوگ احمدیت میں داخل ہوں گے اور اس کے لئے ہمیں پوری طرح تیار رہنا ہوگا اور یہ تیاری محض دعاوی پر مبنی نہ ہو بلکہ عملی طور پر ہم اس اہم ذمہ داری کو اٹھانے والے بنیں۔

مکرم امیر صاحب نے تمام احباب جماعت کو حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے بیت الفتوح کی تعمیر نو کی تحریک میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ یُوکے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہونے والی دفتری ملاقات کے حوالے سے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نئے تبلیغی سال میں پچاس نئی مساجد کی تعمیر کا ٹارگٹ دیا ہے اور اسی طرح زیادہ سے زیادہ نئی جماعتوں کے قیام کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومبایعین کے علاقوں میں چار نئے سکول تعمیر کرنے کی بھی منظوری عطا فرمائی ہے اور فرمایا کہ اگر گورنمنٹ کی طرف سے استاد ملنے میں دیر ہو تو جماعت کے لوکل مبلغین کو وہاں بھیجو تا کہ وہ ان کے بچوں کو تعلیم دے سکیں۔ ان تمام کاموں کی تکمیل کے لئے ہمیں نمایاں قربانی کی روح پیدا کرنی ہوگی۔ اس لئے اللہ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے اپنی استطاعت کو بڑھاتے چلے جائیں۔ کچھ دیر قبل ہم نے نغمات سنے جس میں فتح مکہ کا ذکر تھا اسے سن کر میرے دل میں خیال آیا کہ یہ دور ہمارے ملک میں کب آئے گا۔ یہ دور آئے گا اور ضرور آئے گا جب ہم سب مل کر انتہائی اخلاص سے قربانیوں میں بڑھتے چلے جائیں گے۔ آگے بڑھیں اور اپنے امام وقت کی آواز پر لبیّک کہتے ہوئے نومبایعین کے لئے مساجد تعمیر کریں۔ مکرم امیر صاحب گھانا نے بتایا کہ مکرم امیر صاحب ماریشس اپنی طرف سے اور بعض مخیر حضرات کی طرف سے نومبایعین کے لئے چھ مساجد کی تعمیر کے لئے 18 ہزار اسٹرلنگ پاؤنڈز ادا کر چکے ہیں۔

مکرم امیر صاحب کے اس اعلان پر صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کی طرف سے نومبائعین کے لئے 20 مساجد تعمیر کرنے کا وعدہ کیا۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ بھی آگے بڑھیں اور اس عظیم الشان کار خیر میں حصّہ لیں۔ مکرم امیر صاحب کی تقریر کے دوران ایک مخلص دوست نے پانچ مساجد کی تعمیر کا وعدہ دیا۔ مکرم وکیل المال ثانی ربوہ نے بھی اپنی فیملی کی طرف سے نومبائعین کے لئے ایک مسجد کی تعمیر کا وعدہ دیا۔ مکرم امیر صاحب نے بیرون ممالک سے تشریف لانے والے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم امیر صاحب نے کہا کہ اگر انصار اور لجنہ اماء اللہ مل کر 35 مساجد تعمیر کریں تو ہم اپنے ٹارگٹ کو مکمل کر لیں گے۔ بعض احباب نے بیت الفتوح کے لئے وعدہ جات کئے۔

اللہ کے فضل سے ہر جلسہ سالانہ کے انتظامات میں جہاں وسعت پیدا ہو رہی ہے وہاں نظم و ضبط اور انتظامات میں بھی ترقی اور بہتری ہوتی جا رہی ہے جس کے لئے مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ اور تمام ناظمین، نائب ناظمین اور ان کے معاونین مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا قدم مسلسل ترقی کی جانب گامزن ہے اور انشاء اللہ اسی طرح گامزن رہے گا لیکن اس کے لئے ہمیں اپنی ذمّہ داریوں کو پوری طرح سمجھنا اور ادا کرنا ہوگا۔ تمام احباب جماعت کو انفرادی اور اجتماعی طور پر تبلیغ کی ذمّہ داری کی طرف بھی پوری توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں امام وقت کو قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے اس نعمت کی شکر گزاری یہ ہے کہ تمام ملک میں جاء المسیح جاء المسیح کا پیغام خوب پھیلائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کی عظیم الشان نعمت سے نوازا ہے۔ اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بابرکت عمر عطا فرمائے اور آپ کے دور خلافت میں اسلام احمدیت کو عظیم الشان ترقیات عطا فرمائے اور ہمیں اس میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔

گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے بعد سے اب تک جو بھی ہمارے احمدی بہن بھائی وفات پا چکے ہیں ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ نے شاملین جلسہ کے لئے جو دعائیں کی ہیں اللہ وہ سب آپ کے حق میں قبول فرمائے اور آپ سب کو خیر و عافیت سے اپنے گھروں میں واپس لے جائے۔ دعائیہ اور الوداعیہ کلمات کے بعد مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد تمام جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں اور کلمہ طیّبہ کے بابرکت ورد سے گونج اُٹھی۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کی حاضری ریجن وار بتائی اور اعلان کیا کہ **اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال 34,700 سے زائد غلامان مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔**

اخبارات و ٹی وی پر جلسہ سالانہ کی کوریج

گھانا کے بڑے اخبارات یعنی Daily Graphic, Ghana Time نے اور اسی طرح Daily Guide نے تصاویر کے ساتھ جلسہ سالانہ کی خبریں جلّی حروف میں لگائیں۔

ان اخبارات نے نائب صدر مملکت گھانا اور مکرم امیر صاحب کے خطابات میں سے اہم پیغامات کا ذکر کیا اور خاص طور پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت گھانا کے نام جلسہ کے موقعہ پر خصوصی پیغام کا ذکر کیا اور اس کا خلاصہ درج کیا۔

امسال مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کی زیر نگرانی خدام الاحمدیہ گھانا اور جلسہ سالانہ گھانا کا Twitter اکاؤنٹ بنا گیا تھا جس پر تینوں دن جلسہ سالانہ کی تصاویر اور مختلف پیغامات دیئے جاتے رہے۔ جس پر دنیا بھر کے احمدی احباب نے گھانا جماعت کو اپنے محبت بھرے تعریفی کلمات سے نوازا۔

خدام الاحمدیہ گھانا نے اپنے Facebook اکاؤنٹ اور اسی طرح youtube پر جلسہ سالانہ گھانا کے تمام اجلاسات کی کارروائی کی Live Stream دی جس کے ذریعہ بیرون ممالک میں بسنے والے افریقن احمدیوں اور دوسرے احمدی احباب نے جلسہ سالانہ کے اجلاسات کی کارروائی براہ راست دیکھی اور سنی۔

نمائش اور بُک اسٹال

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے جماعتی نمائش اور بک اسٹال کا انتظام کیا گیا تھا جس میں جماعت احمدیہ عالمگیر اور خصوصی طور پر جماعت احمدیہ گھانا کی تاریخی تصاویر، خلفاء کرام کے دورہ جات کی تصاویر، قرآن کریم کے مختلف تراجم، جماعتی لٹریچر، ریویو آف ریلیجنز کے بارے میں معلوماتی سلائیڈز، ایم ٹی اے افریقہ کے بارے میں ڈاکومینٹری شامل تھی۔ جس سے مہمانوں اور نئی نسل نے بہت استفادہ کیا اور احباب جماعت نے قرآن کریم اور دوسری جماعتی کتب بھی خریدیں۔

وصیّت اور AIMS

نمائش کے سامنے دفتر وصیّت گھانا نے اپنا ٹینٹ لگایا تھا جہاں نظام وصیّت کے بارے میں معلوماتی چارٹ لگائے تھے۔ موصیان کو ان کے ریکارڈ کے بارے فوری معلومات مہیّا کرنے اور اسی طرح احباب جماعت کو نظام وصیّت کے بارے میں معلومات مہیّا کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ گاہ کے داخلی راستہ کے سامنے دائیں جانب AIMS ڈیپارٹمنٹ نے بھی احباب جماعت کی معلومات کے لئے علیحدہ ٹینٹ لگایا تھا جہاں چندہ دہندگان کے ذاتی ریکارڈ، AIMS نظام کے بارے میں معلومات مہیّا کئے جانے کا اور جن احباب کی رجسٹریشن نہیں ہوئی ان کی رجسٹریشن کا انتظام بھی تھا۔

وقف نو گھانا

شعبہ وقف نو گھانا نے اپنا ٹینٹ لگایا جہاں وقف نو تحریک کے بارے میں معلوماتی چارٹ لگائے گئے تھے۔ واقفین نو اور ان کے والدین یا ایسے والدین جو مستقبل میں اپنے بچوں کو وقف کرنے کے خواہشمند ہیں سٹال پر تشریف لاتے رہے اور انھیں وقف نو سکیم کی اہمیت اور اسکی تفصیلات کے بارہ میں آگاہ کیا جاتا رہا۔ شعبہ وقف نو نے سٹال پر بعض سووینئرز بھی رکھے تھے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل مکرم امیر صاحب گھانا نے تمام شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور حسب ضرورت ناظمین کو ہدایات دیں۔ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی تمام واقفین سلسلہ اور مرکزی سٹاف اور ان کی فیملیز کے کھانے کا علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا۔ آپ نے اس کا جائزہ لیا۔ اسی طرح جلسہ گراؤنڈ میں اجتماعی و انفرادی رہائشوں کا بھی جائزہ لیا۔

....

جلسہ کے ایام میں شعبہ تربیت کے کارکنان احباب کو جلسہ کی کارروائی اور نمازوں میں شمولیت کی تلقین کرتے رہے۔ علاوہ ازیں رات کو بروقت سونے اور صبح نماز تہجد اور نماز فجر کے لئے بیدار کروانے کی ذمہ داری بھی بڑے احسن رنگ میں سرانجام دی۔

شعبہ پارکنگ کے مستعد کارکنوں نے ان تین ایام میں عمدہ رنگ میں پارکنگ کا کام سنبھالے رکھا اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا نیز مجلس خدام الاحمدیہ کے مستعد اور چاق و چوبند نوجوان نہایت محنت اور لگن سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

شعبہ طبّی امداد نے جہاں باقاعدہ ایک بیرک میں مریضوں کی دیکھ بھال کا انتظام کیا تھا وہاں نیشنل ہیلتھ انشورنس نے بھی اپنا سٹال لگایا تھا تا کہ احباب جماعت سہولت کے ساتھ نیشنل ہیلتھ انشورنس کی رجسٹریشن کروا سکیں۔

عطیہ خون

امسال خون کے عطیات دینے کا بھی خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ اللہ کے فضل سے کل 1156 خون کی بوتلوں کا عطیہ دیا گیا۔

حسب روایت بہت سے احباب نے مقام جلسہ میں ہی پرائیویٹ خیمہ جات میں رہائش رکھی۔ بعض احباب نے مقامی ہوٹلوں میں قیام کیا جبکہ جماعتی طور پر ریجنز کے اعتبار سے خواتین اور مرد حضرات کی علیحدہ علیحدہ رہائشگاہیں بھی تیار کی گئی تھیں۔ جلسہ میں شامل ہونے والے لوگوں کے عمومی تاثرات میں عبادت کی طرف توجہ، اتحاد و یگانگت اور تبلیغ کے لئے ایک جوش نظر آتا تھا۔ احباب و خواتین اور بچوں کی ایک بڑی تعداد صبح اجتماعی نماز تہجد اور دیگر نمازوں میں شامل ہوتی رہی اور دروس و تقاریر کو انہماک سے سنتی رہی۔ صفائی، کھانے کے انتظامات اور بازار کی صورت حال میں بھی بہت بہتری نظر آئی۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ گھانا کے اس جلسہ سالانہ کو بہت مبارک فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

☆...☆...☆

ہفت روزہ **الفضل انٹرنیشنل کا**

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ : تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک : پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

نیوزی لینڈ کے شہر کرائس چرچ میں قرآن کریم کی کامیاب نمائش
باوجود سخت مخالفت کے متعدد افراد کی شرکت

(رپورٹ: مبارک احمد خان)

نیوزی لینڈ کے لوگ یورپ کی طرح اسلام کے بارہ منفی خیالات رکھتے ہیں جس کی وجہ ان کے پادری اور متعصب میڈیا ہے۔ اس ماحول میں قرآن کریم کی نمائش کرنا اور یہاں کے عوام کو نمائش میں لانا جُوئے شیر لانے سے کم نہیں۔

جماعت احمدیہ قرآن کریم سے نہ صرف خود محبت کرتی ہے بلکہ ہمیشہ کوشش کرتی ہے کہ ہر ملک کے لوگ اس کی خوبصورت تعلیم کو جانیں اور اسے قبول کریں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ نے سب سے پہلے قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کئے تا کہ مقامی لوگ اسے خود پڑھ کر سمجھ سکیں۔ نیوزی لینڈ جماعت نے بھی 2013ء میں ماؤری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل کر لیا۔ اور اس کے نسخے ماؤری لوگوں میں مفت تقسیم کئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عظیم منصوبہ کے تحت، نیوزی لینڈ جماعت نے بھی قرآن کریم کی نمائش کا سلسلہ 2013ء سے شروع کیا اور اس وقت تک بارہ نمائشیں لگا چکی ہے۔

آغاز میں جماعت آکلینڈ شہر ہی میں نمائش لگاتی تھی لیکن حضور انور ایدہٗ اللہ تعالیٰ کی ہدائت پر آکلینڈ کے قریب چھوٹے قصبوں میں نمائش شروع کی گئی جو کافی کامیاب رہی۔ چنانچہ مجلس انصاراللہ نے اگلی نمائش کرائس چرچ (Christchurch) میں لگانے کا فیصلہ کیا۔ یہ ایک غیر معمولی قدم تھا کیونکہ یہ شہر آکلینڈ سے ایک ہزار میل کے فیصلہ پر ہے۔ وہاں پر قرآن کریم کے تراجم کے نسخے، باقی سامان اور مناسب تعداد میں احمدی احباب کو لے جانا ہماری چھوٹی سی جماعت کے لئے بہت مشکل نظر آ رہا تھا اور اخراجات بھی معمول سے کہیں زیادہ ہونے کا اندازہ تھا۔ اس کے علاوہ اس شہر میں، جیسا کہ اس کے نام سے ہی پتہ چلتا ہے، لوگوں کو نمائش کے لئے آمادہ کرنا مشکل ترین کام تھا۔

لیکن ہمارا تجربہ ہے کہ جتنا مشکل کام ہو اتنی ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ایسے کاموں کی تکمیل میں شامل ہو جاتی ہے۔ جماعت کی ورکنگ کمیٹی نے سیکرٹری تبلیغ مکرم مبارک منہاس صاحب کی قیادت میں میڈیا کے استعمال کی حکمت عملی اختیار کی۔ ایک تو فیس بُک پر اشتہار کے ذریعہ مقامی آبادی کو ٹارگٹ کیا گیا۔ اس سے 2489 لوگوں تک پیغام پہنچا جن میں سے 173 لوگوں نے مزید معلومات کے لئے رابطہ کیا۔ کچھ لوگوں نے اپنے تأثرات لکھے اور کچھ لوگوں نے اپنے آنے کی تصدیق کی۔ دوسرا طریق یہ استعمال کیا گیا کہ ای میل کے ذریعہ اہم شخصیات جیسے ممبران پارلیمنٹ، یونیورسٹی پروفیسرز اور چرچ لیڈرز (پادریوں) کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ اس کے علاوہ بعض لوگوں کو فون کر کے دعوت دی۔ اس کے علاوہ ''TheTrue Islam'' کی ویب سائٹ سے مقامی لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ تقریب سے ایک ہفتہ پہلے میڈیا سے رابطہ کیا گیا۔ اخبارات کے صحافیوں کو فنکشن کی اہم تفصیلات پریس ریلیز کی صورت میں ای میل کی گئیں اور ایڈیٹرز کو فون کر کے اس فنکشن کی اہمیت کے بارہ میں بتایا گیا۔ اس طرح نامور اخبارات نے دلچسپی لی اور اس تقریب کے بارہ میں آرٹیکل لکھے۔ نیوزی لینڈ کے جنوبی جزیرہ کے مشہور اخبار دی پریس (The Press) جس کی روزانہ تعداد اشاعت 155000 سے زیادہ ہے، نے مولانا مستنصر قمر صاحب کا انٹرویو لیا اور تصویر کے ساتھ 12 فروری کو شائع کیا۔ انہوں نے اس انٹرویو کی اہمیت کے پیش نظر اس کو آن لائن بھی شائع کر دیا۔ اسی طرح انڈین نیوزلنک نے بھی بہت اچھی کوریج دی۔

جمعرات 15 فروری، یعنی تقریب نمائش سے دو دن قبل، نیوزی لینڈ کے مشہور ریڈیو سٹیشن نیوز ٹاک زیڈ بی (Newstalk ZB) نے مولانا مستنصر قمر صاحب کا براہ راست انٹرویو لیا۔ اس میں اسلام کے بارہ میں سوالات کے جوابات دیئے گئے اور جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ نیز قرآن کریم کی نمائش اور سیمینار کی تفصیلات بتانے کا موقع ملا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے توقع سے کہیں بڑھ کر پبلسٹی ہوئی۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ نے بالکل مفت میں کروا دیا۔ نمائش میں شامل ہونے والوں کی اکثریت اس میڈیا کوریج کی وجہ سے آئی۔

ان ذرائع سے جہاں عام پبلک کو قرآن کی اس نمائش کے بارہ میں معلومات موصول ہوئیں وہاں پر حاسد اور معاند لوگ بھی فعّال ہو گئے۔ انہوں نے فیس بک پر اس تقریب کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا۔ چند لوگوں نے تقریب کے خلاف احتجاج کرنے اور رکاوٹ ڈالنے کی دھمکیاں بھی دیں۔ حفاظتی اقدام کے طور پر پولیس کو مطلع تو کر دیا گیا لیکن ہمارا توکّل ہمیشہ سے دعا پر ہے کہ اللہ تعالیٰ خود حفاظت فرمائے گا۔ الحمد للہ کسی قسم کی کوئی پریشانی پیش نہیں آئی۔ کچھ شر پسند آئے ضرور لیکن سوالات پوچھ کر اور سیمینار سن کر چلے گئے۔ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کر دی اور جو غلط فہمیاں ان کے ذہن میں تھیں وہ دُور ہو گئیں۔

نمائش قرآن کریم کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم انس رحیم صاحب نے کی۔ اس کے بعد ممبر پارلیمنٹ ڈاکٹر ڈنکن ویب (Dr. Duncan Webb) نے فیتہ کاٹ کر اس کا افتتاح کیا۔ ڈاکٹر ڈنکن نے اسلامی تعلیمات کے کچھ خوبصورت پہلوؤں کے بارہ میں بات کی اور کہا کہ اخبارات میں جو یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام ایک انتہا پسند مذہب ہے، ہمیں ایسی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ ہمیں اس بات کو تسلیم کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ جیسے مسلمان جو ہماری کمیونٹی کا حصہ ہیں ایک امن پسند اسلام کی تعلیم کو پیش کر رہے ہیں۔

مکرم بشیر خان صاحب، نیشنل صدر جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ، نے کہا کہ ہم یہاں پر قرآن کریم کی نمائش اس لئے کر رہے ہیں کہ عوام کو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم سے روشناس کروایا جائے تا کہ اسلام کے بارہ میں ان کی غلط فہمیاں دُور ہو جائیں۔

آپ کے بعد ممبر پارلیمنٹ پوٹو ولیمز (Poto Williams) نے اپنے ایڈریس میں محبت اور باہمی افہام و تفہیم کی اہمیت کی وضاحت کی اور کہا کہ ہمیں آپس میں محبت اور پیار سے رہنا چاہئے۔ بعد میں انہیں بتایا گیا کہ ہماری جماعت کا مشہور ماٹو ہے ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں'' جو انہیں بہت پسند آیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پارلیمنٹ کے ممبران، کونسلرز، مذہبی علماء اور مختلف پس منظر کے لوگوں سمیت 110 لوگ نمائش میں شرکت کے لئے آئے۔ ہال کو مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا جن پر مختلف موضوعات کے متعلق اسلامی تعلیم اور قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ درج تھا۔ ہال کے درمیان میں مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم رکھے ہوئے تھے۔ آنے والے ان کو بہت شوق سے دیکھتے اور پوسٹر پر دی ہوئی اسلامی تعلیم کے اقتباسات پڑھ کر بہت متأثر ہوتے۔ قرآن کریم کا ماؤری زبان کا ترجمہ خصوصی دلچسپی کا حامل رہا۔ بہت سے لوگوں نے اسلام میں عورتوں کے حقوق، دہشت گردی، انتہا پسندی اور اسلامی عقائد کے بارہ میں سوالات پوچھے۔

ہر دو گھنٹے کے وقفہ پر آنے والے لوگوں کے لئے ایک سیمینار کیا جاتا جس میں اسلامی تعلیم اور قرآن کریم کے بارہ میں اہم اعتراضات کی تفصیل بتائی جاتی۔ لوگوں کے سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے جاتے۔

آنے والے لوگوں میں کچھ مقامی مسلمان بھی تھے جنہوں نے اس نمائش کو بہت سراہا۔ اسی طرح عیسائی اور

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

احمدیہ ہسپتال سویڈرو غانا میں توسیع منصوبے کا افتتاح
ناصرہ میٹرنٹی ونگ اور امام صالح آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی شاندار تقریب

(رپورٹ: عبدالسمیع خان)

غانا کے سنٹرل ریجن میں دارالحکومت اکرا سے 2 گھنٹے کی ڈرائیو پر ایک درمیانہ سا شہر سویڈرو (Swedru) ہے جہاں جماعت کی طرف سے ایک ہسپتال قائم ہے جو صبح و شام اہل غانا کی شاندار خدمت کر رہا ہے۔ اس کے انچارج ڈاکٹر صاحبزادہ رفیع خان صاحب ہیں جو مجلس نصرت جہاں کے تحت پانچ سال سے یہاں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ مارچ 2017ء میں اس ہسپتال میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے ہسپتال کی تقدیر بدل دی۔ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت میٹرنٹی وارڈ میں صرف 11 بستروں کی گنجائش تھی۔ ایک حاملہ خاتون ہسپتال میں بچے کو جنم دینے کے لئے داخل ہوئیں تو سارے بستر بھرے ہوئے تھے۔ انہیں کہا گیا کہ کہیں اور جا کر علاج کرا لیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ میں فرش پر لیٹنے کے لئے بھی تیار ہوں کیونکہ اس ہسپتال میں تسلی بخش علاج ہوتا ہے۔

ان دنوں ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر یا انچارج مکرم ڈاکٹر رفیع خان صاحب کی والدہ مسز ایس ناز محمد ایڈوکیٹ بھی سویڈرو بیٹے کے پاس آئی ہوئی تھیں۔ ان تک یہ واقعہ پہنچا تو ان کے دل میں بڑا درد پیدا ہوا۔ انہوں نے بیٹے سے کہا کہ میٹرنٹی وارڈ میں اضافہ کیا جائے جس کا خرچ وہ برداشت کریں گی۔ اس کے بعد حقیقت میں یہ سارا خاندان اس خواب کی تکمیل میں جُت گیا۔ طے پایا کہ ایک پرانے سٹور اور بعض دیگر ناقابل استعمال جگہوں کو کام میں لا کر ایک نیا وسیع میٹرنٹی ونگ تعمیر کیا جائے جس میں تمام ضروری سہولتیں مہیا کی جائیں۔

تمام جماعتی اور قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے کام کا آغاز ہوا اور گو مسز ناز ملک سے باہر چلی گئیں۔ مگر وہ دلی طور پر اس سارے منصوبے میں دلچسپی لیتی رہیں اور جنوری 2018ء میں ان کا خواب پایہ تکمیل کو پہنچا تو وہ پھر غانا تشریف لے آئیں۔ یکم فروری 2018ء کو اس شاندار منصوبے کا افتتاح مکرم امیر صاحب غانا نے فرمایا۔ ان کی صدارت میں پروقار تقریب ایک بجے دوپہر شروع ہوئی جس میں قریباً 400 مہمانوں نے شرکت کی اور احمدی معززین کے علاوہ مقامی اور مرکزی اور ریجنل عمائدین نے بھرپور حصہ لیا۔

تقریب کا اہتمام ہسپتال کے احاطے میں ہی کیا گیا تھا۔ تلاوت کے بعد ڈاکٹر رفیع خان صاحب نے منصوبہ کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ میٹرنٹی ونگ میں 21 بستروں کی گنجائش ہے اور ڈیلوری کے لئے جدید سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ اس وارڈ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی والدہ محترمہ حضرت ناصرہ بیگم صاحبہ کے نام پر ناصرہ میٹرنٹی ونگ رکھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اس کے ساتھ ہی آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ بھی بنایا گیا ہے اور مریضوں کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرز میں رکھا جائے گا۔ اس طرح یہ ہسپتال پیپر فری ہسپتال بن جائے گا۔ تعارفی تقریر کے بعد تمام حاضرین نے میٹرنٹی ونگ اور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کا وزٹ کیا۔ اس کا نام امیر صاحب غانا کے والد صاحب کے نام پر صالح آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ رکھا گیا ہے۔

اس کے بعد متعدد مہمانوں نے اور آخر پر امیر صاحب نے تقریر کی۔ سب معززین نے اس کاوش کو سراہا اور ساری فیملی کا شکریہ ادا کیا۔ انچارج ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اس وقت تو یہ ہسپتال علاقے کا اوّل نمبر کا ہسپتال ہے انشاء اللہ جلد ہی یہ غانا کے اعلیٰ درجہ کے ہسپتالوں میں شمار ہو گا۔ تقریب میں شریک ہونے والے مہمانوں، ہسپتال کے عملہ، تعمیراتی کام انجام دینے والوں اور مختلف شعبوں میں مدد کرنے والے افراد میں انعامات اور تحائف تقسیم کئے گئے اور دعا کے بعد سب حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔

معززین اور مقررین کی طویل فہرست میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔ ممبر آف پارلیمنٹ، میونسپل چیف ایگزیکٹو، میونسپل ڈائریکٹر اگونا ویسٹ اسمبلی، ڈپٹی ریجنل ڈائریکٹر ہیلتھ، ڈائریکٹر فارمیسی سنٹرل ریجن، ڈویژنل پولیس کمانڈر، میونسپل ڈائریکٹر ہیلتھ، مینیجر غانا واٹر کمپنی، مینیجر غانا ریونیو اتھارٹی، مینیجر لمز کلینک، ایڈمنسٹریٹر سالویشن آرمی پولی کلینک۔

اسی طرح ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے نمائندگان نے شرکت کی، فلم بنائی اور انٹرویوز لئے بعد میں 2 ٹیلی ویژن سمیت کل 7 اخبارات وغیرہ میں اس کی خبریں اور ویڈیوز دکھائی گئیں۔

اس تمام منصوبے پر 3 لاکھ پچاس ہزار غانین سی ڈیز خرچ آیا ہے جو ڈاکٹر رفیع صاحب کی فیملی نے برداشت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور ہسپتال کو اعلیٰ روایات قائم کرنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

Morden Motor(UK)

Specialists in

Electrical & Mechanical **Repairs &**

Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C

All Makes & Models

Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**

Contact: Nusrat Rai@ 07809119621

E: mordenmotor@yahoo.com

بقیہ: خطاب حضور انور... از صفحہ نمبر 20

گنی کناکری کے ایک لوکل معلم شریف صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن صبح نماز تہجد میں مَیں نے خوب دعا کی کہ اللہ ہمیں اس راستے پر لے جا جہاں لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے منتظر ہوں۔ کہتے ہیں چنانچہ صبح اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے ایک راستے پر چل پڑے۔ راستے میں کئی گاؤں نظر آئے لیکن ہم کہیں نہیں رکے۔ خدائی تقدیر ہی ہمیں لے کر جا رہی تھی۔ چنانچہ ایک گھنٹہ موٹر سائیکل پر چلنے کے بعد ہمیں ایک گاؤں نظر آیا جس کا نام 'گار' (GAR) تھا۔ اس گاؤں میں داخل ہونے کے بعد جو پہلا شخص ہمیں ملا اس سے ہم نے اپنے آنے کی غرض بیان کی۔ اس پر اس نے بتایا کہ مَیں مسجد کمیٹی کا ممبر ہوں اور اس گاؤں والے بہت عرصے سے جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی آمد کے منتظر تھے۔ آپ میرے ساتھ مسجد چلیں باقی باتیں امام کی موجودگی میں ہوں گی چنانچہ ہم مسجد میں چلے گئے۔ نماز ظہر پر جب لوگ جمع ہو گئے تو تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ جب انہیں امام مہدی علیہ السلام اور مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا بتایا تو امام سمیت گاؤں کے سارے لوگ کہنے لگے کہ ہم تو آپ لوگوں کے بہت دیر سے منتظر تھے۔ اس دور دراز گاؤں میں آپ کی آمد ہی ہمارے لئے معجزہ سے کم نہیں ہے۔ ہم لوگ آپ کے ساتھ ہیں اور یہ بات ہم زبان سے نہیں کہہ رہے بلکہ یہ ہمارے دل کی آواز ہے۔ وہ اس بات کو مسلسل دہراتے رہے۔ کہتے ہیں کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اس علاقے میں تین ہزار کے قریب بیعتیں ملیں۔

اسی طرح اور بہت سارے ممالک کی رپورٹس میں ذکر ہے۔ اب مَیں ان کا ذکر چھوڑ رہا ہوں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی بنی بنائی مساجد

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد۔ جماعت کو دوران سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ان کی مجموعی تعداد 417 ہے جن میں سے 155 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 262 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل کافی لمبی ہے۔ مختلف ممالک میں کینیڈا میں، آسٹریلیا میں، جرمنی میں، ہندوستان میں اور لائبیریا میں۔ افریقہ کے مختلف ممالک ہیں۔ گیمبیا میں تنزانیہ میں مساجد ملی ہیں۔

مساجد کے تعلق سے بعض واقعات ہیں۔ ایک دو پیش کرتا ہوں۔ امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں 'ناؤبر' (Naabur) کے تمام لوگ لامذہب تھے اور اب یہ سارا گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حقیقی اسلام اور احمدیت کی آغوش میں آ چکا ہے۔ پہلے اس گاؤں میں کوئی مسجد نہیں تھی جس پر ہمارے معلم نے پتھروں کی حد بنا کر نماز کے لئے جگہ مختص کر دی اور لوگوں کو مسجد کے آداب سکھائے اور بتایا کہ اس کے اندر جوتے اتار کر عبادت کرنی ہے۔ اس پر گاؤں کے بچوں نے اپنے گھروں میں بھی پتھروں سے جگہ مختص کر کے وہاں نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔ اور پھر تمام گاؤں والوں نے وقار عمل سے مٹی کی مسجد تعمیر کی اور اس میں نمازیں ادا کرنے لگے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

امیر صاحب کانگو لکھتے ہیں کہ مسجد بیت الاسلام کے افتتاح کے موقع پر جماعت اہل سنّت کے امام صاحب نے کہا کہ مَیں پہلے چاہتا تھا کہ اس شہر میں کسی صورت میں بھی جماعت احمدیہ کی مسجد نہ بن سکے۔ اسی لئے مَیں نے مسجد کا کام رکوانے کے لئے کافی کوشش بھی کی۔ مگر آج اسلام احمدیت کا حقیقی چہرہ دیکھ کر میرا خیال بدل گیا ہے۔ آج مَیں نے حقیقی اسلامی روح احمدیوں میں دیکھی اور محسوس کی ہے۔ مَیں اللہ سے اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔

بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ پوبے ریجن کے ایک گاؤں ٹیفی (Teffi) میں تقریباً دس سال قبل جماعت قائم ہوئی تھی اور تب سے ہی مخالفین کوششوں میں لگے ہوئے تھے کہ وہاں سے جماعت ختم کی جائے۔ دوران سال ایک عرب تنظیم کے نمائندے اس گاؤں میں گئے اور کہنے لگے کہ آپ لوگ دس سال پہلے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور ابھی تک جماعت احمدیہ نے آپ کو صرف کچی مسجد بنا کر دی ہے۔ اگر آپ لوگ جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں تو ہم آپ کو ایک پکّی اور بڑی مسجد بنا کر دیں گے۔ مگر گاؤں کے تمام احمدی افراد نے ان کی اس پیشکش کو مسترد کر دیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ اور معلم گزشتہ دس سال سے اس جنگل میں آ رہے ہیں اور ہماری تربیت کرتے اور ہر خوشی غمی میں شریک ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی ہمیں اصل اسلام کا چہرہ نظر آیا ہے۔ چنانچہ وہ مخالف وہاں سے ناکام ہو کر واپس چلے گئے اور اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہاں پکّی مسجد تعمیر کرنے کی بھی توفیق مل گئی۔

گنی کناکری کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ جب ہم وہاں پہنچے تو پتا چلا کہ جماعت کے مخالف گروپ نے پورے علاقے کے مولویوں کو ہمارے آنے سے پہلے ہی دعوت دے رکھی تھی۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ ان کا ارادہ ہم پر پتھراؤ وغیرہ کرنے کا بھی تھا لیکن انہیں ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ مخالفین کہنے لگے کہ ہمیں کسی مسجد کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا ہم وہاں سے واپس آ گئے۔ لیکن دل بہت پریشان اور دکھی تھا۔ ابھی اس بات پر دو دن نہیں گزرے تھے کہ ہمیں ایک اور علاقہ کویا (Coyah) سے دعوت ملی کہ ہم وہاں جماعت کا پیغام پہنچانے کے لئے آئیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ایک بڑی تعداد میں لوگ ہمارے منتظر تھے جس میں علاقے کے امام بھی شامل تھے۔ ان کو تفصیل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور ان پر ایمان لانے کے لئے قرآن و حدیث سے دلائل دیئے تو وہ تمام افراد بشمول امام، جماعت میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو گئے اور قریب ہی ایک مسجد جو کہ زیر تعمیر تھی وہ قانوناً جماعت کے نام کر دی گئی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک مضبوط جماعت بھی قائم ہو گئی۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال 131 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا اور مشن ہاؤسز کی کل تعداد اب 2607 ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں مشن ہاؤسز کا قیام عمل میں آیا۔ جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز وقار عمل ہے۔ اکثر مساجد اور مشن ہاؤسز اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقار عمل کے ذریعہ بنائے گئے۔ چنانچہ اس سال چھیانوے ممالک سے موصولہ رپوٹ کے مطابق کل 71 ہزار 474 وقار عمل کئے گئے جن کے ذریعہ 24 لاکھ 27 ہزار سے اوپر یو ایس ڈالر کی بچت ہوئی۔

وکالت تصنیف یوکے

وکالت تصنیف یوکے (UK) کے تحت نئے تراجم کی اشاعت ہوئی۔ اس سال قرآن کریم کا ڈوگری زبان میں ترجمہ پہلی مرتبہ قادیان سے تیار ہو کر طبع کروایا گیا۔ ڈوگری زبان ہندوستان کے صوبہ جموں اور کشمیر میں بولی جاتی ہے۔ یہ ترجمہ تفسیر صغیر کے ترجمہ پر مشتمل ہے۔ قرآن کریم کا مکمل ترجمہ اب 74 زبانوں میں طبع کیا جا چکا تھا اور یہ ترجمہ پہلے ہو چکا تھا اب یہ ملا کر کُل 75 زبانوں میں ترجمہ قرآن کریم مکمل ہو چکا ہے۔

قرآن کریم کے چائینیز ترجمہ کی نظر ثانی کر کے دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کا جاپانی ترجمہ بھی بعض درستیاں کر کے دوبارہ تیار کیا گیا ہے۔ جاپانی ترجمہ میں ہمارے جاپانی احمدی محمد اویس کوبایاشی صاحب نے بڑے اخلاص اور محنت سے پانچ سال میں یہ کام مکمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔

تراجم کتب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف 'حجۃ الاسلام' کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح 'حقیقۃ المہدی' کا اردو اور عربی حصہ کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے۔ 'عصمت انبیاء' کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ The Life and Character of the Seal of Prophets۔ سیرۃ خاتم النبیینؐ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی جو کتاب ہے اس کے پہلے دو حصوں کا انگریزی ترجمہ تھا۔ اب اس کے تیسرے حصہ کا بھی ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

پھر اسی طرح اور لٹریچر ہے جماعت کے مختلف علماء کا، ان کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے۔

'فتح مباہلہ یا ذلتوں کی مار' کتاب تھی اس کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے۔ جلال الدین صاحب شمس کی تصنیف Where did Jesus die? اس تصنیف کے کئی ایڈیشن کئی زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ موجودہ ایڈیشن میں کتاب میں بائبل کے حوالہ جات شامل کئے گئے ہیں انہیں ٹھیک کیا گیا ہے۔ 'عرفان ختم نبوت' کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک عیسائی کی طرف سے ایک گندی اور دل آزار کتاب 'امہات المؤمنین' شائع کئے جانے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کتاب 'البلاغ' لکھی تھی جس میں مسلمانوں کی اس حوالے سے رہنمائی فرمائی کہ ان کے اعتراض کا مؤثر رنگ میں جواب تیار کر کے شائع کروانا چاہئے۔ اس کتاب کا پورا نام 'البلاغ' یا 'فریاد درد' ہے۔ ایک حصہ اردو میں ہے اور دوسرا حصہ عربی میں۔ اس کتاب کو عربی احباب کے استفادہ کے لئے اس سال شائع کیا گیا ہے۔

فرنچ کتب 'پیغام صلح'، 'گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'، 'کشتی نوح'، 'الوصیت' وغیرہ شائع ہوئیں۔

رشین میں کچھ کتب اور بعض میرے ایڈریس اور تقریریں شائع کی گئیں۔

سواحیلی ڈیسک میں 'اسلامی اصول کی فلاسفی'، 'استفتاء'، 'لیکچر لاہور'، 'معیار المذاہب'، 'سناتن دھرم'، 'پیغام صلح' وغیرہ شائع کی گئیں۔

بنگلہ ڈیسک کے تحت 'براہین احمدیہ' حصہ اول و دوم اور 'نشان آسمانی' کا ترجمہ کیا گیا۔

وکالت اشاعت (طباعت)

بچوں کی بعض کتب شائع کی گئیں اور اس طرح دوسرا مختلف لٹریچر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 112 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دوران سال 690 مختلف کتب 59 زبانوں میں شائع کی گئیں جن کی تعداد ستّر لاکھ بتیس ہزار ایک سو انیس (70,32,119) ہے اور ان کی تفصیل ہے۔

جماعتوں کے ذریعہ فری لٹریچر کی تقسیم

جماعتوں کے ذریعہ فری لٹریچر کی تقسیم۔ مختلف ممالک میں مختلف عناوین پر مشتمل 2 ہزار 667 کتب، فولڈرز اور پمفلٹ ستّر لاکھ تہتّر ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم کئے گئے۔ کل تقریباً پونے دو کروڑ افراد تک اس طرح پیغام پہنچا۔

وکالت اشاعت (ترسیل)

دوران سال لندن سے مختلف اکاون زبانوں میں تین لاکھ اسّی ہزار سے زائد تعداد میں کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی گئیں۔

قادیان سے مختلف ممالک کو کتب کی ترسیل

قادیان سے دوران سال آٹھ ممالک کو ان کی لائبریریز اور دیگر ضروریات کے لئے کتب بھجوائی گئیں۔

ریجنل اور مرکزی لائبریوں کا قیام

دنیا کے 79 ممالک سے آمدہ رپورٹ کے مطابق 421 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا مختلف ممالک میں قیام ہو چکا ہے جن کے لئے لندن اور قادیان سے کتب بھجوائی گئیں۔

رقیم پریس یوکے اور افریقہ کے مختلف ممالک میں احمدیہ پریس

رقیم پریس یوکے (UK) اور جو افریقہ کے مختلف پریس ہیں ان میں اس سال چھپنے والی کتب کی تعداد تین لاکھ پینتالیس ہزار سے اوپر ہے۔ الفضل انٹرنیشنل رقیم پریس سے شائع ہوتا ہے۔ جماعتی رسائل ہیں، میگزین ہیں، پمفلٹ، لیف لیٹس اور مختلف فولڈرز وغیرہ۔ بعض کتب بھی شائع کی گئیں۔

اسی طرح افریقہ کے جو پرنٹنگ پریس ہیں ان میں کتب کی مجموعی تعداد چھ لاکھ اٹھتیس ہزار ہے۔ رسائل اخبارات اور دوسرے لٹریچر کی تعداد پینتیس لاکھ ہے۔

نمائش، بک سٹال اور بک فیئرز

موصولہ رپورٹ کے مطابق 9 ہزار 471 نمائشوں کے ذریعہ 16 لاکھ 33 ہزار سے اوپر افراد تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ 12 ہزار 534 بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ 18 لاکھ 70 ہزار سے اوپر افراد تک پیغام حق پہنچا۔

نمائشوں کے حوالہ سے واقعات اور لوگوں کے تأثرات

نمائشوں کے ذریعہ جو واقعات ہیں ان میں ایک بیان کرتا ہوں۔ سیکرٹری تبلیغ نیڈم ہاؤزن (Niedemhausen) جرمنی لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک نمائش کا انعقاد کیا جس پہ بہت سارے جرمن مہمان آئے اور ان میں سے بعض نے اپنے تأثرات کا اظہار بھی کیا۔ کچھ مہمانوں نے کہا کہ یہاں آنے سے پہلے انہیں بہت

خوف تھالیکن اب یہاں سے واپس جاتے وقت دل کو تسلی ہوئی ہے۔ایک جرمن مہمان نے کہا کہ میرے ذہن میں اسلام کی غلط تصویر تھی لیکن اب وہ ٹھیک ہوگئی ہے۔نمائش دیکھنے اور اسلامی تعلیمات کو جاننے کے بعد میرے اور میری اہلیہ کے دل میں اب اسلام کے بارے میں کوئی خوف نہیں رہا۔ متعدد مہمانوں نے اس بات کا کھل کر اظہار کیا کہ میڈیا کی اسلام کے بارے میں غلط تشریحات کی وجہ سے اسلام کو دہشتگردی اور سفّاکیت کا مذہب سمجھا جاتا ہے اور میڈیا نے اسلام کو داعش کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔لیکن آج ہمیں اسلام کی یہ خوبصورت اور پُرامن تعلیم کا پتا چلا ہے۔ہمیں جہاد کی حقیقت کا پتا چلا ہے۔ ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ کا پیغام دنیا میں سب سے طاقتور ہے۔ایک بوڑھا شخص نمائش دیکھنے کے لئے آیا اس نے ہمیں ایک پرانا جماعتی دعوت نامہ اور قرآن مجید دکھایا اور بتایا کہ وہ جماعت کے تیرھویں جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر موجود تھا اور آج وہ جماعت کی ترقیات سے بہت خوش ہے۔

بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ بعض واقعات

کولون میں ایک عمر رسیدہ جرمن شخص آیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے بتایا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ پچاس سال بعد جرمنی کا نام کیا ہوگا۔ پوچھنے پر کہنے لگا کہ آج سے پچاس برس بعد جرمنی کا نام اسلامی جمہوریہ جرمنی ہوگا۔

ایک خاتون کولون میں چھٹیاں منا کر اپنے خاوند اور بچوں کے ہمراہ واپس جا رہی تھی۔اس نے ہمارا تبلیغی سٹال دیکھا تو ادھر آ گئی۔اس خاتون نے بتایا کہ اس نے جماعت احمدیہ کی مسجد کی افتتاحی تقریب میں بھی شرکت تھی اور امام جماعت کی تقریر سنی تھی اور بہت متأثر ہوئی تھی۔ موصوفہ کہنے لگی کہ آپ لوگ بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور امن کے لئے کام کر رہے ہیں۔

فجی کے شہر ’سِنگاٹوکو‘ میں بک سٹال لگایا گیا۔اس کے ذریعہ ایک لوکل فجیین لوکے (Loke) صاحب کے ساتھ رابطہ ہوا اور پھر ان کے ساتھ تبلیغی نشستیں ہوتی رہیں جس کے نتیجہ میں موصوف نے اپنے بچوں سمیت بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی۔

پٹیالہ یونیورسٹی میں بک فیئر کے موقع پر غیر احمدی طلباء جو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ہمارے سٹال پر آئے اور ہماری کتب کا مشاہدہ کیا۔ ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا اور جماعتی ویب سائٹ کا ایڈریس دیا گیا۔ اگلے دن یہ طلباء دوبارہ ہمارے سٹال پر آئے اور اس بات کا اظہار کیا کہ انہوں نے رات ہماری ویب سائٹ پر وزٹ کیا اور انہیں سمجھ آ گئی کہ جماعت کے بارے میں جو باتیں بتائی جاتی ہیں ان میں کوئی صداقت نہیں اور آپ کی جماعت درحقیقت سچی جماعت ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسلام کے تعلق سے بہت سی کتب خریدیں۔ نیز اس بات کا وعدہ کیا کہ انشاء اللہ ہم قادیان بھی ضرور آئیں گے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کا جو منصوبہ تھا اس سال چھیانوے ممالک میں مجموعی طور پر ایک کروڑ بیس لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور اس کے ذریعہ سے اڑھائی کروڑ کے قریب افراد تک پیغام پہنچا۔ ان میں جرمنی سرفہرست ہے پھر یوکے ہے۔ پھر سپین، میکسیکو وغیرہ۔کینیڈا۔ہالینڈ پھر امریکہ، بیلجیئم۔

جامعہ یوکے کے جو فارغ التحصیل طلباء ہیں ان کو سپین بھجوایا جاتا ہے۔اس سال سات لاکھ انتالیس ہزار کے قریب انہوں نے لیف لیٹس تقسیم کئے۔اور اسی طرح میکسیکو اور گوئٹے مالا میں بھی فلائرز کی تقسیم ہوئی۔ وہاں بھی جامعہ کینیڈا طلباء جاتے ہیں۔انہوں نے دولاکھ سے اوپر لیف لٹس کی تقسیم کی۔

لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران بعض واقعات جو پیش آئے۔آسٹریلیا میں پریس اینڈ میڈیا کے انچارج لکھتے ہیں کہ جب جماعت نے تسمانیہ میں لیف لیٹس تقسیم کئے تو آسٹریلیا کے ایک بڑے نیشنل ٹی وی چینل اے بی سی(ABC) نے اسے خوب نشر کیا اور آسٹریلیا بھر میں یہ نیوز دکھائی گئی۔ چنانچہ ویسٹرن آسٹریلیا کے دور دراز کے ایک چھوٹے سے قصبہ سے ایک شخص نے جماعت سے رابطہ کیا جو جماعت کی امن، بھائی چارہ، حُبّ الوطنی اور حقیقی اسلامی تعلیمات کے فروغ کی کوششوں سے بیحد متاثر ہوا اور اس کی بہت تعریف کی۔مزید برآں اس نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ یہ لیف لیٹ اس کے علاقہ میں بھی تقسیم کئے جائیں بلکہ کہنے لگا وہ خود لیف لیٹس تقسیم کرنے میں مدد کرے گا۔

کوئینز لینڈ کے مربی لکھتے ہیں وہاں بھی اس طرح بہت لوگوں نے دلچسپی کا اظہار کیا اور مدد کی۔

اظہر گورایہ صاحب مربی سلسلہ نے میکسیکو کے شہر مریڈا (Marida) میں فلائر تقسیم کئے۔ وہ کہتے ہیں کہ فلائر کی تقسیم کے نتیجہ میں کئی تبلیغی رابطے قائم ہوئے۔ایک صحافی سے بھی رابطہ قائم ہوا جس نے جماعت کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کر کے مقامی اخبار میں شائع کی جس کے نتیجہ میں ایک بڑی تعداد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ اس دوران پہلے سے زیر رابطہ افراد میں سے چار احباب کو جماعت احمدیت قبول کرنے کی بھی توفیق ملی۔

سیکرٹری خارجہ فرانس لکھتے ہیں کہ فرانس میں ایک بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اس کے اختتام پر ایک مقامی دوست نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں دہریہ ہوں اور کسی مذہب اور خدا کی ہستی پر یقین نہیں رکھتا۔لیکن اس کانفرنس کے بعد مَیں یہ کہنے میں ذرا بھی تردّد محسوس نہیں کرتا کہ آج اس ملک میں جماعت احمدیہ جیسی کوئی دوسری ایسوسی ایشن نہیں اور نہ ہی کوئی مذہب آپ جیسی تعلیم پیش کر سکتا ہے۔نیز بڑی بھرّائی ہوئی آواز میں جذباتی رنگ میں کہنے لگا کہ میں خود تو دہریہ ہوں لیکن میں نے آپ کے فلائرز لے لئے۔ ہیں مَیں اپنے تمام جاننے والوں کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ کیا ہے۔

عربک ڈیسک

عربی ڈیسک کے تحت گزشتہ سال جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئے ان کی تعداد تقریباً 124 ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’البلاغ‘ پرنٹنگ کے لئے بھجوا دی گئی ہے اور کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 12 جس میں سراج منیر ،استفتاء، حجۃ اللہ، تحفہ قیصریہ، محمود کی آمین ،سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب یہ بھی پرنٹنگ کے لئے تیار ہے۔اور بعض کتب کا ترجمہ نظر ثانی ہو رہا ہے اور کافی لٹریچر اللہ کے فضل سے انہوں نے پیدا کیا ہے۔

بعض عربوں کے قبول احمدیت کے واقعات

عربوں میں بعض قبولیت کے واقعات۔محترمہ مرو صاحبہ لکھتی ہیں کہ دو سال قبل تہجد میں دعا کر رہی تھی کہ اس جماعت کے بارے میں رہنمائی فرما۔اس کے بعد سو گئی اور خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے میرے سوال کا جواب میرے موبائل پر میسج کے ذریعہ دیا ہے جس میں لکھا تھا خدا سے تعلق پیدا کرو تمہیں علم صرف خدا تعالیٰ سے ہی ملے گا۔ کہتی ہیں اس کے بعد میں نے محسوس کیا کہ بات تو بالکل واضح ہے۔ پھر میں نے بیعت کرلی اور مشاہدہ کیا کہ جب بھی میں کسی چیز کی خواہش کرتی ہوں تو بہت جلد پوری ہو جاتی ہے خواہ وہ دنیاوی چیز ہو یا دینی۔اس سے مجھے خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین ہو گیا۔ میں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے وجود کو محسوس کیا۔

وسیم بشیر صاحب سیریا کے ہیں۔ آجکل ترکی میں ہیں۔ کہتے ہیں خاکسار احمدیت سے متعارف ہونے سے قبل ہمیشہ رو رو کر دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھے راستے پر چلائے اور اس غرض سے اسلام اور دیگر ادیان کا مطالعہ بھی کیا کرتا تھا۔ایک دن خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے اور پھر قریب آ کر مجھے بوسہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی آپ کی شکل مبارک تبدیل ہوگئی اور آپ ابھی تک مسکرا رہے تھے۔ مَیں حیران تھا کہ یہ دوسرا چہرہ کس کا ہے۔ کہتے ہیں یہ 2002ء کی بات ہے۔اس کے بعد ایک دن انٹرنیٹ پر احمدیت کا نام پڑھا لیکن ساتھ ہی مخالفین احمدیت کی تحریریں پڑھیں جن کی بنا پر بات آگے نہ بڑھ سکی۔ پھر 2009ء میں اتفاقاً دیکھا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی جو ہو بہو ویسی ہی تھی جیسی مَیں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا چہرہ دیکھا تھا۔ کہتے ہیں مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں جو سو سال پہلے آئے اور گزر گئے لیکن ہمیں پتا بھی نہ چلا۔ اس کشمکش میں رات گزری۔ فجر کی نماز میں مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ مجھے اس شخص کی حقیقت بتا دے۔اسی دن جب میں کام پر گیا تو وہاں ایک ساتھی نے کہا کہ کل رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تم مسیحی بن گئے ہو لیکن نصاریٰ سے مختلف ہو۔تم مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھتے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہو لیکن تم مسیحی ہو گئے ہو۔یعنی مسلمان مسیحی ہو گئے ہو۔ کہتے ہیں مَیں نے دل میں کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے پیغام ہے۔ چنانچہ میں نے زیادہ توجہ سے دیکھنا شروع کر دیا اور مخالفین کی کتابیں بھی پڑھنے لگا۔ پھر میں دنیا داری میں کھو گیا اور ایم ٹی اے بھی غائب ہو گیا۔ لیکن اچانک 2013ء کے آخر میں دوبارہ ایم ٹی اے سامنے آیا تو مجھے لگا کہ جیسے مجھے ایک خزانہ مل گیا ہو۔ جماعتی ویب سائٹس سے کتب بھی پڑھیں جس سے مجھے تسلی ہوگئی اور میں نے ویب سائٹ پر ہی 2014ء میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ بیعت قبول ہوگئی اور مجھے ایک اطمینان حاصل ہو گیا۔

اخلاص و وفا کے اظہار اور اطمینان قلب حاصل ہونے کے بارے میں بعض خطوط ہیں۔سعودیہ سے ایک صاحب مجھے لکھتے ہیں کہ اگر کوئی دلیل نہ بھی ہو تو احمدیت قبول کرنے کے بعد اطمینانِ قلب کا شعور اور یہ احساس کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے یہی حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ السلام کی صداقت کے لئے بطور دلیل کافی ہے۔ تزکیہ، تعلیم الکتاب اور حکمت خدا تعالیٰ کی طرف سے صادق مرسل کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

اردن سے ایک صاحب قاسم صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی سب سے خوبصورت اور عظیم دلیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے خلافت کی محبت اور اطاعت میرے دل میں خود پیدا کر دی ہے۔ کہتے ہیں چند سال قبل جب میں نے بیعت کا فیصلہ کیا تو میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ کیا واقعی جماعت اب تک حق پر ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد پر گامزن ہے یا نہیں۔اس وقت تک مجھے خلافت کا کچھ علم نہ تھا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے خواب میں مجھے دکھایا کہ خلیفۃ المسیح سلامتی اور امن پھیلا رہے ہیں اور لڑائی جھگڑا کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ پر رکھا اور انگوٹھی کو بوسہ دیا۔ اس وقت میں نے آپ کی شفقت اور مہربانی کو محسوس کیا اور میرے دل میں آپ کے لئے غیر معمولی محبت پیدا ہوگئی جو دن بدن بڑھ رہی ہے۔مَیں تجدید بیعت کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی اطاعت سے نکلنے والے ہر شخص سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔

اسی طرح تیونس سے ایک صاحب بشیر انصاری صاحب کہتے ہیں کہ دعا کریں ہم آسمان پر احمدی لکھے جائیں۔ اللہ کے فضل سے ہم کسی تکلیف سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ ڈر ہے، تو صرف یہ ہے کہ ہماری کسی تقصیر سے جماعت کو نقصان نہ پہنچے۔ دعا کریں کہ ہم جماعتی ترقی میں روک نہ ہوں بلکہ اس کے لئے فدا ہوں۔ اگر ہم مسیح موعود کے دار سے محروم ہو گئے تو اور کہاں پناہ لیں گے۔احمدیت ہی ہماری زندگی ہے۔

خطبات کا اثر

بعض لوگ اپنے تأثرات خطبات سننے کے بعد بھی لکھ دیتے ہیں۔ترکی سے عبداللہ صاحب مجھے لکھتے ہیں کہ زندگی کا مزہ اور سکون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اور خلافت سے جڑنے کے بعد ہی نصیب ہوا ہے۔ آپ کے خطبات سن کر ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ 23؍ دسمبر 2016ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سن کر تو آنکھوں میں آنسو آ گئے جہاں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اے عزیزو! صدق اور اخلاص کے بغیر کوئی مقام نہیں ملتا۔ مصفّی قطرہ بنو کہ وہی جوہر بنتا ہے۔

پھر صابر جابر صاحب فلسطین سے لکھتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے خلافت کی نعمت عطا کی ہے۔خلیفۂ وقت کا وجود ایک باپ کی طرح ہے جو سب بچوں کا خیال رکھتا ہے اور وہ اس کے گرد اکٹھے رہتے ہیں۔ خلیفہ وقت مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ خلیفہ وقت کے احکام کی تکمیل کے لئے میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ کہتے ہیں کہ بارہ مئی 2017 کے خطبہ میں آپ نے صبر و تحمل اور بدلہ نہ لینے اور دلوں کی طہارت اور ہر قسم کے کینوں سے پاک ہونے اور رواداری میں ایک نمونہ بننے کی نصیحت فرمائی۔اس سے اگلے دن ایک مخالف احمدیت شخص کے ساتھ میرے ایک جھگڑے کے تصفیہ کے لئے شریف عودہ صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ تھی۔اس نے میرے ساتھ لڑائی کی تھی اس کے نتیجہ میں مجھے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا تھا۔ شریف صاحب نے مجھے خطبہ کی روشنی میں اطاعت کی نصیحت کی۔ چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ غصہ نہیں کروں گا اور بدلہ نہیں لوں گا اور اپنا حق چھوڑ دوں گا اور پھر ایسا ہی کیا۔

الجزائر میں جو ابتلاء ہے اس میں بھی مختلف لوگ اپنے واقعات لکھتے ہیں۔ایک صاحب ہیں جو غریب سے

آدمی ہیں۔ ان کا نام عبد الحمید ہے۔ کہتے ہیں عدالتی کارروائی کے دوران جج نے کہا کہ تمہیں جماعت احمدیہ کا تعارف کیسے ہوا؟ انہوں نے کہا مَیں اَن پڑھ آدمی ہوں میری دو گائیاں ہیں جنہیں میں چَراتا ہوں۔ جب شام کو واپس لوٹتا ہوں تو ایم ٹی اے دیکھنے لگ جاتا ہوں۔ اس چینل کی باتیں مجھے اپنی طرف کھینچتی اور میرے دل میں گھر کر جاتی ہیں۔ جج نے کہا کہ تم دوسرے چینل کیوں نہیں دیکھتے۔ وہاں پر بڑے بڑے علماء ہیں جو الجزائری لہجہ میں بات کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جج صاحب دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ احمدیوں کی باتیں دل کی گہرائیوں میں اترتی ہیں جبکہ دوسرے علماء کی باتیں سمجھ ہی نہیں آتیں۔ اس پر جج نے غضبناک ہو کر کہا کہ تم اپنے ٹی وی سے احمدی چینل کو ختم کر دو۔ مَیں نہیں چاہتا کہ تم اسے کبھی دیکھو۔

ڈاکٹر حجاز کریم صاحب کہتے ہیں کہ ایک صاحب جن کی عمر ستّر سال ہے اور ان کی بیوی کے خلاف مقدمہ جاری ہے۔ خاتون کو قید کیا گیا اور پردہ اتارنے کو کہا گیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس خاتون نے میری بیوی کو عید کے دن فون کر کے بتایا کہ وہ بخیریت ہیں البتہ ان کے خاوند اس مقدمہ کی وجہ سے کافی پریشان ہیں۔ انہیں گردوں کی تکلیف ہے اور ہفتہ میں تین دفعہ گردے صاف کروانے پڑتے ہیں۔ عدالت میں حاضری والے دن گردوں کی صفائی رات کے وقت کرواتے ہیں اور اس تاخیر کی وجہ سے ان کا بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور ذہن پر بھی اثر ہو جاتا ہے، بھولنے لگتے ہیں۔ دونوں میاں بیوی بہت مخلص ہیں اور دونوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ الجزائر کے احمدیوں پر فضل فرمائے۔

بہت سارے ان کے واقعات ہیں۔ بڑی مشکلات میں گرفتار ہیں اور بڑی ثابت قدمی سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفین کا اور حکومت کے کارندوں کا اور ججوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ان کی مشکلات بھی جلد دُور فرمائے۔

مختلف زبانوں کے ڈیسکس

رشین ڈیسک کے تحت بھی کتابوں کے ترجمہ اور خطبات کے ترجمہ اور رشین ویب سائٹ کا کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی وسیع پیمانے پر یہ کام ہو رہا ہے اور وسیع پیمانے پر یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشیا میں اور رشین بولنے والی سٹیٹس میں پہنچ رہا ہے۔

فرنچ ڈیسک کے تحت بھی کچھ کتب شائع ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔

بنگلہ ڈیسک نے بھی کچھ خطبات کا ترجمہ کیا ہے۔ کچھ کتابوں کا ترجمہ کیا ہے۔

چینی ڈیسک میں بھی ترجمہ کا کام ہو رہا ہے۔ ٹرکش ڈیسک نے بھی سبز اشتہار اور توضیح مرام کا ترجمہ کیا ہے اس طرح اور مختلف لٹریچر ہے۔

پریس اینڈ میڈیا

یہاں لندن میں جو واقعات ہوئے تھے ان کے بعد پِیس سمپوزیم کے ذریعہ بھی جو ہر سال منعقد ہوتا ہے اور پریس اینڈ میڈیا کو جماعت کا مؤقف پیش کرنے کا موقع ملا اور 554 نیوز رپورٹس شائع ہوئیں جن کے ذریعہ کل دو سو تہتّر ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ اس میں بی بی سی نیوز، سی این این، سکائی نیوز، آئی ٹی وی، چینل فور اور چینل فائیو کو لائیو انٹرویو کے ذریعہ سے پیغام پہنچے۔ اخبارات میں گارڈیئن، بی بی سی آن لائن، ٹیلی گراف اور مِرر اور ڈیلی میل اور دیگر نیشنل پرنٹ اور آن لائن اخبارات کے ذریعہ دہشتگردی اور انتہا پسندی کے حوالے سے جماعت احمدیہ کا جو مؤقف ہے وہ شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شعبہ کے تحت کافی وسیع پیمانے پر جماعت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور تعارف حاصل ہو رہا ہے اور تقریباً تمام ہی نوجوان عمر کے مربیان ہیں یا دوسرے لڑکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت ڈالے۔

الاسلام ویب سائٹ

الاسلام ویب سائٹ جس کے انچارج ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب ہیں، امریکہ سے چلتی ہے اس کے رضا کار امریکہ، کینیڈا، پاکستان، بھارت، یُوکے اور جرمنی میں کام کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کے نئے ایڈوانس سرچ انجن کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس سرچ انجن کے ذریعہ سے عربی، اردو، انگریزی، جرمن، فرنچ اور سپینش زبانوں میں سرچ کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم کے تینتالیس تراجم اور تفسیر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نیا ایڈیشن ویب سائٹ پر ڈال دیا گیا ہے۔ ایک سو سے زائد اردو اور انگریزی کتب کا اضافہ کیا گیا ہے۔ تین کتب کا آئی بکس(iBooks) اور کِنڈل(Kindle) پر اجراء کیا گیا ہے۔ کل کتب کی تعداد اکیس ہو چکی ہے۔ Friday خطبات جمعہ پوڈ کاسٹ پر دستیاب ہیں۔ Sermon app کا نیا ورژن آ چکا ہے۔ خطبات جمعہ اٹھارہ زبانوں میں آڈیو اور وڈیو کی صورت میں آن لائن دستیاب ہیں۔ اسی طرح میری باقی تقاریر بھی جو ہیں اور خطبات، خطابات بھی اس میں شامل ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء فرمایا تھا۔ اور پہلا شمارہ جنوری 1902ء میں شائع ہوا تھا۔ اس رسالہ کا ایک سو سولھواں (116) سال چل رہا ہے۔ سولہ ہزار کی تعداد میں ہر ماہ شائع ہوتا ہے اور دنیا کے سو مما لک میں بھجوایا جاتا ہے۔ اس سال ریویو آف ریلیجنز کے مختلف سوشل میڈیا ہینڈلز ٹوئٹر، فیس بک، یُوٹیوب کے ذریعہ تیس لاکھ افراد تک حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا۔ جرمن اور فرنچ کے شمارے کا بھی آغاز ہو چکا ہے۔ پہلے صرف برکینا فاسو سے فرنچ شمارہ شائع ہوتا تھا اب یہاں سے بھی شائع ہونے لگ گیا ہے۔ اور اسی طرح یہ رسالہ جرمن زبان میں بھی شائع ہونے لگ گیا ہے۔ اور جرمن زبان میں ریویو آف ریلیجنز شائع کرنے کے لئے ایک عیسائی جرمن نے ہمارے ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر کو کہا تھا کہ تم لوگوں کو جرمن زبان میں بھی شائع کرنا چاہئے۔ اس کے کہنے پر یہ قدم اٹھایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہو رہا ہے۔

... ...(باقی آئندہ)

بقیہ: نماز جنازہ حاضر وغائب... از صفحہ نمبر 2

سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں بھی شمولیت کی توفیق ملی۔ 1956ء میں کراچی چلے گئے اور وہاں محکمہ ڈاک میں ملازم رہے۔ کراچی جماعت کے نہایت فعال اور ہر دلعزیز رکن تھے۔ خدام الاحمدیہ میں زعیم اور پھر حلقہ کے صدر کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ فضل عمر ویلفئر ڈویژن کے رکن بھی رہے۔ 1967ء میں کراچی میں احمدیہ بکڈپو کے انچارج مقرر ہوئے اور 40 سال سے زائد عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ 1987ء اور 1989ء میں جماعت کراچی کی طرف سے لندن آ کر جلسہ پر ڈیوٹی کی بھی توفیق پائی۔ آپ مکرم رشید احمد ارشد صاحب (مبلغ چینی ڈیسک) کے چچا تھے۔

10۔ مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ اہلیہ مختار احمد حیدر صاحب (سابق سیکرٹری مال و تحریک جدید جماعت جھنگ صدر و ضلع جھنگ)

26 نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جب خدام مرکزی اجتماع کے لئے پاکستان بھر سے سائیکلوں پر ربوہ آتے تو رستے میں رات ان کے گھر قیام کرتے تھے۔ اس موقعہ پر فجر تک گھر کی صفائی کر کے سارا گھر جماعت کے حوالے کر دیتی تھیں اور خود سارا دن ایک کمرے میں گزارا کرتی تھیں اور یہ معمول تقریباً ایک ہفتہ تک جاری رہتا۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور خلافت سے محبت کرنے والی بہت باوفا اور مخلص خاتون تھیں۔ نماز کی پابندی کے لئے بچوں کی بھی نگرانی کرتی تھیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم افتخار احمد خان صاحب آجکل امارت ماڈل ٹاؤن لاہور میں سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

11۔ مکرم عطاء اللہ صاحب ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب (سرگودھا)

17 جنوری 2018ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت میاں محمد یامین صاحب اور نانا حضرت احمد دین زرگر صاحب دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اسی طرح آپ کے والد مکرم محمد عبداللہ صاحب تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہیں۔ مرحوم بہت مخلص، ہمدرد اور ملنسار انسان تھے۔ دوبئی میں تیس سال کے قیام کے دوران ضیافت کے شعبہ میں خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ آپ کی اہلیہ تیس سالوں سے متعدد بار حلقہ میں صدر لجنہ کے علاوہ دیگر شعبوں میں خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ نورین داؤد صاحبہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی انگلش ڈاک ٹیم میں خدمت بجالا رہی ہیں۔

12۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم (ربوہ)

یکم جنوری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی مرحوم اور مکرم مولانا نورالحق انور صاحب (مربی سلسلہ) کی بھابھی اور کینیڈا کے پہلے مبلغ مکرم منصور احمد بشیر صاحب مرحوم کی خوشدامن تھیں۔ صوم صلوٰۃ کی پابند، بہت ہی پیار کرنے والی، ملنسار اور خلیق خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

13۔ مکرم محمد عارف خان صاحب ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب (لاہور۔ حال کینیڈا)

9 دسمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت قاضی منشی محبوب عالم صاحبؓ کے بھتیجے تھے۔ کچھ عرصہ جرمنی میں قیام کے بعد آپ کینیڈا چلے گئے اور وہاں Ottawa میں رہائش اختیار کی۔ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے بہت محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: نیوزی لینڈ میں قرآن کریم کی نمائش از صفحہ 13

دوسرے مذاہب کے لوگوں نے اس نمائش کے بارہ میں اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ اکثر آنے والے افراد تعلیم یافتہ تھے۔ کئی لوگ قرآن کریم اور کتب 'مسیح ہندوستان میں' (Jesus in India)، 'اسلامی اصول کی فلاسفی' اور احمدیت کے تعارف پر مشتمل جیسی کتب ساتھ لے کر گئے۔

نمائش میں آنے والے لوگوں کے تأثرات

ایک مسلم افغانی ٹیکسی ڈرائیور جو مکرم انس رحیم صاحب کو ایئر پورٹ چھوڑنے جا رہا تھا، نے پوچھا کہ وہ کس لئے یہاں آئے تھے؟ انس صاحب نے کہا کہ ایک نمائش کے لئے آیا تھا۔ ڈرائیور نے جھٹ کہا کہ قرآن کریم کی نمائش کے لئے؟ اور ساتھ ہی بتایا کہ مَیں نے اخبار میں اس بارہ میں پڑھا تھا۔ ڈرائیور اس بات سے اتنا متأثر ہوا کہ اس نے انس صاحب سے ٹیکسی کا کرایہ لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ آپ یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ میری طرف سے تحفہ سمجھیں۔ اس نے انس صاحب کا فون نمبر لیا کہ وہ رابطہ میں رہنا چاہتا ہے۔

ایک شخص نے کہا کہ وہ اسلام میں کچھ عرصہ سے دلچسپی لے رہا تھا اور معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک دن ہمارا فیس بک پیج The True Islam سامنے آیا اور اس سے نمائش کا پتہ چلا۔ تب اس نے Follow کیا۔ اس کے دوستوں نے اس کی مخالفت کی لیکن وہ اس کے باوجود آیا اور کتب لے کر گیا۔

دو نمائندے ثقافتی سنٹر Muticultural Learning Centre سے بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے مولانا مستنصر قمر صاحب کو تحفہ دیا جو کہ ایک فریم کی ہوئی نظم تھی۔ اس پر انگریزی، ماوری اور عربی میں لکھا ہوا تھا اور نیچے مولانا مستنصر قمر صاحب کا نام لکھا تھا۔ جو شائد انہوں نے اخبار یا ریڈیو سے اخذ کیا تھا۔

اکثر لوگوں کو جب پتہ چلتا کہ یہ جماعت تعداد میں کم ہونے کے باوجود اس قدر بڑی نمائش ایک اعلیٰ پیمانے پر آرگنائز کر لیتی ہے تو بہت متاثر ہوتے۔

خدا کے فضل سے یہ ایک روزہ نمائش ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہی اور بہت سے لوگوں کے اسلام اور قرآن کریم کے بارہ میں خدشات دور ہوئے اور احباب جماعت ایک نئی روح اور ولولے سے اگلی نمائش کی تیاریوں میں لگ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اعلیٰ نیک مقاصد میں برکت عطا فرمائے اور آئندہ ہونے والے سب پروگرام بھی پہلے سے بڑھ کر کامیاب فرماتا رہے اور ان کے نیک اور شیریں ثمرات بھی عطا فرمائے۔ آمین۔

☆...☆...☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

مکرم بابو محمد بخش صاحب اور اُن کا خاندان

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 28 و 29/جون 2012ء میں شاملِ اشاعت ایک مضمون میں محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے اپنے بزرگ والدین کا تفصیل سے ذکرخیر کیا ہے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدمحترم (بابو) محمد بخش صاحب 1895ء میں پیدا ہوئے اور نومبر 1983ء میں وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

ہمارے دادا مکرم فضل دین صاحب کی وفات 1909ء میں ہوئی۔ ایک صبح انہوں نے بہت خوشی سے ذکر کیا کہ رات مَیں نے خواب میں ایک بند عمارت دیکھی ہے۔ میں اُس کے اردگرد چکر لگا رہا ہوں لیکن اس کا دروازہ نہیں ملتا۔ بالآخر جب دروازہ مل جاتا ہے اور مَیں اندر داخل ہو جاتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ سفید لباس میں ملبوس لوگ بیٹھے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ کیا جگہ ہے؟ تو بتایا جاتا ہے کہ آپ بھی ایک ہفتہ بعد یہاں آجائیں گے۔ اس خواب میں اُن کے انجام بخیر کی خوشخبری تھی جس پر وہ بہت خوش تھے۔ اس خواب کے ایک ہفتہ کے بعد ان کی وفات ہوگئی۔

وفات سے پہلے انہوں نے اپنے تینوں بیٹوں کو الگ الگ اپنے پاس بلاکر کچھ بات کی۔ محترم والد صاحب چونکہ سب سے چھوٹے تھے، شادی بھی نہیں ہوئی تھی اور روزگار کی بھی کوئی صورت نہ تھی اور ہاتھ کچھ کھُلا بھی تھا۔ اس لئے آپ سے کہا کہ ’’مَیں تم کو اَدھ راہ میں چھوڑے جا رہا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے پیٹ سے اُدھار کرلینا لیکن کسی سے اُدھار نہ لینا‘‘۔ (والد صاحب نے ہمیشہ اس نصیحت پر عمل کیا)۔

میرے والد محترم محمد بخش صاحب نے گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ سے آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ حافظہ غیرمعمولی تھا۔ جو تحریر ایک بار پڑھ لیتے وہ ذہن پر نقش ہوجاتی۔ ایک بار انسپکٹر سکول کے معائنہ پر آیا اور ان کی کلاس میں آکر یہ سوال کیا کہ بابر بادشاہ کی زندگی کا خلاصہ ایک فقرہ میں بتاؤ؟ آپ نے بابر کے ہی اس قول کو بیان کردیا کہ: ’’بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست‘‘۔ (یعنی زندگی خوب اچھی طرح سے گزارو کیونکہ اس عالم میں دوبارہ نہیں آنا)۔

آپ کو اُردو کے علاوہ فارسی، عربی اور انگریزی زبان سے اچھی واقفیت تھی۔ صَرف اور نحو پر دسترس تھی اور دوسروں کو پڑھانے کا ہنر آتا تھا۔ 1911ء میں آپ نے لاہور سے Signaller کا کورس کیا۔ پھر Telegraphy کا بھی کورس کرلیا اور نہر لوئر جہلم سرکل میں بطور Signaller ملازم ہوگئے۔ یہ نہر منگلا ڈیم سے نکلتی ہے اور سرائے عالمگیر سے ہوتی ہوئی ہیڈ رسول پر آکر مختلف شاخوں میں تقسیم ہوجاتی ہے۔ ربوہ کے قریب یکّو والے والی نہر، اس بڑی نہر کی آخری چھوٹی شاخوں میں سے ایک ہے۔ اس سرکل میں آپ مختلف مقامات پر بطور سگنلر کام کرتے رہے۔ ملازمت کے آخری سالوں میں آپ کا تقرّر سرگودھا میں بطور ہیڈ سگنلر ہو گیا تھا۔ اور یہیں سے آپ 1945ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ اس وقت آپ سرگودھا میں جماعت کے سیکرٹری مال تھے اور بالعموم خطبہ جمعہ بھی دیا کرتے تھے۔

آپ کی شادی 1917ء میں اپنی تایازاد محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ بنت مکرم عمر دین صاحب سے ہوئی۔ وہ 1901ء میں پیدا ہوئی تھیں اور ستمبر 1979ء میں بعمر 78 سال وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔ خدا تعالیٰ نے چار بیٹوں اور پانچ بیٹیوں سے انہیں نوازا۔

محترم محمد بخش صاحب نے 1929ء میں اُس وقت قبولِ احمدیت کا شرف پایا جب آپ بنگلہ بکھو والا ضلع سرگودھا میں متعیّن تھے۔ چند احمدی دوستوں کی تبلیغ پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں پڑھنا شروع کیں تو صداقت آشکار ہوگئی۔ پھر انہی دنوں ایک خواب بھی دیکھا جو ’’بشارات رحمانیہ‘‘ میں آپ کی تصویر کے ساتھ شائع شدہ ہے۔ خواب دیکھنے کے بعد آپ نے اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں بیعت کا خط ارسال کردیا۔

احمدی ہونے کے بعد آپ ایک مستعد داعی الی اللہ کی حیثیت سے ساری عمر احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے اور بہت سے لوگوں کی ہدایت کا باعث بنے۔ تاہم آپ کے احمدی ہونے پر گھر میں شدید مخالفت کا طوفان اٹھا اور حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں بدزبانی کی جاتی۔ چنانچہ 1932ء میں آپ قادیان چلے آئے اور ایک سال بعد اپنی اہلیہ کے زیورات بیچ کر یہاں مسکن بنالیا۔ جب آپ قادیان جانے لگے تو رشتہ دار افسوس کا اظہار کرنے لگے۔ جس پر آپ کی ساس صاحبہ نے کہا کہ فکر نہ کرو جب چندے دے دے کر مقروض ہو جائیں گے تو خود ہی گاؤں واپس آجائیں گے۔ اگرچہ عام طور پر ہمارے ننھیال نے مخالفت نہیں کی چنانچہ میری پیدائش کے بعد ہماری نانی صاحبہ قادیان بھی آئیں۔ ہماری بڑی خالہ راج بی بی صاحبہ بھی قادیان آئیں اور حضرت مصلح موعودؓ کی بیعت کی۔ حضورؓ نے ان کی بیعت قادیان میں اپنے دفتر میں لی تھی۔ اُس وقت اُن کے علاوہ دفتر میں حضرت سیدہ اُمِّ ناصر صاحبہؓ، میری والدہ صاحبہ اور مَیں موجود تھے۔ ہمارے ماموں محمد رمضان صاحب بھی کسی وقت قادیان آئے تھے۔ وہ احمدیت کے مخالف نہیں تھے بلکہ کسی قدر مؤید تھے۔ ہمارے تایا بھی 1934ء میں قادیان آئے لیکن احرار کی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے۔ ہمارے والد صاحب کے ایک بھتیجے نے احمدیت قبول کی تھی اور ہماری بہن سے اُن کی شادی ہوئی۔

رشتہ داروں کے علاوہ معاشرتی طور پر بھی میرے والد صاحب کی سخت مخالفت ہوئی۔ چنانچہ ایک ہندو SDO نے آپ پر ناکام قاتلانہ حملہ بھی کروایا۔ آپ کے جانور بھی چوری کروادیئے جو بعد میں مل گئے۔ آپ نے ان حالات کی اطلاع حضورؓ کی خدمت میں دی تو کچھ ہی عرصہ بعد اُس SDO کو فرضی دورے کر کے رقم خورد برد کرنے کے الزام میں ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ ایک ICS آفیسر کے لیے یہ ایک بہت بڑی سزا تھی۔ بعد میں اُس نے انارکلی میں فرنیچر کی دکان کھول لی اور وہ آپ کو اکثر سلام بھجواتا تھا اور دعا کی درخواست کرتا تھا۔

جب آپ کانڈی والا میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ یہاں کینال کالونی کے عملہ سے آپ کی مذہبی گفتگو مستقلاً رہتی تھی۔ وہاں ایک ڈاکٹر صاحب تھے انہوں نے کہا کہ بہتر ہے ہمارے کسی عالم سے مناظرہ ہو جائے۔ والد صاحب نے کہا کہ کالونی سرکاری احاطہ ہے اعتراض ہوگا کہ سرکاری احاطہ میں مذہبی مباحثہ کیوں کیا اس لئے کہیں باہر رکھ لیں۔ غیراحمدیوں نے کہا کہ ہم مباحثہ کروانے والے ہیں، کیا ہم ہی شکایت کریں گے؟ آپ مطمئن رہیں۔ چنانچہ مناظرہ ہوا اور غیراحمدی مولوی کو شکست ہوئی اور جن کی وہ نمائندگی کر رہا تھا (یعنی کالونی کا عملہ) ان کو بھی شرمندگی ہوئی جس کا ردِّعمل یہ ہوا کہ انہوں نے افسرانِ بالا کو شکایت کردی کہ آپ نے سرکاری احاطہ میں مذہبی مباحثہ کیا ہے۔ چند دنوں کے بعد ایک آفیسر تحقیقات کے لئے آگئے اور بیانات وغیرہ لے کر چلے گئے۔ سب کا خیال تھا کہ آپ کی برطرفی ہی ہوگی۔ اُس زمانہ میں سرکاری ملازمت کی بڑی قدر تھی اور ملازمت سے برطرفی نہ صرف ایک بڑا نقصان تھا بلکہ ایک قسم کی ذلّت کی علامت بھی تھی۔ آپ نے حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کی خدمت میں دعا کے لیے لکھا۔ حضورؓ نے فرمایا کہ آپ کو سرکاری جگہ پر مناظرہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ بہرحال کالونی والے والد صاحب کی برطرفی کے انتظار میں تھے۔ ادھر والد صاحب نے خواب دیکھا کہ آپ کے دفتر کے باہر پھولوں اور بلبوں سے لکھا ہوا ہے: ’’انجام بخیر‘‘۔ اس پر آپ نے غیراحمدی ساتھی ملازموں کو بتا دیا کہ آپ کی شکایت کا کچھ نہیں بننا۔ چنانچہ کئی مہینوں کے بعد محکمہ کی طرف سے آپ کو خط ملا کہ آپ کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ آئندہ آپ ایسے مباحثات سرکاری احاطہ میں نہ کریں۔

آپ نے 1936ء میں ملازمت سے رخصت لے کر تین ماہ تبلیغ کے لئے وقف کئے۔ آپ کی ڈیوٹی ضلع امرتسر میں وِیرووال کے علاقہ میں لگی۔ اس عرصہ میں آپ کی اہلیہ محترمہ کے ہاں ولادت متوقع تھی۔ وقف عارضی کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹے کی ولادت کی بشارت دی جو بفضلہٖ تعالیٰ پوری ہوئی۔

محترم بابو صاحب کی ملازمت کا سارا عرصہ انگریز سرکار کے دوران گزرا۔ انگریز افسر آپ کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ پر اعتماد کیا کرتے تھے۔ والد صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک انگریز افسر محکمہ نہر کے ایک ڈپٹی کلکٹر کے خلاف تحقیق کر رہا تھا۔ اس تحقیق میں آپ بھی بطور گواہ پیش ہوئے۔ اِس پر ڈپٹی کلکٹر نے اعتراض کیا کہ میں گزیٹڈ آفیسر ہوں جبکہ گواہ نان گزیٹڈ ہے اس لئے میرے خلاف یہ بطور گواہ پیش نہیں ہوسکتا۔ اس پر انگریز افسر نے زوردار الفاظ میں کہا کہ مَیں بھی جھوٹا ہوسکتا ہوں اور تُو بھی جھوٹا ہوسکتا ہے لیکن یہ شخص جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ آپ کی گواہی ہوئی اور اُس کے عین مطابق ہی اس انگریز افسر نے فیصلہ دیا۔

ملازمت کے دوران ایک دفعہ کسی شخص نے آپ کے پاس سونے کے کچھ پاؤنڈ (اُس زمانہ میں پاؤنڈ سونے کا ہوتا تھا اور روپیہ چاندی کا) امانت رکھے۔ سالہاسال گزر گئے اور اُس شخص نے آپ سے رابطہ نہ کیا۔ آپ نے کوشش کر کے قریباً بیس سال بعد اس کا کھوج نکالا تو وہ کہنے لگا کہ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے آپ کے پاس کوئی امانت رکھوائی ہو۔ تاہم آپ نے وہ پاؤنڈ اس کو بھجوادیئے۔

1945ء میں محترم محمد بخش صاحب ریٹائرڈ ہوکر قادیان آگئے اور صدر انجمن احمدیہ میں ملازم ہوگئے۔ کچھ عرصہ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں کام کیا۔ اس دوران آپ کو ریاست بہاولپور سے بطور سگنیلر ملازمت کی پیشکش ہوئی تو حضورؓ کے مشورہ پر آپ وہاں چلے گئے۔

آپ نماز، روزہ اور احکام شریعت کے سخت پابند تھے۔ جماعت کے بغیر نماز پڑھنے کا وہ تصور بھی نہ کرسکتے تھے۔ موسم کی خرابی (بارش آندھی) کبھی آپ کے مسجد جانے میں روک نہ بنی۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ بیمار تھے اور چل نہ سکتے تھے، لیکن بیٹھ کر اور گھسٹ گھسٹ کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے گئے۔

جب قادیان جاتے تو اکثر نمازیں مسجد مبارک میں جاکر حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کے پیچھے پڑھتے۔ آپ کی ایک بیٹی کی شادی کے موقع پر سب مہمانوں کو اس لئے انتظار کرنا پڑا کہ آپ نماز پڑھنے مسجد مبارک گئے ہوئے تھے۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ کی ایک بیٹی بچے کی متوقع پیدائش میں تاخیر کی وجہ سے تکلیف میں تھیں تو آپ نے فوراً مسجد کا رُخ کیا اور کہا کہ مَیں وہاں جاکر دعا کرتا ہوں۔

آپ جوانی سے ہی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور معمول تھا کہ پچھلی رات بہت جلدی اُٹھتے، مالش کرتے، دوڑ لگاتے، نہاتے اور پھر تہجد کی نماز ادا کرتے۔ مگدروں سے بھی ورزش کیا کرتے۔ صبح کی سیر کا معمول ساری زندگی جاری رکھا سوائے وفات سے پہلے دو دن کے جب بیماری کی وجہ سے ایسا نہ کرسکے۔ آپ کی سیر میں موسمی تغیر کبھی روک نہیں بنا۔ جب دارالنصر ربوہ میں رہائش تھی تو دُور تک دریا کے ساتھ ساتھ سیر کے لیے جاتے اور جب سورج چڑھ آتا تھا تو اشراق کے نوافل پڑھ کر گھر آتے۔

1953ء میں آپ نے دارالنصر شرقی میں مکان بنوایا تو اُس وقت محلہ بھر میں صرف پانچ یا چھ مکان تھے اور نماز مختلف گھروں میں ہوتی تھی۔ آپ 1954ء میں ریاست بہاولپور کی ملازمت چھوڑ کر مستقل ربوہ آگئے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں ایم۔اے کرکے 1955ء میں ربوہ آیا تو مسجد کی مقررہ جگہ کی بنیادیں بھری ہوئی تھیں۔ مَیں نے والد صاحب سے گزارش کی کہ روز صفیں اٹھا کر کبھی کسی جگہ اور کبھی کسی جگہ نماز کے لئے جاتے ہیں، مسجد والی جگہ پر ہی نماز پڑھنا شروع کردیں۔ یہ سلسلہ شروع ہوا تو آپ نے آبادی کمیٹی کے دفتر سے ان سب لوگوں کے پتہ جات اکٹھے کیے جن کے اس محلہ میں پلاٹ تھے اور مختلف اضلاع کا دورہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 30 مئی 2012ء میں جناب ابن آدم کا حمدیہ کلام شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

سزاوار حمد و ثنا ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے
جو اِک سے زیادہ ہوں مشکل کُشا
غموں سے نہ بندہ ہو عہدہ برآ
حقیقت میں مشکل کُشا ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے
زمانے کا ہوتا نہ مالک کوئی
نہ مالک کوئی اور نہ سالک کوئی
کہ درویش کی تو صدا ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

کر کے پلاٹوں کے مالکوں سے مل کر مسجد کے لئے عطایا اکٹھے کئے اور ٹھیکیدار ولی محمد صاحب سے ’مسجد احمد‘ کا پہلا برآمدہ بنوایا۔ چندسال بعد اس کا دوسرا برآمدہ بنا۔ بہرحال یہ مسجد آپ کی بنوائی ہوئی ہے۔ اُس زمانہ میں وہاں بجلی بھی نہیں تھی اس لیے فجر اور عشاء کے وقت آپ گھر سے لالٹین مسجد میں لے کر جایا کرتے تھے۔ قریباً 22 سال تک محلہ دارالنصر کے سیکرٹری مال رہے اور بڑے شوق سے چندہ کی تحصیل کا کام کرتے تھے۔ خواہ کوئی کتنی دفعہ ہی آنے کے لئے کہتا، بُرا نہیں مناتے تھے۔ آخری عمر میں بینائی کمزور ہو جانے پر سیکرٹری مال کے عہدہ سے سبکدوش ہوئے۔

آپ اور آپ کی اہلیہ محترمہ تحریک جدید کے دفترِ اوّل کے مجاہدین میں شامل تھے۔ 1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت کو سلسلہ کے لئے اپنی جائیدادیں وقف کرنے کی تحریک کی جس پر آپ نے اپنا مکان واقع دارالفضل قادیان سلسلہ کی ضروریات کے لئے وقف کر دیا اور ملک کی تقسیم کے بعد اس کا Claim بھی داخل نہیں کیا۔ 1979ء میں اپنی اہلیہ محترمہ کی وفات کے بعد مضمون نگار کے ساتھ رہائش اختیار کر لی اور نومبر 1983ء میں وفات پائی۔

آپ صاحب رؤیا، کشف اور الہام بزرگ تھے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا کہ مَیں تجھے بھوکا ننگا نہیں رکھوں گا۔ پاکستان ہجرت کی تو ربوہ میں دس مرلہ کا پلاٹ کی قیمت پچاس روپے تھی جبکہ آپ کے پاس صرف تیس روپے تھے۔ چنانچہ کسی سے بیس روپے قرض لے کر پلاٹ خریدا۔ مکان بنانے کا سامان اللہ تعالیٰ نے اس طرح کیا کہ آپ نے احمدی ہونے سے پہلے زندگی کا بیمہ کروایا ہوا تھا۔ جب احمدی ہوئے تو بتایا گیا کہ یہ جائز نہیں۔ اگر بیمہ کی پالیسی کو منسوخ کرواتے تو اُلٹا جرمانہ دینا پڑتا۔ اور اصل روپیہ کے ایک حصہ سے بھی ہاتھ دھونے پڑتے۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ جب بیمہ Mature ہو تو اپنی اصل رقم اپنے استعمال میں لے آئیں اور زائد رقم اشاعتِ دین میں دے دیں۔ پاکستان بننے کے بعد بیمہ کی مدّت ختم ہوئی۔ کمپنی بمبئی کی تھی انہوں نے بیمہ کا چیک انڈین بنک کا بھجوایا۔ اب اس کو کیش کروانے کا مسئلہ تھا جس میں (اس وقت کے پاکستان۔ ہندوستان تعلقات کی بِنا پر) مشکلیں تھیں۔ چنانچہ ایک دوست نے آپ سے چیک خرید لیا کہ میں خود ہی کیش کروالوں گا لیکن ایسا اتفاق ہوا کہ اس نے آپ کو اتنے ہی پیسے دیئے جتنے کہ آپ نے بیمہ کی اقساط کے طور پر دیئے تھے۔ چنانچہ اس رقم سے ربوہ میں مکان بنا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ اور آپ کے بچوں کو چھت مہیا کر دی۔

جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو آپ کے بیوی بچے قادیان میں تھے اور آپ جائے ملازمت پر تھے۔ آپ کا فیملی کے ساتھ رابطہ نہ تھا اور سخت پریشانی تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جیسے ریڈیو میں آواز آتی ہے، ہر وقت یہ آواز آتی رہتی تھی: نَمۡنَعُکُمۡ! (یعنی ہم تم کو بچا لیں گے)۔ چنانچہ جماعتی انتظام کے تحت آپ کی فیملی 6/اکتوبر 1947ء کو لاہور اور پھر آپ کے پاس ریاست بہاولپور میں پہنچ گئی۔ آپ جہاں ملازم تھے وہاں پُل کے دوسرے پار ہندوستان کی ریاست جسلمیر ہے۔ آپ کو حکومت کی طرف سے یہ ہدایت تھی کہ ہندو اور سکھ جو ملک چھوڑ رہے ہیں ان کو بحفاظت ملک چھوڑنے دیا جائے۔ لیکن لوٹنے والے کب باز آنے والے تھے۔ بہرحال آپ نے اپنی جان کو بھی خطرہ میں ڈال کر مقدور بھر کوشش کی کہ لوگ بحفاظت ہندوستان چلے جائیں۔

آپ ذکر فرمایا کرتے تھے کہ آپ نے بہت سے انبیاء علیہم السلام کو رؤیا میں دیکھا۔ اسی طرح بتایا کہ چک 35 جنوبی ضلع سرگودھا کے حضرت چودھری مولابخش صاحبؓ اپنے گاؤں کے نمبردار اور باعزّت شخص تھے۔ ان کے خلاف کسی نے جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا۔ اپنے دفاع کے لئے اُن کے پاس کوئی چیز نہ تھی اور سزا ہو جانا یقینی تھا۔ انہوں نے آپ سے دعا کے لئے کہا تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کے کندھے پر تین دفعہ تھپکی دی اور ہر تھپکی کے ساتھ فرمایا کہ ’’تسکین!‘‘۔ خواب میں ہی آپ نے حضرت مسیح موعودؑ سے دریافت کیا کہ حضور اس کا کیا مطلب ہے؟ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ چودھری مولابخش صاحب کی تین پیشیاں ہوں گی اور بَری ہو جائیں گے۔ چنانچہ فی الواقع اسی طرح ہوا۔

پارٹیشن سے پہلے آپ سرگودھا کی جماعت کی طرف سے ایک سے زیادہ مرتبہ شوریٰ کے نمائندہ منتخب ہو کر آئے۔ ربوہ سے بھی ایک دفعہ شوریٰ کے نمائندہ کے طور پر منتخب ہوئے اور تحریک جدید کے بجٹ کی سب کمیٹی کے ممبر بھی مقرر ہوئے۔

مضمون نگار (محترم چودھری حمیداللہ صاحب) کو اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کرنے کی سعادت ملی۔ آپ اپنے والدین کی قادیان ہجرت کرنے کے بعد پیدا ہونے والا پہلا بچہ تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ ہماری والدہ عائشہ بی بی صاحبہ تعلیم یافتہ نہ تھیں۔ احمدی ہونے کے بعد اپنی بڑی بیٹی سے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا سیکھا۔ قادیان آنے کے بعد لجنہ میں یہ بھرپور تحریک تھی کہ عورتیں پڑھنا لکھنا سیکھیں۔ چنانچہ آپ نے پڑھنا لکھنا بھی سیکھا۔ بچوں کی بڑی اچھی تربیت کی۔ گھرداری کی خاصی مہارت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ میں ودیعت کی گئی تھی اور محدود وسائل میں گھر کا نظام بہت عمدگی سے سفید پوشی کو قائم رکھتے ہوئے چلاتی تھیں۔ آپ کو پھلدار اور پھولدار پودے لگانے کا بہت شوق تھا۔ آپ کا مجھ پر ایک بڑا احسان یہ بھی ہے کہ 1946ء میں جب مَیں ساتویں جماعت میں تھا تو زندگی وقف کی تھی۔ مئی 1947ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ اُس زمانہ میں مدرسہ احمدیہ میں داخلہ مڈل کے بعد ہوا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ مرحومہ نے مجھے ساتھ لیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی حرم سیدہ اُمِّ وسیم صاحبہ مرحومہ کے گھر لے گئیں اور ان سے گزارش کی کہ یہ میرا بیٹا ہے اس نے مڈل کا امتحان پاس کر لیا ہے اب حضور سے دریافت کرنا ہے کہ یہ آگے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو یا سکول میں تعلیم جاری رکھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مغرب کی نماز کا وقت ہونے والا ہے اور حضور نے میرے گھر میں سے ہی گزر کر مسجد مبارک (کی بالائی منزل میں) نماز پڑھانے جانا ہے جب حضور آئیں تو آپ حضور سے دریافت کر لیں۔ چنانچہ کچھ دیر بعد حضور تیز قدمی کے ساتھ تشریف لائے۔ وضو کرنے کے لیے حمام، تولیہ، موڑھا وغیرہ موجود تھا۔ حضور نے پگڑی اور کوٹ اُتارا۔ وضو کیا اور دوبارہ کوٹ اور پگڑی پہن لی اور مسجد کی طرف تشریف لے جانے لگے تو والدہ صاحبہ نے مجھے حضور کی خدمت میں پیش کیا اور آئندہ تعلیم کے متعلق پوچھا تو حضور نے فرمایا کہ سکول میں تعلیم جاری رکھے۔ مَیں تو کم عمر تھا والدہ صاحبہ نے مجھے رستہ دکھا دیا کہ ہر قدم حضور سے پوچھ کر اُٹھانا ہے۔ چنانچہ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

...❁...❁...❁...

سیرالیون میں میرے ابتدائی ایّام

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 31/مئی 2012ء میں مکرم محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے سیرالیون میں اپنے ابتدائی ایّام کے احوال پر روشنی ڈالی ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ خاکسار پہلی بار دسمبر 1952ء میں بطور مبلغ سیرالیون پہنچا تو اُن دنوں Bo میں جماعت احمدیہ سیرالیون کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا تھا۔ جس میں چند منٹ کی تقریر میں مجھے سیرالیونی احمدیوں تک حضرت مصلح موعودؓ اور پاکستانی احمدیوں کا سلام پہنچانے کا موقع ملا۔ میرے دائیں بائیں مینڈے اور ٹمنی زبانوں کے ترجمان کھڑے تھے جو میرے ہر فقرہ کے بعد اس کا ترجمہ بیان کرتے۔ جلسہ کے آخری دن تمام حاضرین ایک جلوس کی شکل میں شہر کی سڑکوں سے نعرۂ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے گزرتے تو یہ ایک ایمان افروز نظارہ تھا کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ ’’مَیں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس اور اموال میں برکت دوں گا اور اُن میں کثرت بخشوں گا‘‘۔

چند دن بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائیونڈی امیر و مبلغ انچارج کی ہدایت پر احمدیہ مرکز Bajibu کے لئے روانہ ہوا۔ پہلے بذریعہ گاڑی Balama تک پہنچا جس کی رفتار گیارہ بارہ میل فی گھنٹہ تھی۔ باقی سفر ایک ٹرک میں کیا جس میں چاولوں کی بوریاں لدی ہوئی تھیں۔

باجے بو جماعت کا قیام حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب کے ذریعہ قریباً 1939ء میں عمل میں آیا تھا جس کے صدر عزّت مآب پیراماؤنٹ چیف ناصرالدین گمانگا (M.B.E) تھے۔ (جن کا ذکرِ خیر قبل ازیں 15 مئی 1998ء کے شمارہ میں ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ میں مضمون نگار کے حوالہ سے ہی شامل اشاعت کیا جا چکا ہے۔)

چند دن بعد ایک قریبی گاؤں تبلیغ کے لئے جانے لگا تو صرف ڈیڑھ روٹی پڑی تھی۔ مَیں نے سوچا کہ ناشتہ کے طور پر کچھ پھل کھا لیتا ہوں تا کہ یہ روٹی رات کے کھانے میں کام آ جائے (کیونکہ روٹی Balama سے منگوانی پڑتی تھی)۔ پھر خیال آیا کہ جس کے کام کے لئے نکل رہا ہوں، کیا وہ روٹی کا انتظام نہیں کرے گا۔ چنانچہ اس روٹی سے ناشتہ کیا اور پھر تبلیغی دورہ مکمل کر کے شام کو واپس پہنچا تو ایک شخص آیا اور بتایا کہ وہ بلاما سے آ رہا تھا اور میرے لئے تحفۃً وہاں سے بارہ روٹیاں لیتا آیا ہے۔ سالن محترم گمانگا صاحب کی ایک بیوی کے ہاں سے آتا تھا۔

ایک روز چیف گمانگا صاحب میرے پاس آئے تو کہا کہ انہوں نے اپنی دوسری بیوی کو کھانا بھجوانے کا کہہ دیا ہے اور آئندہ پہلی بیوی کی طرف سے آنے والا کھانا نہیں لینا۔ چنانچہ مَیں نے ایسا ہی کیا۔ بعد میں انہوں نے بتایا کہ جو بیوی کھانا بھجوایا کرتی تھی وہ گاؤں کی ایک ایسی محفل میں شامل ہوئی ہے جس میں ناچ گانا ہو رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے یہ بات ناپسند کی کہ ایسی عورت جو گانے کی محفل میں شامل ہوئی ہو وہ ایک مبلغ سلسلہ کا کھانا بھی پکائے۔ بعد میں اُس بیوی نے اُن سے بہت معافیاں مانگیں اور کہا کہ آئندہ ایسی حرکت نہیں کرے گی۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد اُسے دوبارہ میرے لئے کھانا تیار کرنے کی اجازت مل گئی۔

چیف گمانگا صاحب نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ انہوں نے اپنے لئے علیحدہ ایک کمرہ، برآمدہ اور بیت الخلاء تعمیر کروایا ہوا تھا جس میں کسی اَور کو جانے کی اجازت نہیں تھی لیکن اس کی ایک چابی مجھے دی ہوئی تھی۔

30 نومبر 1953ء کو مَیں ایک نئے مقام مگبوٓرہ میں متعیّن ہوا۔ وہاں ایک پرانی جماعت قائم تھی، مسجد اور ایک پرائمری سکول بھی تھا۔ مشن کی عمارت کچّی اور خستہ حالت میں تھی جس کے ایک حصہ میں ٹیچر رہتا تھا، دو کمرے مبلغ کے لئے تھے جو گردوغبار سے اَٹے پڑے تھے۔ فرنیچر بھی نہ ہونے کے برابر تھا۔ ایک میز اور لوہے کی چند ٹوٹی پھوٹی کرسیاں تھیں۔ بستر کے بغیر چارپائی تھی۔ بیت الخلاء نہیں تھا اور اس کے لئے سکول جانا پڑتا تھا۔ الاؤنس 9 پاؤنڈ ماہوار تھا جو باقاعدہ نہیں تھا۔ گزارہ کرنے کے لئے چندہ جمع کرنے اور کتابیں وغیرہ فروخت کرنے کی ہدایت تھی۔ 2 فروری 1953ء کو سیرالیون کے انگریز گورنر جنرل مگبوٓر کے دورہ پر آئے اس موقع پر معززینِ شہر کو مدعو کیا گیا جن میں احمدی مبلغین بھی شامل تھے۔ لیکن ہمارے مشن کی حالت یہ تھی کہ سائیکل تک لینے کی گنجائش نہیں تھی۔ سامان سے لدے ہوئے ٹرکوں میں سفر کر کے تبلیغی دورے کرتے۔

...❁...❁...❁...

گولڈن گیٹ برج
(Goldengate Bridge)

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 7/جون 2012ء میں عجائباتِ عالم کے زیرعنوان گولڈن گیٹ پُل کا تعارف شائع ہوا ہے۔ 1.2 میل لمبا یہ دنیا کا سب سے طویل معلّق پُل ہے جو سان فرانسسکو کو میرین کاؤنٹی سے ملاتا ہے۔ ایک سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں کو برداشت کرنے کے لئے یہ پُل 27 فُٹ تک جُھول جاتا ہے۔ مسلسل دُھند، 60 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں اور طاقتور سمندری موجوں کے باوجود اس کی تعمیر کا آغاز 5/جنوری 1933ء کو کیا گیا اور ساڑھے چار سال کی مدّت میں اسے 27/مئی 1937ء کو 35 ملین ڈالر کی لاگت سے مکمل کر لیا گیا۔ پُل کے اطراف میں لگائی گئی سٹیل کی تار کی کُل لمبائی 80 ہزار میل سے زیادہ ہے۔ اس کی تعمیر کے دوران حادثات کے نتیجہ میں 11 افراد کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔

پُل کا ڈیزائن انجینئر جوزف بائرین اسٹراس نے معاونین کی مدد سے تیار کیا تھا اور پُل کے افتتاح کے وقت دو لاکھ افراد نے اس پر پیدل چلنے کا لطف اٹھایا تھا۔ اگلے روز اسے ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا تھا۔ پُل کے ٹاور 746 فُٹ بلند ہیں۔ ایک ٹاور سے دوسرے ٹاور تک کا فاصلہ 4200 فُٹ ہے جبکہ اس پُل کا وزن 95 ملین ٹن ہے۔ اس پُل کو سوا لاکھ کاریں روزانہ استعمال کرتی ہیں۔ ہمہ وقت گہری دھند کی وجہ سے اس پر انٹرنیشنل اورنج کلر کا پینٹ کیا گیا تھا تا کہ ڈرائیوروں کو دیکھنے کی آسانی رہے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 7 جون 2012ء میں شامل اشاعت مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

عدو جب جَور کے تیروں کو مومن پر چلاتا ہے
خدا پھر اپنے بندوں کے لئے غیرت دکھاتا ہے
عدو کے سارے منصوبے خدا ناکام کرتا ہے
وہ ظالم کو پکڑ کر باعثِ عبرت بناتا ہے
’’خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے‘‘
وہ مولا اپنے بندوں کی سدا عزت بڑھاتا ہے
’’غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے‘‘
لگایا اُس نے جو پودا وہ ہر آں بڑھتا جاتا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
April 06, 2018 – April 12, 2018

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday April 06, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 21-52.
00:35	Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 61.
01:30	Inauguration Of Subhan Mosque
02:25	In His Own Words
03:00	Spanish Service
03:35	Khazain-ul-Mahdi
04:00	Tarjamatul Qur'an Class
05:20	Pushto Muzakarah
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 55-65.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 62.
06:50	The Life Of Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper)
07:00	Beacon Of Truth: Recorded on October 16, 2016.
08:00	Pakistan National Assembly 1974
09:00	Huzoor's Reception At Canadian Parliament: Recorded on October 17, 2016.
10:05	In His Own Words
10:35	Food For Thought
11:10	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:40	Noor-e-Mustafwi
12:00	Tilawat [R]
12:15	Rishta Nata Ke Masa'il
12:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane
15:30	Pakistan National Assembly 1974 [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Noor-e-Mustafwi [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Live Arabic Service: Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:35	Masjid-e-Aqsa Rabwah
20:55	In His Own Words [R]
21:30	Friday Sermon [R]
22:45	Noor-e-Mustafwi
23:05	Pakistan National Assembly 1974

Saturday April 07, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	The Life Of Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper)
01:00	Yassarnal Qur'an
01:15	Dars-e-Hadith
01:30	Huzoor's Reception At Canadian Parliament
02:35	In His Own Words
03:05	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:15	Noor-e-Mustafwi
05:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 66-75.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 23.
07:00	Aao Urdu Seekhein
07:30	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon
10:00	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab
11:10	Indonesian Service
12:15	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Shotter Shondhane
15:15	Khazain-ul-Mahdi
15:45	Masjid-e-Aqsa Qadian
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	Live Arabic Service: Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:05	World News
20:25	Tilawat
20:40	Huzoor's Jalsa Salana Address 2013
21:35	International Jama'at News [R]
22:40	Friday Sermon [R]
23:45	Khazain-ul-Mahdi [R]

Sunday April 08, 2018

00:15	World News
00:40	Tilawat
00:55	Dars-e-Hadith
01:10	Al-Tarteel
01:40	Huzoor's Jalsa Salana Address 2013
02:35	In His Own Words
03:10	Aao Urdu Seekhein
03:30	Open Forum
04:05	Friday Sermon
05:10	Masjid-e-Aqsa Qadian
05:35	Khazain-ul-Mahdi
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 76-88.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 62.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on April 7, 2018.
08:35	Unscripted
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau: Recorded on June 8, 2014 in Germany.
10:20	Ilmul Abdaan
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:20	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 6, 2018.
14:10	Shotter Shondhane
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:25	In His Own Words
16:55	Freedom Of Speech
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:30	Story Time
19:00	Live Beacon Of Truth
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:45	Ilmul Abdaan [R]
22:20	Friday Sermon [R]
23:30	Unscripted [R]

Monday April 09, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat
00:40	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:30	In His Own Words
03:05	Freedom Of Speech
03:55	Friday Sermon
05:00	Husn-e-Biyan
05:30	Unscripted
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 89-100.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 23.
07:00	Rencontre Avec Les Francophones
08:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:30	Seerat-un-Nabi
09:00	Peace Symposium Canada 2016
10:00	Let's Find Out
10:30	Kids Time
11:00	Friday Sermon: Recorded on October 27, 2017.
12:05	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:00	Shotter Shondhane
15:05	Peace Symposium Canada 2016 [R]
16:10	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Swedish Service: Stoppa Krisen
19:05	Seerat-un-Nabi [R]
19:30	Let's Find Out [R]
20:00	Peace Symposium Canada 2016 [R]
21:05	Pakistan National Assembly 1974
21:45	Kasre Saleeb
22:25	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:25	Let's Find Out [R]

Tuesday April 10, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Peace Symposium Canada 2016
02:30	Kasre Saleeb
03:00	International Jama'at News
04:00	Rencontre Avec Les Francophones
05:00	Let's Find Out
05:35	Seerat-un-Nabi
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 101-117.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 63.
07:05	Liqa Ma'al Arab: Recorded on July 30, 1996.
08:15	Story Time
08:30	Ken Harris Oil Painting
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
10:00	In His Own Words
10:35	Maidane Amal Ki Kahani
11:10	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:25	Dars-e-Hadith [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:15	Friday Sermon: Recorded on April 6, 2018.
14:15	Shotter Shondhane
15:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:25	Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018.
17:10	Qisas-ul-Ambiyaa
18:00	World News
18:15	Rah-e-Huda: Recorded on April 7, 2018.
19:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
20:55	In His Own Words [R]
21:30	Beijing
22:00	Liqa Ma'al Arab [R]
23:20	Maidane Amal Ki Kahani [R]

Wednesday April 11, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Yassarnal Qur'an
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:15	Beijing
02:45	Beacon Of Truth
03:40	Liqa Ma'al Arab
04:50	Rishta Nata Ke Masa'il
05:15	Qisas-ul-Ambiyaa
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 118-133.
06:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 23.
07:00	Question And Answer Session: Recorded on March 19, 1994.
08:00	Inter-School Quiz
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2013
10:05	The Significance Of Flags
10:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 6, 2018.
14:00	Shotter Shondhane: Recorded on April 1, 2018.
15:05	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2013 [R]
16:10	In His Own Words [R]
16:40	Mosha'airah
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:30	French Service: L'Islam En Questions
19:10	The Significance Of Flags
19:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2013 [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:35	Mosha'airah [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:25	InfoMate

Thursday April 12, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2013
02:35	The Significance Of Flags
02:55	Inter-School Quiz
04:00	Question And Answer Session
05:15	Mosha'airah
06:00	Tilawat: Surah An-An'aam, verses 1-12.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 55.
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on April 30, 1996.
08:05	Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018.
09:00	Huzoor's Reception at Baitul Ahad: Recorded on November 21, 2015.
10:10	Masjid Mubarak Qadian
10:30	Prophecies In The Bible
11:00	Japanese Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on March 9, 2018.
14:05	Beacon Of Truth [R]
14:55	In His Own Words
15:30	Persian Service
16:00	Friday Sermon [R]
17:05	Seekers Of Treasure
17:40	Masjid-e-Aqsa Rabwah
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:35	Prophecies In The Bible [R]
19:05	Open Forum [R]
19:35	Khazain-ul-Mahdi [R]
20:00	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:40	Seekers Of Treasure [R]
22:20	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:25	A Wonder Of Nature

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org
Vol 25 Friday 06 April 2018 Issue No. 14

2016–2017ء میں اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے بے انتہا فضلوں اور نصرت وتائید کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئے ملک HONDURAS میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔اس طرح اب تک دنیا کے 210 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ 885 نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور 1056 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا دوران سال 417 مساجد کا اضافہ ہوا۔ان میں سے 155 نئی تعمیر ہوئیں اور 262 بنی بنائی عطا ہوئیں۔اس سال 131 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔اب مشن ہاؤسز کی کل تعداد 2607 ہے۔

امسال قرآن کریم کا ڈوگری زبان میں ترجمہ پہلی مرتبہ شائع ہوا۔اس طرح اب تک 75 زبانوں میں مکمل قرآن کریم کے تراجم طبع ہو چکے ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مختلف زبانوں میں تراجم کا تذکرہ

اس سال 112 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 690 مختلف کتب، پمفلٹس وغیرہ 59 زبانوں میں 70 لاکھ 32 ہزار 119 کی تعداد میں طبع ہوئے

مختلف ممالک میں 421 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریاں قائم ہو چکی ہیں

اس سال 9 ہزار 471 نمائشوں کے ذریعہ 16 لاکھ 33 ہزار سے زائد اور 12 ہزار 534 بک سٹالز اور بک فیئرز میں شرکت کے ذریعہ 18 لاکھ 70 ہزار سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا

اس سال 96 ممالک میں اسلام احمدیت کے تعارف پر مشتمل مجموعی طور پر ایک کروڑ 20 لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے

مختلف مرکزی دفاتر اور شعبہ جات کی کارکردگی کا مختصر تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 29/جولائی 2017ء بروز ہفتہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے انعامات اور افضال ہیں، آج کے دن اس وقت ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو میرے پاس رپورٹس ہیں اس میں سے مختصراً کچھ پیش کروں گا۔

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نیا ملک ہونڈورس (Honduras) میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور اس طرح اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے دو سو دس (210) ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ 1984ء کے آرڈیننس کے بعد 33 سالوں میں جبکہ مخالفین نے احمدیت کو مٹانے کا دعویٰ کیا تھا، بڑ ماری تھی، اللہ تعالیٰ نے 119 نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام فرمایا ہے۔

ہونڈورس (Honduras) ملک جو ہے یہ وسطی امریکہ میں واقع ہے۔ اس کے شمال میں گوئٹے مالا، مغرب میں ایل سلواڈور (El-Salvador)، جنوب میں نکاراگووا (Nicaragua) وغیرہ ہیں اور بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کے ساتھ اس کی حدود ملتی ہیں۔ مقامی زبان سپینش ہے اور اس ملک کی آبادی آٹھ کروڑ تین لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ یہاں کینیڈا سے ایک داعی الی اللہ صدیق صاحب فروری 2017ء میں گئے تھے اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔ میئر کے ساتھ میٹنگز بھی ہوئیں۔ تبلیغی نشستیں بھی ہوئیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے چار افراد کو بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ بعد میں وہاں ہمارے مبلغ سلسلہ ظاہر احمد صاحب کو مقرر کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک 51 بیعتیں ہو چکی ہیں اور باقاعدہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 49 ممالک میں وفود بھیج کر نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ تربیتی پروگرام بنائے گئے اور رجسٹریشن کے حوالے سے بھی جائزہ لیا گیا۔ لیف لیٹس بھی تقسیم کئے گئے اور اس طرح بہت سارے ممالک میں بڑا اچھا اس کا اثر ہوا ہے اور پرانے رابطے جو ہیں وہ بحال ہو رہے ہیں۔

نئی جماعتوں کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ مختلف ممالک میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 885 ہے۔ اور اس کے علاوہ 1056 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں غانا سرفہرست ہے۔ یہاں اس سال 147 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پر بینن ہے جہاں 136 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ پھر سیرالیون ہے یہاں 115 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ بینن میں 95 جماعتوں کا قیام ہوا۔ پھر آئیوری کوسٹ میں 77 جماعتیں قائم ہوئیں۔ سینیگال میں 51 ہے۔ نائیجیریا، مالی 31، 31۔ کانگو کنساشا میں 26۔ ٹوگو میں 23۔ تنزانیہ میں 15۔ یوگنڈا میں 13، اور گنی کناکری میں اور جرمنی میں 12، 12۔ کونگو برازویل میں 11، گنی بساؤ میں 10، گیمبیا اور انڈونیشیا میں 9، 9 جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اسی طرح الجیریا میں اور دوسری جگہوں پہ بھی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

نئی جماعتوں کے قیام کے واقعات

نئی جماعتوں کے قیام کے بعض واقعات دلچسپ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک دو پیش کروں گا۔

کیمرون کے مبلغ انچارج صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے معلم یوسف بیلو صاحب نے شمال مغربی ریجن کے کیپٹل بامِنڈا (Baminda) سے 35 کلومیٹر دور ایک گاؤں سَوپ (Sop) کا تبلیغی دورہ کیا۔ وہاں گاؤں کے امام محمد عُمرُوٗ صاحب سے ملاقات ہوئی اور انہیں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ ابھی انہیں جماعت کا تعارف کروا رہے تھے کہ انہوں نے اپنا ٹی وی چلا دیا اور اس پر ایم ٹی اے لگا ہوا تھا۔ گاؤں کے امام کہنے لگے کہ ہم گزشتہ دو سال سے ایم ٹی اے دیکھ رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کے امام کے تمام پروگرام اور اقتباس سنتے ہیں۔ آپ ہمیں جماعت کا تعارف نہ کروائیں بلکہ یہ بتائیں کہ ہم جماعت میں کس طرح شامل ہو سکتے ہیں اور ہمارا جماعت کے ساتھ مستقل رابطہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ان کے علاقہ میں انگریزی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ چنانچہ انہیں شرائط بیعت پڑھ کر سنائی گئیں اور انگریزی زبان میں لٹریچر مہیا کیا گیا۔ اس کے بعد اس گاؤں کے امام محمد عُمرو صاحب نے خود سارے گاؤں میں جماعت کا تعارف کروایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں آٹھ دیہاتوں سے سات ہزار پانچ سو تریسٹھ لوگ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں اور آٹھ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ اس علاقے میں ایم ٹی اے کی مزید ڈشیں لگوائی گئی ہیں تاکہ نومبایعین جلسہ یوکے سے مستفیض ہوں اور عالمی بیعت میں بھی شامل ہوں۔

بینن سے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہمارے معلم ایک گاؤں مِیدِ یُیوُنا (Mediunta) میں تبلیغ کے لئے گئے۔ یہاں کی اکثریت بت پرستی کرنے والی ہے۔ معلم صاحب نے اسلام اور جماعت کا تعارف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف پیش کیا اور تصویر بھی لوگوں کو دکھائی۔ اس پر لوگ کہنے لگے کہ اس شخص کے چہرے پر ایک نور ہے اور یقیناً اس شخص نے جو دعویٰ کیا ہے وہ سچا ہے۔ اور اُسی وقت 150 کے قریب افراد جو وہاں موجود تھے سبھی نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی۔ اس طرح یہاں نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں